www.KitaboSunnat.com

بھر پور ساتھ دے کر آپ کے غم کو ہلکا کیا جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کامیاب و کامران ہو کر اس تکلیف دہ محاصرے سے باہر آئے۔ آپ نے باہر آتے ہی نئے سرے سے دعوت کا فریضہ سر انجام دینا شروع کر دیا۔ آپ کے ساتھ آپ کی وفادار، پاکیزہ سیرت بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس محاصرے سے باہر آ گئیں۔ اس پاکیزہ کردار خاتون نے ازدواجی زندگی پوری وفاداری کے ساتھ گزاری۔ ایمان کے زیر سایہ پوری زندگی صداقت پر مبنی وفاداری کا ثبوت دیا۔

محاصرے سے نکلنے کے تھوڑے عرصے بعد سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کمزور ہو گئیں، جسمانی طاقت مضمحل ہونے لگی لیکن ان کے عزم راسخ میں کوئی کمزوری پیدا نہ ہوئی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف بدستور عزت کی نگاہ سے دیکھتیں۔ آپ ان کے شوہر بھی تھے اور رسول بھی۔ آپ نے انھیں جاہلیت کی تاریکیوں سے سلامتی اور اسلام کے نور کی طرف نکالا۔ آپ ان کا ہاتھ پکڑ کر اس روحانی چشمے کی طرف لے گئے جس سے وہ روحانی طور پر سیراب ہوئیں اور ایمان کی شراب طہوری لینے کے بعد کبھی انھیں پیاس نہ لگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بصیرت اور دل کو نوازشات حاصل کرنے کے لیے کھول دیا۔ اس طرح ان کی آنکھوں میں معرفت کے دیپ جل اٹھے۔ اس طرح انھیں حقیقی سعادت حاصل کرنے کا اعزاز ملا۔ پھر وہ دن بھی آ پہنچا جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے رب کے بلاوے پر راضی خوشی اور رسول اللہ ﷺ سے بشارت پاتے ہوئے جنت الفردوس کے راستے پر چل نکلیں، جو وہاں اپنے قادر مطلق رب کی جوار رحمت میں جنت کی عطر بیز فضاؤں میں خوش و خرم ہیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا سفر اختتام پذیر ہوا اور ایسی نعمتوں بھری جنت کے سفر کا آغاز ہوا جن نعمتوں کو کبھی زوال نہیں ہو گا۔ اہل ایمان کے دلوں میں یہ یادیں ہمیشہ قائم رہیں گی جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کو پسند کرتے ہیں اور اپنی عظیم ماں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے عظیم المرتبت نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

رب رحیم کی طرف سے سلام

امام ذہبی رحمہ اللہ ہماری اماں جان سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب رضی اللہ عنہا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے زمانے کی تمام عورتوں کی سردار تھیں، سب سے پہلے وہ آپ پر ایمان لائیں۔ انھوں نے آپ کی نبوت کو تسلیم کیا۔ آپ کی ڈھارس بندھائی اور آپ کو اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔ ①

علامہ ذہبی رحمہ اللہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں۔ عورتوں میں یہ خاتون ایسی ہیں جنھیں ہر اعتبار سے کامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ دانشور، جلیل القدر، بلند کردار اور معزز جنتی خاتون تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریف کیا کرتے تھے اور انھیں تمام امہات المومنین رضی اللہ عنہن پر برتر قرار دیا کرتے اور کھلے دل سے ان کی عظمت کا اعتراف کیا کرتے تھے، جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جتنا رشک مجھے (سیدہ) خدیجہ (رضی اللہ عنہا) پر آتا تھا کسی اور ام المومنین پر نہیں آتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر ان کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ ② سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عزت افزائی کی ایک دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو ان سے پہلے کسی خاتون سے شادی کی اور نہ ہی ان کی موجودگی میں کسی دوسری خاتون سے شادی کی۔ یہ عظیم خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین رفیقہ حیات ثابت ہوئیں۔ یہ آپ پر اپنا مال و دولت بے دریغ نچھاور کیا کرتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مال سے تجارت بھی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں جنت میں ہیرے موتی سے بنے ہوئے ایسے گھر کی بشارت بھی دی کہ جس کا ماحول پرسکون ہو گا، نہ اس میں کوئی شور و غل ہوگا اور نہ ہی اس میں رہتے ہوئے کسی قسم کی تھکاوٹ کا احساس ہو گا۔ ③

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے انھیں سلام بھیجا۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جس میں آپ منفرد دکھائی دیتی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن کثیر، امام طبرانی کے حوالے سے

① سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۰۹)۔

② صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجة وفضلها رضی اللہ عنہا حدیث(۳۸۱۸)۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل خدیجة ام المومنین رضی اللہ عنہا حدیث (۲۴۳۵) الترمذی رقم الحدیث (۳۸۷۵)۔

③ سیر اعلام النبلاء للذهبی (۲/ ۱۱۰)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے ہیں:

((اَتٰی جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ بِغَارِ حِرَاءٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہِ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَھَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا ھِیَ اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّھَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْھَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جبکہ آپ غار حرا میں تشریف فرما تھے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) آپ کے پاس آ رہی ہیں۔ ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں کھانا یا پانی ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آ جائیں تو انھیں رب تعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا اور انھیں جنت میں ہیرے موتی سے بنے ہوئے ایسے گھر کی خوش خبری دینا جس میں نہ شور وغل ہو گا اور نہ ہی تھکاوٹ ہو گی۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے امام طبرانی رحمہ اللہ کے حوالے سے روایت بیان کی ہے اس میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے:

((قَالَتْ ھُوَ السَّلَامُ وَمِنْہُ السَّلَامُ وَعَلٰی جِبْرِیْلَ السَّلَامُ))

''سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ سلامتی والا ہے اس کی طرف سے سلام آیا ہے اور جبریل پر بھی سلامتی ہو۔''

اور نسائی شریف میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

((وَعَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ))

''اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو۔''

اس مقام پر ہم اپنی اماں جان سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فہم وفراست کی داد دیے بغیر

---

[1] صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی ﷺ خدیجۃ وفضلھا رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۳۸۲۰)۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل خدیجۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۲۴۳۲، ۲۴۳۳)۔ ترمذی رقم الحدیث (۳۸۷۶) نسائی فضائل الصحابۃ (ص۷۵) مسند احمد (۱/ ۲۰۵) (۲/ ۲۳۰، ۲۳۱)۔ مجمع الزوائد (۹/ ۲۲۳، ۲۲۵)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہ سکتے کہ انھوں نے سلام کا جواب دیتے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت کا کس قدر خیال رکھا۔ یہ نہیں کہا کہ اللہ پر سلامتی ہو، کیونکہ وہ اس نکتے کو سمجھتی تھیں کہ اللہ تو بذات خود سلام ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ بات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فہم و فراست اور عقل و بصیرت پر دلالت کرتی ہے۔ انھوں نے اس موقع پر وَعَلَيْهِ السَّلَامُ نہیں کہا۔ اس طرح انھوں نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ملحوظ خاطر رکھا۔ حالانکہ بعض صحابہ نے تشہد کے دوران میں اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ کہہ دیا تھا۔ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایسا کہنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تو خود سلام ہے، تم تشہد میں اس طرح کہا کرو:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ......))

''کہ تمام عبادات اللہ کے لیے ہیں......''

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی فہم وفراست کی بنا پر سمجھ گئی تھیں کہ اللہ تعالیٰ پر اس طرح سلام نہیں بھیجا جائے گا جس طرح مخلوق پر بھیجا جاتا ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یہ بلند مرتبہ اللہ رب العالمین کی طرف سے ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفادار بیوی، سچی رفیقہ حیات اور آپ کے منصب رسالت پر فائز ہونے کے بعد ایک مخلص ساتھی کی حیثیت سے رہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں عظیم مرتبہ عطا کیا۔

کیا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تمام مؤمن مردوں اور عورتوں سے پہلے آپ کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کیا۔ وہ پاکیزہ سیرت بھی تھیں اور کامل ترین صورت میں اوصاف حمیدہ کا سنگم بھی تھیں، کیا ان کے لیے یہ فخر کا مقام نہ تھا؟ کہ وہ سرداری، بزرگی، مال و دولت، عزت و شرف اور خاندانی وقار و عظمت کے اعتبار سے نقطۂ عروج پر تھیں۔

حقیقی زندگی

کیا ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اپنے رب کو پیارے ہو جانے کے بعد ان کی زندگی ختم ہوگئی؟

کیا طاہرہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یادیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن سے جدا ہوسکیں؟

آپ ان کی صورت کو اپنے ذہن سے کیسے الگ کرتے؟ آپ تو خود مخلص وفا شعار لوگوں کے سردار ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے خیال میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حقیقی زندگی تو اللہ کے فضل و کرم سے جاری و ساری ہے، ان کی یادیں بیٹیوں اور نواسیوں کے ساتھ بدستور قائم ہیں اور پھر ان کی یادیں تو ہر اس خاتون کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہے اور ہر اس مؤمن کے خمیر کے ساتھ وابستہ ہیں جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے۔

حقیقی تعریف مال کے ذریعے حاصل نہیں کی جاسکتی۔ یہ تو ان خوبیوں کی وجہ سے میسر آتی ہے جن کی ایک مہک انسان دنیا میں چھوڑ کر جاتا ہے، جن کی یادوں سے دلوں کو روشنی ملتی ہے اور جن کی سیرت کے کارناموں سے عقلیں غذا حاصل کرتی ہیں۔

ذرا اپنے رب کو گواہ بنا کر مجھے یہ بتایئے کہ کیا حیات و ممات میں ان سے بڑھ کر سیادت وقیادت کی چوٹی پر کوئی فائز ہو سکتا ہے؟ سب سے پہلے ایمان کا شرف حاصل کرنے والی صدیقہ کائنات سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا صرف ام المومنین ہی نہیں تھیں بلکہ ہر فضل و شرف کی ماں تھیں اور قیامت تک ہر مؤحد کی گردن پر ان کے احسانات ہیں۔

کیا ہم اپنی عظیم ماں کے حق کے کسی حصے کی نفی کر سکتے ہیں؟ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مکہ کی فضا شرک کے پرچار اور بت پرستی کے فروغ کے لیے سازگار ہوگئی۔ مکی باشندوں نے اس دوران میں حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ستایا کہ اس سے پہلے وہ اتنا کچھ نہ کر سکے تھے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کو حزن و ملال کا سال قرار دے دیا۔ یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اکرام و اعزاز تھا۔ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد مکہ معظمہ اور اس کے گرد ونواح میں دعوتی کام سرانجام دینے کے لیے آپ کو اس میں کوئی مددگار وغم گسار میسر نہ آسکا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو اپنے نور کو پورا کرنے والے تھے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر ہر اعتبار سے چھائی ہوئی تھیں۔ آپ ہر جگہ ہر محفل میں ان کا تذکرہ کر کے محفل کو زعفران بنا دیتے۔ آپ ان کی تعریف کرتے یا ان کے حوالے سے کوئی واقعہ سنا دیتے۔ کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تعریف کرنا ان کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لیے کافی نہیں ہے؟

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک ایسی بابرکت خبر بیان کرتی ہیں جو سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بلند مرتبے پر دلالت کرتی ہے، کانوں میں رس گھولتی ہے اور دلوں میں فرحت و انبساط کے پھول کھلاتی ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کیا مقام و مرتبہ تھا اور آپ فضل و شرف اور عزت کے کس بلند مقام پر فائز تھیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتے تو آپ دیر تک ان کی باتیں کرتے رہتے۔ آپ ان کا ذکر کرتے ہوئے اکتاتے نہیں تھے۔ کبھی ان کی تعریف کرتے۔ کبھی ان کے لیے مغفرت کی دعاء کرتے۔ ایک دن میرے پاس آپ نے ان کا تذکرہ کیا تو مجھے بھی غیرت آ گئی۔ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ نے آپ کو اس بوڑھی عورت کے بدلے میں جوان بیوی عطا کی ہے، پھر بھی آپ ہر وقت انھیں کا نام لیتے رہتے ہیں۔ میری یہ بات سن کر آپ بہت زیادہ غضبناک ہو گئے۔ یہ صورت حال دیکھ کر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: الٰہی! اگر تو اپنے رسول کا غصہ مٹا دے تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی ایسی بات نہیں کروں گی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حالت دیکھی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! یہ تو نے کیا کہہ دیا؟ اللہ کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور اس نے مجھے اس وقت اپنے پاس جگہ دی جب لوگوں نے مجھے اپنے پاس رکھنے سے انکار کر دیا، اور ان سے اللہ نے مجھے اولاد عطا کی۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کی طبیعت پر مسلسل ایک ماہ تک اس بات کا اثر رہا۔[1]

میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یہ تعریف بلا شبہ سچی وفاء، خالص محبت اور اعلیٰ درجے کے اخلاص کی علامت ہے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا عمدہ اور پاکیزہ کردار کے جس اعلیٰ معیار پر فائز تھیں، اس مقام کو کوئی اور نہ پا سکا۔ حتیٰ کہ صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس مقام و مرتبہ کو نہ پا سکیں۔ کوئی بھی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ اچھے انداز میں نہ کرتا تو آپ کو انتہائی ناگوار گزرتا۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تمام میدانوں میں برابر کی شریک رہیں اور آپ کا ہاتھ بٹانے میں انھوں نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

ظاہری حالات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تعریف و توصیف ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے برداشت نہ ہو سکی، کیونکہ

---

[1] سیر اعلام النبلاء للذهبی (۲/ ۱۱۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے انداز گفتگو سے یہ پتہ چلتا تھا کہ آپ کے دل میں ان کا بلند مقام و مرتبہ ہے تو انھوں نے یہ کہہ دیا: میں نے (سیدہ) خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے بڑھ کر کسی اور خاتون پر غیرت نہیں کھائی کیونکہ میں نے آپ کو والہانہ انداز میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تو مجھ سے نہ رہا گیا۔ آپ نے ان کی وفات کے تین سال بعد مجھ سے شادی کی تھی اور آپ کو آپ کے رب نے یہ حکم دیا تھا کہ (سیدہ) خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو بشارت دے دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں ہیرے موتی کا گھر بنایا ہے۔ ①

بلاشبہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے دور کی تمام خواتین سے بہتر تھیں اور انھیں فضائل عالیہ اور اوصاف حمیدہ میں وہ مقام و مرتبہ حاصل ہوا جو کسی اور عورت کو نہ مل سکا۔ اسی لیے تو حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

((خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَاءِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ)) ②

''خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) خواتین میں بہتر ہے اور مریم بنت عمران (علیہا السلام) بھی خواتین میں بہتر ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جس وفاداری کا ثبوت دیا صدق و صفاء اور اخلاص و محبت کی دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایسا بھلا کیوں نہ ہوتا۔ حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ تو تمام خوبیوں اور کمالات کے سرچشمہ تھے اور تمام ترعزتوں، شرافتوں اور رفعتوں کے منبع تھے۔ آپ کو ہر وہ فرد اچھا لگتا جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اچھا سمجھتا تھا اور جس کو خدیجہ رضی اللہ عنہا اچھا سمجھتی تھیں وہ بھی آپ کو دل و جان سے اچھا محسوس ہوتا۔

امام مسلم رحمہ اللہ اپنی کتاب صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

① صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی ﷺ خدیجة و فضلها رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۳۸۱۵)۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل خدیجة ام المومنین رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۲۴۳۰)۔ التاج الجامع للاصول (۳/ ۳۷۸)۔

② بخاری کتاب مناقب الانصار تزویج النبی ﷺ خدیجة و فضلها رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۳۸۱۵)۔ مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل خدیجة ام المومنین رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۲۴۳۰)۔ ترمذی: (۳۸۸۷)۔ التاج الجامع للاصول (۳/ ۳۷۸)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ جب کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو فرماتے کہ یہ گوشت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کو پہنچا دو۔ ایک دن آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو چیز خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو پسند ہے وہی مجھے بھی پسند ہے۔ ① ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی محبت ودیعت کی گئی ہے۔ ② ہاں ہاں! حبیب کبریا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہر اس چیز کو پسند کرتے تھے جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو پسند ہوتی۔

ایک دفعہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ کیا نام ہے؟ اس نے کہا: میرا نام جثامہ مزینہ ہے۔

آپ نے فرمایا: نہیں! تم اپنا نام حسانہ مزینہ بتایا کرو۔ تمھارا کیا حال ہے؟ ہمارے بعد تم کیسے رہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ہم خیریت سے ہیں۔ جب وہ گھر سے چلی گئی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس بڑھیا کو بڑی عزت اور احترام سے بلایا۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ خاتون خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے زمانے میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور حسن معاملہ بھی ایمان کی علامت ہے۔ ③

رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان سے ملنے جلنے والے رشتہ داروں کے ساتھ نہایت حسن سلوک سے پیش آیا کرتے تھے۔ ان کی یاد تازہ رکھنے کے لیے یہ سلوک اپنایا کرتے تھے اور ان کے پاکیزہ کردار اور شرافت کی لاج رکھنا بھی پیش نظر ہوتا۔ ④

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ یہ ارشاد فرماتے کہ یہ چیز فلاں خاتون کے گھر پہنچا دو کیونکہ وہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلی تھی۔ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کوئی بکری ذبح کرتے تو یہ ارشاد فرماتے کہ یہ گوشت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کے گھر پہنچا دو۔ وہ

---

① مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل خدیجة ام المومنین رضی اللہ عنہا ح (۲۴۳۵)۔

② حوالہ سابق۔ ③ فتح الباری (۱۰/ ۳۶۵) مستدرک حاکم (۱/ ۱۵، ۱۶)۔ الاستیعاب (۴/ ۱۸۱) مسند الشہاب (ص۹۷۱، ۹۷۲) ابن الاعرابی (۲/ ۷۵)۔

④ ازواج النبی للصالحی (ص۶۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اپنی زندگی میں ان کو تحائف دیا کرتی تھیں۔ ①

نبی مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ کو اپنی نیک دل وفادار بیوی کی آواز نہیں بھولتی تھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ (سیدہ) خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی ہمشیرہ ہالہ بنت خویلد نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتی تھیں۔ آپ نے آواز سنتے ہی پہچان لیا اور فرمانے لگے: ہالہ بنت خویلد آئی ہے۔ مجھے یہ سن کر بڑی غیرت آئی۔ میں نے کہا: آپ کیا قریش کی ایک بوڑھی کو یاد کرتے رہتے ہیں، وہ کب کی فوت ہو چکی۔ اللہ نے آپ کو نعم البدل بھی عطا کر رکھا ہے۔ ②

رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات پر ناگواری محسوس کی۔

ہاں ہاں! سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات میں منفرد حیثیت کی حامل تھی۔ انھوں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو ناراض ہونے کا موقع نہیں دیا اور کبھی آپ ان پر ناراض نہیں ہوئے اور نہ ہی کبھی آپ نے انھیں ڈانٹ ڈپٹ کی۔ کیا یہ ان کی کوئی کم فضیلت ہے؟ اب ہم کو اپنی اماں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نظیر دنیا میں کہاں ملے گی؟

ہم ان کی سیرت کو تہہ دل سے پسند کرتے ہیں۔ ہم ان کی زندگی کے باغ سے پھول کلیاں چنتے رہیں گے۔ ہم ان کی سیرت کے تروتازہ باغیچے سے خوشبو حاصل کرتے رہیں گے تاکہ پاکیزہ راستے پر گامزن رہنے کے لیے ہمیں زادِ راہ ملتا رہے۔ ہم ان سے اس لیے محبت کرتے ہیں کہ آخرت میں ہمیں بھی ان کا ساتھ نصیب ہو جائے، اللہ محشر کے دن ہمیں بھی ان کے ساتھ اٹھائے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عزت اور اکرام کے ضمن میں ہمارے ساتھ عزت واحترام کا سلوک کرے۔

اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَمَلاً صَالِحًا يُقَرِّبُنَا اِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُلْهِمَنَا الصَّوَابَ وَتَجْعَلَ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رُشْدًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

---

① صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی ﷺ خدیجة و فضلها رضی اللہ عنہا
صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل خدیجة ام المومنین رضی اللہ عنہا۔

② بخاری صحیح مسلم تاج الجامع للاصول (۳/ ۳۷۹) اسد الغابة (۶/ ۸۴، ۸۵)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

خواتین اہل بیت

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

رسالت مآب ﷺ کی پاکیزہ زوجہ مطہرہ کی پرنور سیرت کا دل آویز اور ایمان افروز تذکرہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ایمان کے آنگن اور اسلام کی آغوش میں آنے کے لیے سبقت لے جانے والی۔
- جنہوں نے حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے دو ہجرتیں کرنے والوں میں شمولیت اختیار کی۔
- سیدہ، جلیل القدر، شریف الطبع، پاکیزہ دل جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے بعد امہات المومنین کی فہرست میں شامل ہوئیں۔
- جنہوں نے پانچ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- جو ہدایت نبوی پر سختی سے کاربند رہیں اور جنہوں نے امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبقت لے جانے والوں کے ساتھ سفر

جن لوگوں نے اللہ اور رسول مقبول ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سبقت حاصل کی، وہ تمام یا ان کی اکثریت کمزور لوگوں کی نہ تھی اور نہ وہ معاشرتی نقطۂ نگاہ سے کوئی گھسے پٹے لوگ تھے، بلکہ ان میں اکثر قریشی گھرانے کے قابل ذکر سپوت، بلند ہمت نوجوان اور سرکردہ افراد شامل تھے۔ یہ سبقت لے جانے والے اپنے ناموں، خاندانوں، گھرانوں، قبائل اور قوموں کے اعتبار سے مشہور و معروف لوگ تھے۔

یہ جو بات مشہور ہو گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت سے متاثر ہو کر ایمان کے آنگن میں کمزور، محروم، معاشرے میں پسے ہوئے اور غلام داخل ہوئے، یہ کوئی حقیقت پر مبنی بات نہیں ہے اور نہ ہی یہ بات درست معلوم ہوتی ہے اور نہ ہی اسے علمی اور عملی طور تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ ہاں! یہ بات ٹھیک ہے کہ کچھ کمزور لوگ بھی نعمت ایمان سے سرفراز ہوئے۔ لیکن یہ کہنا کہ ایمان میں سبقت لے جانے والے سبھی کمزور قسم کے لوگ تھے اسے کسی طرح بھی درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنے تمام بندوں کی طرف بشارت دینے والا اور ڈرانے والا رسول بنا کر بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے رب کا حکم پا کر اٹھے اور اس راستے میں پیش آنے والی کسی مشکل، مصیبت یا اذیت کی کوئی پروا نہ کی۔ آپ لوگوں میں کسی سے نہ ڈرتے تھے اور نہ ہی تصنع، تکلف یا چاپلوسی سے کام لیتے تھے، بلکہ سیدھے سادھے اور دو ٹوک انداز میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے تھے۔

حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اکیلے ہی تبلیغ اور دعوت و ارشاد کا کام شروع کیا۔ اس حوالے سے آپ کا کوئی ممد و معاون نہ تھا، نہ کوئی اپنا اور نہ ہی پرایا۔ بلکہ قریش اور دنیا کی اکثریت آپ کے پیچھے پڑ گئی، رشد و ہدایت پر مبنی پرسکون دعوت کے خلاف ایک ہنگامہ برپا ہو گیا کیونکہ یہ دعوت ان کی بے ضابطہ زندگی کے لیے چیلنج بن چکی تھی اور ان کی دل پسند عیش و عشرت کی زندگی کو ضائع کرنے کا باعث بن رہی تھی۔ ان کو ظلم و زیادتی سے کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ تھا۔ کھلے عام وہ سرکشی و بے راہ روی کا ارتکاب کرتے تھے۔ ان کے پیش نظر زندگی کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مقصد نہ تھا۔ نہ ان کا کوئی دین تھا، نہ نظام اور نہ ہی ضمیر۔ حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ دعوت کے کام پر گامزن رہے۔ کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہ لاتے۔ نہ کسی کے روکنے سے آپ کے پایہ استقلال میں لغزش آئی۔

شرافت ونجابت کی پیکر، خاندانی عزت و وجاہت کی حامل، زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کی سردار، اسلام لانے کے بعد سارے جہان کی خواتین کی سردار، آپ کی رفیقہ حیات سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے مشرف باسلام ہونے کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔ جو قریش میں سب سے بڑے عالم تھے، جو مال، عزت اور مرتبے کے اعتبار سے ان کے سردار تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، دعوت الی اللہ کے لیے بہت بڑا سہارا بن گئے۔ قریش کے چوٹی کے سرداروں کو دعوت دی۔ قریش کے کڑیل جوانوں اور سرخیل سرداروں نے دعوت کو قبول کیا۔ وہ شجر اسلام کی پہلی گٹھلی اور اسلام کے محل کی بنیادی اینٹیں ثابت ہوئے۔

ایمان کے آنگن میں داخل ہونے کے حوالے سے سبقت لے جانے والے یہ جو خوش نصیب تھے، ان میں سکران بن عمرو بن عبد شمس القرشی العامری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ [1] یہ سہیل بن عمرو العامری رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے۔ [2] اور ان کے ساتھ ان کی بیوی، جو ان کے چچا کی بیٹی تھی، سودہ بنت زمعہ القرشیہ العامریہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ [3]

جب سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند کے ساتھ اسلام قبول کر کے باقی مؤمن و مسلم مردوں اور عورتوں کے زمرے میں مل کر دعوت محمدیہ کے لشکر کا حصہ بن گئیں تو وہ قریشی خواتین کے معاشرے میں سیادت، قیادت، عزت اور شرف کے حوالے سے مشہور و معروف ہو گئیں۔

---

[1] الاصابة (۲/ ۵۷) الاستیعاب (۲/ ۱۲۴)۔

[2] الاصابة (۲/ ۹۲، ۹۳)۔

[3] تهذیب الاسماء واللغات (۲/ ۳۴۸) الاصابة (۴/ ۳۳۰)۔ الاستیعاب (۴/ ۳۱۷) اسد الغابة (۶/ ۱۵۷)۔ جامع الاصول (۹/ ۱۴۵) تهذیب التهذیب (۱۲/ ۴۲۶)۔ مجمع الزوائد (۹/ ۲۴۶، ۲۴۸)۔سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۶۵، ۲۶۹) طبقات ابن سعد (۸/ ۵۲، ۵۸) البداية والنهاية (۶/ ۷۰) (۳/ ۱۳۲)، تاریخ الطبری (۲/ ۳۹، ۲۱۱)۔ تاریخ الاسلام للذهبی وعهد الخلفاء الراشدین ص ۲۸۷ السیرة النبوية (۱/ ۳۶۸) زادالمعاد (۱/ ۱۰۵، ۱۱۴) دلائل النبوة للبیهقی (۲/ ۴۰۹)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلق

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب لؤی بن غالب پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ازواج واولاد کا خاکہ

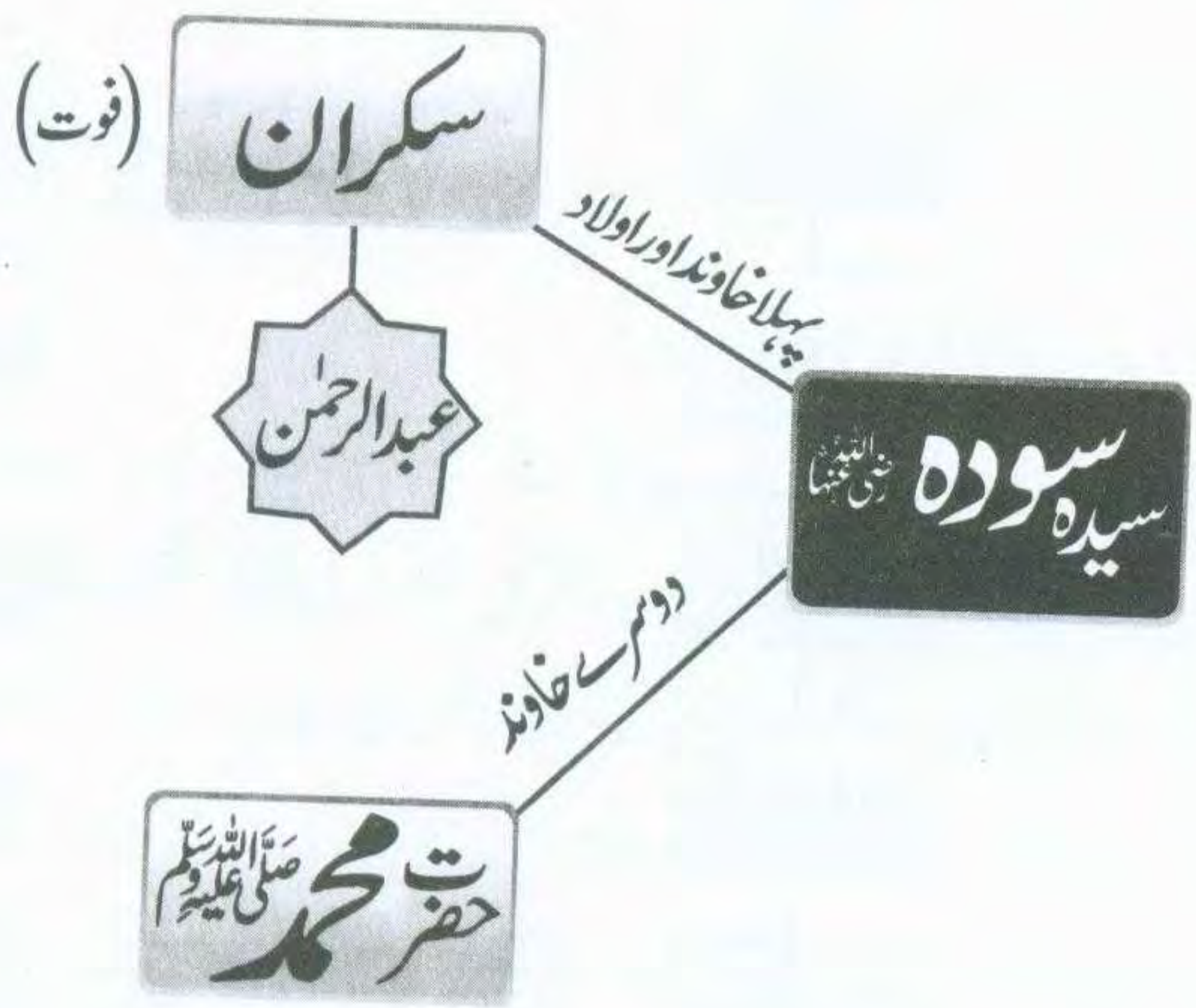

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند سکران بن عمرو بن عبد شمس نسبی تعلق سے ان کے والد زمعہ کے چچا زاد تھے۔ ان سے بیٹا عبد الرحمٰن پیدا ہوا۔ ان کی وفات کے بعد آپ کا نکاح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ البتہ اولاد نہ ہوئی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا ازدواجی خاکہ

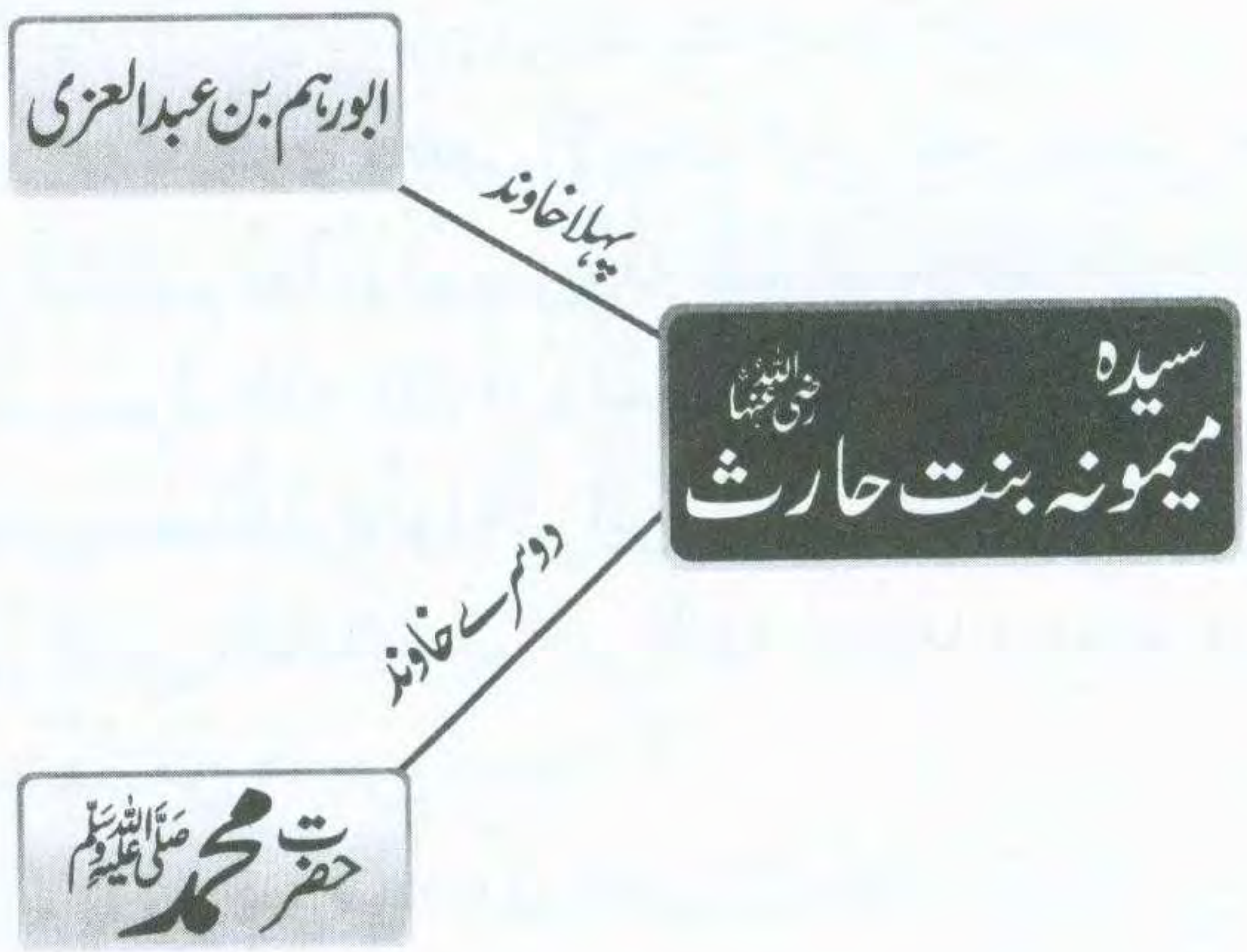

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا خاوند:

ابورہم بن عبدالعزی بن عبدود بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی

بعض مؤرخین نے کہا کہ سخبرہ بن ابورہم سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا خاوند تھا۔ بعض نے کہا حویطب بن عبدالعزی تھا۔ بعض نے کہا فروہ بن عبدالعزی تھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اس مشورے پر عمل پیرا ہونے سے خوشحالی وکشادگی کی امیدیں وابستہ کر لیں۔

رسول اللہ ﷺ نے نازک ترین صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

((لَو خَرَجتُم اِلَی اَرضِ الحَبشَةِ فَاِنَّ بِهَا مَلِكًا لَا یُظلَمُ عِندَهُ اَحَدٌ وَهِيَ اَرضُ صِدقٍ حَتّٰی یَجعَلَ اللّٰهُ لَكُم فَرَجًا مِمَّا اَنتُم فِیهِ)) ①

''اگر تم سرزمین حبشہ کی طرف روانہ ہو جاؤ تو وہاں ایک ایسا بادشاہ رہتا ہے کہ اس کے ہاں کوئی بھی ظلم نہیں کرتا۔ یہ سچائی کی سرزمین ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس صورت حال سے نکال کر کشادگی سے سرفراز فرما دے۔''

مصنف عبدالرزاق میں علامہ زہری رحمہ اللہ سے روایت منقول ہے:

((لَمَّا كَثُرَ المُسلِمُونَ وَظَهَرَ الاِیمَانُ اَقبَلَ كُفَّارُ قُرَیشٍ عَلٰی مَن آمَنَ مِن قَبَائِلِهِم یُعَذِّبُونَهُم وَیُؤذُونَهُم لِیَرُدُّوهُم عَن دِینِهِم قَالَ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَن آمَنَ بِهٖ تَفَرَّقُوا فِي اَرضِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَیَجمَعُكُم قَالُوا اِلٰی اَینَ نَذهَبُ؟ قَالَ اِلٰی هٰهُنَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلٰی اَرضِ الحَبشَةِ فَهَاجَرَ اِلَیهَا ذَوُو عَدَدٍ مِنهُم مَن هَاجَرَ بِاَهلِهٖ وَمِنهُم مَن هَاجَرَ بِنَفسِهٖ)) ②

''جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی، ایمان پھیلنے لگا تو قریشی کافر اپنے قبائل میں سے جو بھی ایمان لاتا اسے طرح طرح کی اذیتیں دینے لگے تاکہ انھیں ان کے دین سے منحرف کر دیں اور دوبارہ اپنے دین میں شامل کر لیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ایمان سے کہا کہ تم یہاں سے بکھر جاؤ۔ عنقریب اللہ تمہیں پھر اکٹھا کر دے گا۔ ایمان والوں نے کہا کہ ہم کہاں جائیں؟ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں! آپ نے اپنے ہاتھ سے سرزمین حبشہ کی طرف اشارہ کیا۔ تو وہاں بہت سے اہل ایمان ہجرت کر گئے۔ ہجرت کرنے والوں میں بعض اپنے اہل وعیال کے ساتھ اور بعض اکیلے ہی تھے۔''

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بنو عامر کے آٹھ افراد

---

① رجال مبشرون بالجنة (۲/ ۱۰۲)۔

② مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث (۹۷۴۳)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ یہ لوگ اپنے گھر اور مال و دولت کو چھوڑ کر سمندری علاقے سے حبشہ کی طرف مہاجرین کے دوسرے قافلے کے ساتھ نکل پڑے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی منزل مقصود حبشہ پہنچ گئے۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حبشہ میں عرصہ دراز تک رہے۔ پھر وہ اسلامی ماحول میں امن سے زندگی بسر کرنے کے لیے مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں

علامہ ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے بہت پہلے یعنی ابتدائی دنوں ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور انھوں نے بیعت کرنے کی سعادت بھی حاصل کر لی تھی۔ ان کے خاوند سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔ دونوں اکٹھے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے دوسرے قافلے میں ہجرت کے سفر پر روانہ ہوئے۔ ①

علامہ نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب تہذیب میں رقمطراز ہیں کہ سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ مسلمان تھے اور مہاجرین حبشہ میں سے تھے۔ پھر دونوں میاں بیوی مکہ معظمہ آئے اور سکران رضی اللہ عنہ نے وہاں بحالت اسلام وفات پائی۔ ②

نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنہ مہاجرہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے متعلق افسردہ ہوئے کہ ان کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور وہ بیوہ ہو گئی ہیں۔ وہ مشرکین کی ایذا رسانی برداشت کرنے کے لیے بیچاری اکیلی رہ گئیں۔ لیکن انھوں نے معززین کی طرح صبر و تحمل سے کام لیا اور اس صورت حال میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔

وہ ایمان جس نے دل میں جڑیں پکڑ لی تھیں، وہ ان کے رگ و ریشے میں ضوفشانی کرنے لگا۔ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فراق میں بڑے غم زدہ تھے اور ان کی وفات کے بعد تنہائی محسوس کر رہے تھے۔

سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بعثت سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی معاون تھیں۔ آپ ان کے تعاون سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کے لیے آسانی سے تنہائی اختیار کر لیتے تھے اور اللہ

① طبقات ابن سعد (۸/ ۵۲)۔

② تہذیب الاسماء واللغات للنووی (۲/ ۳۴۸)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خوشنودی حاصل کرنے کے اسرار لیے کائنات پر غور و تدبر کرنے کے لیے موقع پا لیتے تھے۔ وہ بھی آپ کی محبت کے بل بوتے پر تنہائی سے گھبراتی نہیں تھیں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت روحانی کمالات کو حاصل کرنے اور انھیں اپنے اندر جذب کرنے میں مستعد رہتیں۔

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا رسالت مآب ﷺ کے بعد اسلام کی نبض، دعوت اسلامی کا گہوارہ، اور ہر قسم کے روحانی زخم کے لیے ایک شافی مرہم کی حیثیت اختیار کر گئیں اور وہ ہر راستے کو روشن کرنے والا نور ثابت ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ جب بھی غم و اندوہ میں مبتلا واپس گھر آتے تو وہ رسول اللہ ﷺ کو حوصلہ دیتیں۔ آپ کا غم دور کرتیں اور آپ کو ہر طرح سے تسلی دیتیں۔ یہ اس وقت تک آپ کی مجلس سے نہیں اٹھتی تھیں۔ جب تک رسول اللہ ﷺ کے سب غم ہلکے نہ ہو جاتے اور آپ مسکرانے نہ لگتے۔

جب مسکراہٹ آپ کے مبارک ہونٹوں پر پھیل جاتی اور آپ کی آنکھوں میں عزم راسخ کی چمک پھیل جاتی تو انھیں دلی مسرت ہوتی۔ یہ سارا کام وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کے لیے سرانجام دیتیں۔

اس طرح رسول اللہ ﷺ منصب رسالت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے تازہ دم ہو جاتے اور اپنے رب کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے اور امانت رسالت ادا کرنے میں آسانی محسوس کرتے۔ جب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دنیا سے منہ پھیر کر کنارہ کشی اختیار کر لی اور آخرت کی طرف بھرپور توجہ دے کر اس کی اہمیت کو دل میں جاگزیں کر لیا تو یہ لمحات ان کے لیے سعادت بن گئے۔

جب انھوں نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ، ان کی اولاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غم میں آنسو بہائے۔ خواتین قریش کی سردار، اسلام کی بہی خواہ ام المؤمنین، رب العالمین کے رسول ﷺ کی حبیبہ سیدہ طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بعثت کے دسویں سال وفات پائی۔ یہ سال حزن و ملال کا سال ثابت ہوا۔ اسی لیے اس کا نام عام الحزن (غم کا سال) قرار دیا گیا۔

ان مشکل حالات میں رسالت محمدیہ ؐ کے کام کو بدستور چلانے کے لیے وہ کون سی خاتون ہو سکتی ہے جو اس خلا کو پر کر سکے؟ جو صدیقہ طاہرہ مؤمنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ میرے خیال میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے خلا کو تو کوئی دوسری خاتون پُر نہیں کر سکتی تھی تاکہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں ان کا مقام و مرتبہ برقرار رہے۔ دوسری خواتین میں سے کوئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ان کی ہمسر نہیں ہو سکتی تھی۔

خوشنما خواب

امام ذہبی رحمہ اللہ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کا تذکرہ کرتے ہوئے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے اوصاف کچھ اس طرح بیان کیے ہیں:

((كَانَتْ سَيِّدَةً جَلِيلَةً نَبِيلَةً ضَخْمَةً))

''سیدہ، جلیل القدر شریف الطبع، فربہ جسم کی مالک تھیں۔''

اس بات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے تھیں جن کی پرورش صاف ستھرے اور پاکیزہ ماحول میں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان مذکورہ اوصاف کے حوالے سے ان قریشی خواتین میں مشہور و معروف ہوئیں جنھوں نے آغاز اسلام میں شہرت حاصل کی۔

واقعات و حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے تھیں جنھوں نے جلد ہی دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی، جلد ہی نیا دین ان کے رگ و ریشے میں رچ بس گیا۔ یہاں تک کہ وہ حکیمانہ انداز میں گفتگو کرنے لگیں، بصیرت کی آنکھ سے گرد و نواح کو دیکھنے لگیں۔ ان کے کمالات و اوصاف حمیدہ کو دیکھتے ہوئے سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی دلی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں: میری دلی تمنا ہے کہ میں بھی دلی پاکیزگی اور طبعی نفاست میں (سیدہ) سودہ (رضی اللہ عنہا) کے نقش قدم پر چلوں۔ اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو ام المومنین بننے کا شرف عطا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقہ حیات ہونے کا اعزاز بخشا۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے ایک خوشنما خواب دیکھا جو بعد میں عنایت الٰہی سے حقیقت کا روپ دھار گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بن گئیں۔

طبقات ابن سعد میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک رات انھوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور آپ نے آتے ہی میری گردن پکڑ لی۔ انھوں نے اپنا یہ خواب اپنے خاوند کو بتایا تو انھوں نے سن کر یہ کہا: اگر تم نے سچ مچ یہی خواب دیکھا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ میں مر جاؤں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے شادی کر لیں گے۔

انھوں نے یہ سن کر کہا: نہیں نہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک دوسری رات انھوں نے خواب میں دیکھا کہ چاند ان کے اوپر ٹوٹ کر گرا ہے، اس حال میں کہ وہ لیٹی ہوئی ہیں۔ یہ خواب بھی اپنے خاوند کو بتایا تو انھوں نے یہ سن کر کہا اگر تو نے سچ مچ ایسا ہی دیکھا ہے تو میں عنقریب فوت ہو جاؤں گا اور تو میرے بعد شادی کر لے گی۔

اتفاق سے سکران رضی اللہ عنہ کی طبیعت اسی دن سے ناساز رہنے لگی۔ تھوڑے ہی عرصے بعد وہ فوت ہو گئے اور سودہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کر لی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا تمام تر انتظام و اہتمام مشہور و معروف صحابیہ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے کیا جو سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں اور انھوں نے ہی تمام ملنے جلنے والوں کو اس یقینی خبر سے آگاہ کیا۔

"میرے بارے میں ان سے بات کریں"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن کو اچھی طرح معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قدر و قیمت کیا ہے۔ جب وہ اللہ کو پیاری ہو گئیں تو ہر ایک کے دل کی خواہش تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھریلو غم قدرے ہلکا ہو اور آپ شادی کر کے اپنے گھر کے آنگن کو پھر سے سکون اور اطمینان کا گہوارہ بنا لیں۔ لیکن سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد کون ان کا مقام لے سکتا ہے؟ اور کون اس جرأت کا مظاہرہ کرے کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شادی کی تجویز پیش کرے؟

کیونکہ ہر کوئی یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کیا مقام و مرتبہ ہے۔ کون یہ صلاحیت رکھتا تھا کہ اس میدان میں اپنی کوئی تجویز پیش کرے؟ کسی میں یہ جرأت نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کرے کہ خواتین قریش کی سردار سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جگہ کوئی اور فروکش ہو۔ یہاں تک کہ جرأتوں کے پیکر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی محبوب نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرتے ہوئے دلی طور پر گھبراہٹ محسوس کر رہے تھے۔

اب کیا کیا جائے؟ کوئی ایسا دکھائی نہیں دیتا جو یہ فریضہ ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ لیکن مشیت الٰہیہ نے ایک عالمہ فاضلہ صحابیہ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کو اس کام کے لیے منتخب کر لیا۔ ان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آمد و رفت تھی۔ انھیں بعض گھریلو حالات معلوم تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ رسول اللہ ﷺ کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے داغ مفارقت دے جانے کی وجہ سے حزن و ملال میں مبتلا دیکھا کرتی تھیں۔

ایک دن سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے اندر آنے کے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو خوش آمدید کہا اور انھیں عزت و تکریم سے بٹھایا۔ وہ ایک سچی، مؤمن اور صابرہ خاتون تھیں۔ انھوں نے حبشہ کی طرف پہلی ہجرت اپنے خاوند سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی، پھر وہ تھوڑی دیر بعد ان کے ہمراہ مکہ واپس آ گئیں۔ تا کہ دونوں نبی کریم رسول اللہ ﷺ اور دیگر مسلمانوں کے ہمراہ رہنے کی سعادت حاصل کر سکیں اور ان کے ساتھ مل کر قریش کی طرف سے ڈھائے گئے مظالم کو صبر و تحمل سے برداشت کریں۔ یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس تنگی سے نکلنے کا موقع فراہم کر دے۔

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا نے یہ چاہا کہ رسول اللہ ﷺ سرور و انبساط سے مالا مال ہو جائیں۔ اور انھوں نے یہ تجویز پیش کی کہ آپ شادی کر کے اس خلا کو پر کر لیں۔ جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور انھوں نے اپنے دلی ارادے کا اظہار کرنے کے لیے زبان کو حرکت دینے سے پہلے اپنے آپ کو اس جرأت کا مظاہرہ کرنے کے لیے تیار کیا جس کے لیے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔ انھوں نے بڑے ادب و احترام سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فراق کی وجہ سے مجھے غمگین دکھائی دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حزن و ملال میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا: ہاں! تم درست کہتی ہو۔ صورت حال یہی ہے، وہ بچوں کی ماں بھی تھی اور گھر کی مالکہ بھی۔ [1]

واقعات اور حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے دل میں اس حوالے سے بات کرنے کے لیے ایک جگہ بنا لی۔ انھوں نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ایک قریشی دانشمند خاتون کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کے لیے اپنے دل میں نئے سرے سے جرأت محسوس کی اور بڑے ہی نرم اور دلآویز

---

[1] طبقات ابن سعد (۸/ ۵۶، ۵۷) المحبر (ص۷۹، ۸۰)۔ السیرۃ الحلبیۃ (۳/ ۴۲) السیرۃ النبویۃ لاحمد زینی دحلان (۱/ ۲۶۸) حجۃ اللہ علی العالمین للنبھانی (۲/ ۱۵۴)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز میں عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کی شادی کا اہتمام نہ کر دیا جائے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

خواتین کا گروہ ہی اس کام کو سر انجام دینے کا مناسب انتظام کر سکتا ہے۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا یہ بات سن کر چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئیں۔ انھیں اپنی کوششوں کے راستے کو روشن کرنے کی امید نظر آئی۔ پھر اپنے دل سے پوچھا: کیوں نہ اس موقع پر سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کی پیش کش کر دی جائے؟ انھوں نے گزشتہ کل ہی اس بارے میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے بات کی تھی۔ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بات کر لی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس موضوع پر بات کرنے کا بڑے نرم لہجے میں عندیہ ظاہر کر دیا تھا۔

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا نے اس ماحول میں دل کی گہرائیوں میں پیدا ہونے والی ایک خوشی کی لہر محسوس کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس موضوع پر بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ شادی نہیں کریں گے؟ میں چاہتی ہوں کہ آپ کو دلی مسرت حاصل ہو؟ آپ چاہیں تو کنواری بیوی سے شادی کر لیں اور اگر چاہیں تو بیوہ خاتون سے شادی کر لیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور پوچھا: وہ کون ہیں؟ انھوں نے عرض کی: کنواری تو آپ کے محبوب صحابی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔[1] اور بیوہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ آپ پر ایمان بھی لا چکی ہیں۔ اور آپ کی تابع فرمان بھی ہیں۔ پھر خولہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنے کا مشورہ دیا۔ اور آپ کے سامنے ان کے خاوند سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی حالت زار کا تذکرہ بھی کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ان سے میرے بارے میں بات کر کے دیکھیے! اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی فرمایا۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کا دل اپنی مہم میں کامیابی دیکھ کر خوشیوں سے اچھلنے لگا۔ وہ مسرت و شادمانی کو دل میں سموئے ہوئے تیز قدم چلتی ہوئی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچیں۔ ان کے چہرے پر خوشی کی لہر رقص کناں تھی۔

---

[1] طبقات ابن سعد (۸/ ۵۷) السیرة النبویه لاحمد زینی دحلان (۱/ ۲۶۷) الاصابة (۴/ ۳۳۰)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے ان کی بقیہ مہم کو سر کرنے کے بارے میں سنتے ہیں کہ وہ اپنی زبان سے کس طرح یہ داستان بیان کرتی ہیں۔ اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر کس طرح گفتگو کرتی ہیں؟ فرماتی ہیں کہ میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور اس کے باپ کے پاس گئی۔ باپ اچھا خاصا بوڑھا آدمی تھا۔ اور وہ بڑھاپے کی وجہ سے گھر میں بیٹھا رہتا تھا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھر میں خیر و برکت داخل کر دی ہے۔

سودہ رضی اللہ عنہا نے میری بات سنتے ہی حیرانی سے کہا: خولہ! وہ کیسے؟

میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ تاکہ میں ان سے تمھارے نکاح کے بارے میں بات کروں۔

یہ بات سن کر سودہ رضی اللہ عنہا کے رگ و ریشے میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ انھوں نے یہ محسوس کیا کہ خوشی کے آنسوان کے چہرے اور روح کو تر کر رہے ہیں۔ انھیں بہت پہلے اپنی نیند میں دیکھا ہوا خواب یاد آ گیا۔ آج ان کے رب نے خواب کی تعبیر کو حقیقت کا روپ دھارنے کا موقع فراہم کر دیا۔

انھوں نے تو عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہونے کا دل سے طمع ہی نکال دیا تھا۔ لیکن ام المومنین بننے کا شرف تو اتنا بڑا اور اونچے درجے کا ہے کہ اس کا مقابلہ کوئی شرف بھی نہیں کر سکتا۔

پھر وہ خولہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں۔ حال یہ تھا کہ خوشی سے نہال ہوئے جا رہی تھیں، چہرے پر مسرت و شادمانی کی چمک پھیلی ہوئی تھی۔ انھوں نے مسکراتے ہوئے کہا: میں تو دلی طور پر آپ کو پسند کرتی ہوں۔ میں اور میرے یہ نصیب، کیا کہنے! چشم ما روشن، دل ماشاد۔ لیکن آپ اندر جائیں اور میرے ابا جان سے بھی اسی بات کا تذکرہ کر دیں تاکہ سونے پہ سہاگہ ہو جائے۔

(وہ فرماتی ہیں) میں سودہ رضی اللہ عنہا کے والد کے پاس گئی اور زمانہ جاہلیت کی طرز پر اَنْعِمْ صَبَاحًا کہتے ہوئے سلام پیش کیا۔

اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟

میں نے کہا: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہ بن امیہ سلمی، عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جمحی کی بیوی ہوں۔

خولہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر سودہ رضی اللہ عنہا کے والد نے مجھے خوش آمدید کہا۔ پھر اس نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ دیر تک مجھ سے باتیں کیں۔ وہ یہ جانتا تھا کہ میں اپنے دل سے معبودان باطلہ کو نکال چکی ہوں۔ میں نے ایمان قبول کر لیا ہے اور حبشہ کی طرف ہجرت بھی اختیار کی۔ پھر میں مکہ لوٹ آئی۔ وہ یہ سب کچھ جانتا تھا۔ اس نے پوچھا: اب کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس نے یہ سن کر کہا:

"محمد (رسول اللہ ﷺ) بڑے معزز ہم سر ہیں لیکن تیری سہیلی سودہؓ اس بارے میں کیا کہتی ہے؟

میں نے کہا: وہ اس رشتے کو پسند کرتی ہیں۔

اس نے کہا: اسے میرے پاس بلاؤ۔

میں ان کے پاس گئی اور انھیں بلا لائی۔ اس نے سودہ رضی اللہ عنہا سے کہا: بیٹی! یہ خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہے کہ محمد بن عبداللہ (رسول اللہ ﷺ) نے تجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ وہ واقعی بڑے معزز ہمسر ہیں۔ کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے کہ میں تیری شادی ان سے کر دوں؟

سودہ رضی اللہ عنہا نے خوشی کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ابا جان! میں اس رشتے کو پسند کرتی ہوں۔

ان کے باپ زمعہ نے خولہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا۔ اور ان سے کہا کہ ٹھیک ہے تم (سیدنا) محمد (رسول اللہ ﷺ) سے کہو کہ ہمارے پاس تشریف لے آئیں۔

خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ ① چار سو دینار حق مہر پر آپ کی شادی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ طے پا گئی۔ اس طرح سودہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے گھر منتقل ہو گئیں تا کہ امہات المومنین کے زمرے میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں اور خاتم النبیین ﷺ کی خدمت بجا لانے کا شرف حاصل کر سکیں۔ ②

---

① ازواج النبی للصالحی (ص ۱۷۳)۔نساء من عصر النبوة (۲/ ۲۴۶، ۲۴۷) دلائل النبوة للبیهقی (۲/ ۲۱۱) تاریخ الاسلام للذهبی (السیرة النبویة ص ۲۸۰، ۲۸۱) الاصابة (۴/ ۳۴۹) اسدالغابة(۶/ ۱۸۹، ۱۹۰)۔ تاریخ الطبری (۲/ ۲۱۱، ۳۱۲) مختصر تاریخ دمشق (۲/ ۲۷۶، ۲۷۷) السمط الثمین (ص۱۱۸)۔

② عیون الاثر (۲/ ۳۷۷)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی عبداللہ بن زمعہ ابھی دین قریش پر تھا۔ وہ مکہ سے باہر تھا، جب وہ مکہ آیا اسے یہ پتا چلا کہ اس کی بہن سودہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کر لی ہے تو اس کا دماغ چکرا گیا، اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ وہ غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ وہ اس شادی کی وجہ سے حزن و ملال میں مبتلا ہو کر اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا۔ وہ گرجتا برستا، ڈراتا، دھمکاتا اور گرجتا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا۔ اسے تو یہی عار لیے جا رہی تھی کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کر لی ہے۔ ہائے یہ کیا ہو گیا! میں تو جیتے جی مر گیا۔ میں لٹ گیا۔ میں برباد ہو گیا، میں کسی کو منہ دکھلانے کے قابل نہ رہا۔ کاش! مجھے یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوتے۔

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اسے بصیرت کی نعمت عطا کی اور اس نے نور اسلام کے محاسن کو بچشم خود دیکھا تو وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اس نے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کو صدق دل سے تسلیم کر لیا تو اپنے دل سے اس نے کہا: میں اس دن پاگل تھا جس دن میں نے اپنی بہن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی سے کبیدہ خاطر ہو کر اپنے سر میں مٹی ڈالی تھی۔ یہ واقعی میری حماقت تھی۔ ①

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شادی کی۔

یہ شادی نبوت کے دسویں سال ماہ رمضان میں ہوئی۔ تین سال یا اس سے کچھ عرصہ زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں یہ اکیلی رہیں۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی اور انھیں لے کر آپ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ ②

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے سے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کے بلند مرتبہ پر فائز ہوئیں۔ اس سے بڑا مقام و مرتبہ بھلا اور کیا ہو سکتا ہے؟

---

① ازواج النبی للصالحی (ص۱۷۵، ۱۷۶) مختصر تاریخ دمشق (۲/ ۲۷۷) السمط الثمین (ص۱۱۸) الکامل لابن الاثیر (۲/ ۳۰۷) السیرۃ الحلبیۃ (۲/ ۴۳) السیرۃ النبویۃ لاحمد دحلان (۱/ ۲۶۸)۔

② تاریخ الاسلام للذہبی (عہد الخلفاء الراشدین ص ۲۸۷، ۲۸۸) تہذیب الاسماء واللغات للنووی (۲/ ۳۴۸)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اپنی روشن بصیرت سے اس بات کا ادراک ہو گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی ان کے حال پر ترس کھاتے ہوئے، ان کے صبر کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اور ان کے جہاد کو پذیرائی عطا کرتے ہوئے کی ہے۔ وہ جوانی کی عمر گزار کر بڑھاپے میں قدم رکھ چکی تھیں۔ عمر کے ڈھلنے سے حسن و جمال بھی ماند پڑ چکا تھا۔ بظاہر کوئی صورت نہ تھی کہ جس کی طرف بالعموم مرد لپکتے ہیں۔ وہ جانتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی اللہ کی رضاء کی خاطر مجھے ناگفتہ بہ حالات سے نکالنے کی غرض سے کی ہے لیکن وہ حالات کو نہایت عمدہ اور خوبصورت انداز میں اپنے حق میں صبر و تحمل کے ساتھ آراستہ کرتی گئیں۔ اور ایمان کی مے سے شرابور ہوتی گئیں۔ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں بلند مرتبہ عطا کر دیا تھا، اور وہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا اور اس سے خوب اچھی طرح باخبر ہے۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اس اعتبار سے بڑی سعادت مند تھیں کہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہو چکا تھا۔

جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے دیکھتیں تو ان کا چہرہ بھی مسکراہٹ سے چمکنے لگتا۔ ان کی انتہا درجے کی یہ تمنا تھی کہ وہ ہر دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش باش دیکھیں اور ان کی ہر ممکن یہ کوشش ہوتی کہ مشرکین کی طرف سے پہنچنے والی اذیت کے غم کو قدرے ہلکا کر سکیں۔ سودہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں اکثر و بیشتر ان اہل ایمان کے بارے میں گفتگو کرتیں جو نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ یہ اہل ایمان کے حالات بیان کرتیں۔

جب یہ دختر رسول سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حالات بیان کرتیں تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی باتیں بڑے غور سے سنتے۔ آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتا کہ آپ کو ان باتوں سے گہری دلچسپی ہوتی ہے، جن میں آپ کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ آپ یہ باتیں بڑے غور سے سنتے ہیں۔ جب سے آپ کی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور آپ کے داماد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہجرت اختیار کی، آپ کا دل ان کو بہت یاد کرتا تھا۔

سودہ رضی اللہ عنہا یہ محسوس کر رہی تھیں کہ ان کے بارے میں گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اچھی لگتی ہے۔ ان کے نام سن کر اور ان کے حالات معلوم کر کے آپ دلی طور پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لگا کر بڑے غور سے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی باتیں سنتے، لیکن ان کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اپنی تکالیف و مشکلات کے بارے میں کچھ نہ بتاتے اور نہ اپنی امیدوں اور امنگوں کے بارے میں ان سے کوئی بات کرتے، جس طرح کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا کرتے تھے۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی انتہائی کوشش ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکلات میں ہاتھ بٹائیں اور آپ ان مشکلات و مصائب کو جھیلنا قدرے آسان سمجھیں۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا خوب اچھی طرح اس بات کو جانتی تھیں کہ وہ یہ خلا کبھی بھی پر نہیں کر سکتیں جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جدائی سے آپ کے دل میں پیدا ہو چکا ہے۔ وہ تو اپنے لیے اسی کو بہت بڑی سعادت سمجھتی تھیں کہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوا ہے اور آپ نے انھیں کفر کی تاریکیوں سے اسلام کی روشنی کی طرف نکالا ہے۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتیں کہ آپ کو ہر طرح سے آسانی بہم پہنچائیں۔ جب آپ خاموش ہوتے تو وہ بھی احتراماً خاموش رہتیں۔ جب آپ کوئی اشارہ کرتے تو فوراً اس پر لبیک کہتیں۔ جس دن سے سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں قدم رکھا انھوں نے آپ کے خیالات و احساسات کو احترام کی نگاہ سے دیکھا اور جنت الفردوس میں ہیرے موتی سے بنے ہوئے آرام دہ گھر میں جا بسیرا کرنے والی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ کی یادوں اور وفاؤں کو ہمیشہ احترام کی نگاہ سے دیکھا۔ خانہ نبوی کے ساتھ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بڑے روشن اور درخشاں واقعات وابستہ تھے۔

مکہ میں دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے خاوند سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حبشہ سے واپس آئے تو ان کی نگاہ اپنی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس قیمتی گھر پر پڑی جس گھر میں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عمر کے بڑے سہانے دن دیکھے تھے۔ جو گھر وحی، ایمان اور صدق و صفا کا گہوارہ تھا، تو ان کے دل میں متضاد احساسات نے جنم لیا۔ جو شادمانی و خوف، خوشی و غم اور اضطراب و سکون کا بیک وقت روپ دھارے ہوئے تھے۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے دروازے پر دستک دی۔ ہر طرف یہ خبر پھیل گئی کہ رقیہ اور عثمان رضی اللہ عنہما آ گئے ہیں۔ ام کلثوم و فاطمہ رضی اللہ عنہما اور دیگر جو بھی گھر میں موجود تھے، دوڑ کر دروازے پر آئے۔ انھوں نے اپنی بڑی بہن سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سے معانقہ کیا۔ آنسو بہہ نکلے، یادیں بیدار ہوئیں۔ تمام بہنوں نے اپنی شفیق ماں کی جدائی کو محسوس کیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

اس دوران میں سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری قدموں کے ساتھ تشریف لائیں۔ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آتے ہی سیدہ رقیہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کو خوش آمدید کہنے لگیں۔ پلک جھپکتے ہی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں مہاجرین کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کا منظر چھا گیا اور آنکھوں کے سامنے یادوں کی بارات کے قافلے چلنے لگے۔ وہ رقیہ اور عثمان رضی اللہ عنہما سے ان مہاجرین کے بارے میں پوچھنے لگیں جو ابھی حبشہ میں تھے۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں قیام کے دوران میں زیادہ تر وقت سیدہ رقیہ اور سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہما کے ساتھ بسر کیا، یا چند ایک ایسی خواتین سے ملتی جلتی تھیں جو زیادہ تر اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گفتگو کرتیں۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو کسی دن یہ خیال تک بھی نہیں آیا تھا کہ مجھے مستقبل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بن کر ام المومنین ہونے کا اعزاز حاصل ہوگا اور نہ ہی کبھی اس بات کا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے دل میں احساس پیدا ہوا تھا۔

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے خاوند کی وفات کے بعد ان کے تکلیف دہ ایام پر ترس نہ کھاتے اور ان تکالیف و مشکلات کو پیش نظر نہ رکھتے جو انھیں اللہ کے راستے میں جھیلنی پڑی تھیں تو یہ کبھی بھی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خلا قدرے پر کرنے کے لیے خانہ نبوت میں ثابت قدم نہ رہ سکتیں۔ یہ آپ کی نظر کرم تھی کہ آپ نے ایک بیوہ بوڑھی عورت کو سہارا دیا۔

فیصلے ہیں کے کرم بڑے یہ
ہے بات کی نصیب بڑے یہ

حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خبر مل گئی کہ سیدہ رقیہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما حبشہ سے واپس آگئے ہیں۔ یہ خبر سن کر آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھا اور دل میں شفقت اور پدرانہ محبت کے جذبات و احساسات انگڑائیاں لینے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سیدہ بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کو محبت بھرے انداز میں گلے لگایا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بغل گیر ہوئے۔ اور پھر بیٹھ گئے اور عثمان اور رقیہ رضی اللہ عنہما کی باتیں بڑے غور سے سننے لگے۔ وہ دونوں ہجرت حبشہ، مسلمانوں اور حبشہ کے حکمران نجاشی کے بارے میں باتیں کرنے لگے اور درمیان میں کبھی کبھی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سرزمین حبشہ سے وابستہ اپنی یادوں کا تذکرہ کرکے شریک گفتگو ہو جاتیں۔

ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا مکہ معظمہ میں رہائش پذیر رہیں، یہاں تک کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔ جب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہو گئے تو آپ نے سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اپنے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دو اونٹ اور پانچ سو درہم دے کر ہمیں لانے کے لیے مکہ بھیجا۔ ہم سب مکہ سے سوئے مدینہ روانہ ہوئے۔ زید بن حارثہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہما نے سیدہ فاطمہ الزہرا، ام کلثوم، سودہ بنت زمعہ، ام ایمن حبشیہ ① زوجہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہن اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ساتھ لیا۔ یہ قافلہ مدینہ منورہ پہنچ کر ② حارثہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر فروکش ہوا۔ ③

سودہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ میں اپنے فرائض ادا کرنے لگیں، خانہ نبوت کی دیکھ بھال اور دختران رسول اللہ ﷺ کی نگہداشت اور نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی خدمت برآری میں مصروف ہو گئیں۔ تاکہ آپ کو ہر طرح کا آرام اور سکون میسر آ سکے، گھر کی طرف سے آپ کو کوئی فکر نہ رہے اور گھر کے پرسکون ماحول کو دیکھ کر آپ کا دل خوش ہو جائے۔

تین سال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔ اس طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خانہ نبوت میں قدم رنجہ فرمایا۔ اور ان کی سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بڑی روشن یادیں وابستہ ہوئیں۔ پھر خانہ نبوت میں دیگر ازواج مطہرات نے قدم رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ مثلاً حفصہ بنت عمر، زینب بنت جحش اور ام سلمہ مخزومیہ رضی اللہ عنہن امہات المومنین کے زمرے میں شامل ہو گئیں۔

سیدہ سودہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے دلچسپ واقعات

اس عزت والے نبوی گھرانے میں جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر قسم کی آلودگی سے پاک کر دیا تھا، اس میں برکات کی برکھا برسائی۔ اس سے خیرات کے سوتے پھوٹے۔ اس گھرانے کے پہلوؤں سے ایک ایسا نور چمکا جس سے ساری دنیا روشن ہو گئی۔ اس نور نے جاہلیت کے اندھیروں سے ہدایت اور دین حق کی روشنی کی طرف دنیا کو نکال کر سیدھے راستے پر گامزن کیا۔ زبان کو سیدھی اور دو ٹوک بات کا سلیقہ دیا اور اس نورِ اسلام نے اخلاقِ عالیہ، اوصافِ حمیدہ اور فضائل کو پروان چڑھایا۔ اس گھر میں ایمان کی دلربا خوشبو رچ بس گئی تھی اور

① نساء من عصر النبوة (۱/ ۳۳، ۴۴)۔

② طبقات ابن سعد (۱/ ۲۳۷، ۲۳۸) سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۶۹)۔

③ رجال مبشرون بالجنة (۲/ ۲۹۹، ۳۲۹) زاد المعاد (۳/ ۶۱) الکامل لابن الاثیر (۲/ ۱۱۰)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائل کی تروتازگی نے اس گھر کے ماحول کو خوشگوار بنا دیا تھا۔

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے شانہ بشانہ اس گھر میں زندگی کے دن گزارنے لگیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور یہ ساری امت کی خواتین میں سب سے زیادہ سمجھدار، اوصاف حمیدہ کی خوگر اور حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبوب نظر تھیں اور ان کے باپ سے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی محبت تھی۔

میں تو یہ کہوں گا کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس پاکیزہ خانہ نبوی میں نہایت خوشگوار انداز میں زندگی بسر کی، ہمیشہ نسوانی غیرت کو دبا کر رکھا۔ گھریلو حالات کو پرسکون رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی، دل میں صرف یہی لالچ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی باری بھی اپنی سوتن عائشہ رضی اللہ عنہا کو تفویض کر دی تھی۔ [1] اس حوالے سے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلی رغبت کو احترام کی نگاہ سے دیکھا اور آپ کی خوشی کو مقدم جانا۔

ان کے پیش نظر ہمیشہ یہ تصور رہتا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں تو سب کچھ مل گیا۔ امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داود میں ہشام بن عمرو سے، انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

((قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لاَ يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقَسْمِ، مِنْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ يَطُوْفُ عَلَيْنَا جَمِيْعًا۔ فَيَدْنُوْ مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ غَيْرِ مَسِيْسٍ حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الَّتِيْ هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيْتُ عِنْدَهَا، وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِيْنَ اَسَنَّتْ، وَفَرِقَتْ اَنْ يُفَارِقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا قَالَتْ نَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِيْ اَشْبَاهِهَا اُرَاهُ قَالَ: ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا﴾ (النساء:۴/ ۱۲۸)))

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ٹھہرنے اور باری کی تقسیم کے حوالے سے ہم میں سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں

---

[1] تاریخ الاسلام (المغازی ص ۶۲۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے۔ کوئی دن ہی ایسا ہوا ہوگا کہ آپ نے ہم سب کے پاس چکر نہ لگایا ہو۔ آپ سب ازواج کے پاس بیٹھتے، ان سے باتیں کرتے لیکن رات اس زوجہ کے پاس گزارتے جس کی باری ہوتی۔ سودہ بنت زمعہ (رضی اللہ عنہا) جب عمر رسیدہ ہوگئیں اور انھیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طلاق دے کر فارغ کر دیں گے تو انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو سونپتی ہوں۔ آپ نے ان کی پیش کش کو قبول کر لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اور اس قسم کی دوسری عورتوں کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا﴾ [1] (النساء: ۱۲۸) ''اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو۔''

اسی لیے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ میری بھی اسی قسم کی عمدہ طبیعت ہو جائے۔ اور میں بھی سودہ رضی اللہ عنہا کے طرز عمل کو اختیار کر لوں۔ انھوں نے اپنا دن نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ودیعت کر دیا۔ یہ سودہ رضی اللہ عنہا کا ہی خاصہ ہے کہ انھوں نے اپنی باری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور نظر رفیقہ حیات کو ترجیح دی۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ کارنامہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقرب حاصل کرنے اور آپ سے محبت رکھنے کے حوالے سے سرانجام دیا۔ یہ ایثار و قربانی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبہ کو تسلیم کرتے ہوئے کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری کے مطابق اپنی سب ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے۔ سوائے سودہ رضی اللہ عنہا کے، لیکن وہ اس پر خوش تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو ترجیح دیتی تھیں۔ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں اپنی خوشی محسوس کرتی تھیں۔

ابو عمر القرطبی رحمہ اللہ سے الاستیعاب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مروی ہے، آپ فرماتی ہیں:

((لَمَّا اَسَنَّتْ سَوْدَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِطَلَاقِهَا، فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِیْ وَاَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنِّیْ فَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ

---

[1] صحیح البخاری کتاب النکاح باب المرأة تهب یومها من زوجها لضرتها رقم الحدیث (۵۲۱۲)۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۴۶۳) الاستیعاب (۴/ ۳۱۸)۔ سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۱۳۵) الاصابة (۴/ ۲۳۰)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُحشَرَ فِي أَزْوَاجِكَ وَإِنِّي قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، وَإِنِّي لَا أُرِيدُ مَا تُرِيدُ النِّسَاءُ فَأَمْسَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى تُوُفِّيَ عَنْهَا مَعَ سَائِرِ مَنْ تُوُفِّيَ مِنْ أَزْوَاجِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُنَّ)) ①

"جب سودہ (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے ہاں عمر رسیدہ ہوگئیں اور رسول اللہ ﷺ نے انھیں طلاق دینے کا ارادہ کرلیا تو سودہ نے کہا: آپ مجھے طلاق نہ دیں، آپ کو میرے بارے میں اختیار ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن مجھے آپ کی بیویوں میں اٹھایا جائے۔ میں اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو ہبہ کرتی ہوں۔ اب میں وہ نہیں چاہتی جو عورتیں چاہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی پیش کش قبول کرتے ہوئے انھیں اپنے پاس رکھا، یہاں تک کہ سودہ (رضی اللہ عنہا) نے دیگر ازواج مطہرات کی طرح آپ ہی کے گھر میں وفات پائی۔"

ابن سعد کی ایک روایت میں ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا وحبیبنا محمد رسول اللہ ﷺ سے کہا:

((لٰكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُبْعَثَ فِي نِسَاءِكَ وَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ))

"میں یہ پسند کرتی ہوں کہ مجھے آپ کی بیویوں میں اٹھایا جائے میں نے اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو دیا۔"

آیئے! اب ہم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبان مبارک سے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی تعریف سنتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کوئی خاتون ایسی نہیں دیکھی جس کے نقش قدم پر چلنا مجھے اچھا لگتا ہو، سوائے سودہ بنت زمعہ (رضی اللہ عنہا) کے۔ جب وہ عمر رسیدہ ہوگئیں تو انھوں نے اپنی باری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سپرد کرتے ہوئے یہ کہا: یارسول اللہ! میں نے اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تفویض کیا۔ ② سیدہ سودہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یکساں پیش آنے والے یوں تو کئی ایک دلچسپ واقعات ہیں اور ہر واقعہ بڑا ہی پر لطف اور دلآویز ہے۔

---

① الاستیعاب (۴/ ۳۱۷، ۳۱۸)۔

② سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۶۶) التاج الجامع للاصول (۳/ ۳۸۳)۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۴۶۳)۔ سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۲۱۳۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ اپنی ان دونوں بیویوں سے دلی طور خوش تھے۔ لیکن ایک واقعہ قابل ذکر ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک مجلس میں پیش آیا۔

نسائی اور ابوبکر الشافعی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا ہے، فرماتی ہیں:

((زَارَتْنَا سَوْدَةُ يَوْمًا فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ فِيْ حِجْرِيْ وَالْاُخْرٰى فِيْ حِجْرِهَا، فَعَمِلْتُ لَهٗ حَرِيْرَةً۔ اَوْقَالَ: خَزِيْرَةً۔ فَقُلْتُ: كُلِيْ، فَاَبَتْ، فَقُلْتُ: لَتَاْكُلِيْنَ اَوْ لَاَلْطِخَنَّ وَجْهَكِ، فَاَبَتْ، فَاَخَذْتُ مِنَ الْقَصْعَةِ شَيْئًا، فَلَطَخْتُ بِهٖ وَجْهَهَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِجْلَهٗ مِنْ حِجْرِهَا لِتَسْتَقِيْدَ مِنِّيْ، وَقَالَ لَهَا: "لَطِّخِيْ وَجْهَهَا" فَاَخَذَتْ مِنَ الْقَصْعَةِ شَيْئًا، فَلَطَخَتْ بِهٖ وَجْهِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ...... الحديث)) ①

''ایک دن سودہ رضی اللہ عنہا ملاقات کے لیے ہمارے پاس آئیں۔ رسول اللہ ﷺ میرے اور ان کے درمیان میں اس طرح بیٹھے کہ ایک پاؤں میری گود میں رکھا اور ایک پاؤں ان کی گود میں رکھا۔ میں نے اس دن حریرہ (حلوہ نما) بنایا تھا۔ میں نے سودہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ کھاؤ! سودہ (رضی اللہ عنہا) نے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا: تو کھائے گی یا میں تیرے چہرے پر اس کی لیپ کر دوں؟ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر بھی انکار کر دیا تو میں نے پیالے سے کچھ حریرہ لیا اور ان کے منہ پر مل دیا، تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا پاؤں ان کی گود سے اٹھا لیا تاکہ وہ مجھ سے بدلہ لیں۔ پس آپ نے سودہ (رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ تم بھی اس کے چہرے پر لیپ کر دو تو انھوں نے پیالے میں سے کچھ لیا اور اسے میرے چہرے پر مل دیا۔ رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔''

① النسائی فی عشرۃ النساء رقم الحدیث (۳۱) تحفۃ الاشراف (۱۲/ ۲۶۱) المواھب اللدنیۃ (۲/ ۳۴۹)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش طبعی اور سکون و وقار

رسول اللہ ﷺ اپنی بیوی سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آتے تھے، جبکہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا خوش طبعی، سکون و وقار اور صفائی پسند جیسے اوصاف کی حامل تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کی خوش طبعی کی عمدہ باتیں بڑے غور سے سنا کرتے تھے اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ سے اس عمدہ انداز میں باتیں کرتیں کہ آپ مسکرانے لگتے۔ طبقات میں علامہ ابن سعد رحمہ اللہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں:

((عَنْ سَوْدَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتُ خَلْفَكَ الْبَارِحَةَ فَرَكَعْتَ بِيْ حَتّٰى اَمْسَكْتُ بِاَنْفِيْ مَخَافَةَ اَنْ يَقْطُرَ الدَّمُ قَالَ فَضَحِكَ وَكَانَتْ تُضْحِكُهُ الْاَحْيَانَ بِالشَّيْءِ)) [1]

"سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے گزشتہ رات آپ کے پیچھے نماز ادا کی تھی۔ آپ نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ میں نے اپنی ناک کو اس ڈر سے تھامے رکھا کہ کہیں خون نہ بہنے لگے۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور وہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی کبھار ہنسا دیا کرتی تھیں۔"

ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا مزاحیہ طبیعت اور پاکیزہ دل رکھتی تھیں۔ اسی لیے بعض اوقات امہات المومنین ان سے مذاق کیا کرتی تھیں اور ان سے خوش طبعی اور حکمت و دانائی سے بھرپور، اور دل کو خوش کر دینے والی باتیں سننے کے لیے ملتیں۔ بسا اوقات اس کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ اس خوش گوار گھریلو ماحول کو دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوتے اور ازواج مطہرات کے باہمی ہنسے کھیلے اور ایک دوسرے کے ساتھ خوش طبعی سے پیش آنے کو مستحسن نظروں سے دیکھتے۔ آپ کی اس رواداری سے ازواج مطہرات کے دلوں میں آپ کی محبت مزید گہری ہو جاتی۔ آپ اپنی بیویوں سے ہمدردانہ رویہ رکھتے اور دینی احکام کی روشنی میں ان کے حقوق کا خیال رکھتے۔

ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کی کنیز خلیسہ اپنی آقا حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دلچسپ مزاحیہ واقعہ بیان کرتی ہیں۔ ان دونوں نے ان سے مذاق کیا کہ دجال ظاہر ہو گیا ہے۔ خلیسہ کہتی ہیں کہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں

[1] طبقات ابن سعد (۸/ ۵۴) الاصابہ (۴/ ۳۳۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اتنے میں نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کی بیوی سودہ رضی اللہ عنہا آ گئیں۔

ان دونوں میں سے ایک نے دوسری سے کہا: سودہ رضی اللہ عنہا آج کل بہت مزے میں بڑی آسودہ حال دکھائی دیتی ہیں۔ ہم آج انھیں پریشانی میں مبتلا کر کے چھوڑیں گے۔ جب وہ ان کے قریب آئیں تو دونوں نے ان سے اٹھکیلی کرتے ہوئے کہا: سودہ کیا تجھے کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوئی؟ سودہ رضی اللہ عنہا نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بڑی بے تکلفی سے پوچھا: اللہ تم دونوں پر رحم کرے! کیا ہوا؟ دونوں نے کہا: کانا دجال ظاہر ہو گیا۔ یہ سنتے ہی ان پر کپکپی طاری ہو گئی، وہ گھبرا گئیں اور گھر کے اس حصے میں جا کر چھپ گئیں، جہاں چولہا وغیرہ جلایا جاتا تھا۔

محمد رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا بات ہے، بڑی خوش نظر آ رہی ہو؟ دونوں نے ہنستے ہوئے سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بتایا۔ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو دیکھتے ہی پوچھا: کیا واقعی کانا دجال نمودار ہو گیا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں تو! وہ کہاں سے نمودار ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ کمرے سے باہر آئیں اور اپنے کپڑوں سے گرد وغبار جھاڑنے لگیں۔ [1] میرا خیال ہے کہ جب سودہ رضی اللہ عنہا کسی بڑے معاملے کے بارے میں سنتیں تو تعجب کا اظہار کرتیں۔ خوش طبعی کا میدان بڑا ہی پر لطف اور دل پذیر ہوتا۔

محمد رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے تاکہ وہ آپ کے نورِ ہدایت کے ذریعے جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں روشنی کا اہتمام کر سکیں اور اس حوالے سے لوگ آپ کے نقش قدم پر گامزن ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ خوش طبعی سے منع نہیں کیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار مذاق کیا کرتے تھے لیکن ظرافت کا انداز اختیار کرتے وقت بھی آپ کی زبان مبارک سے حق بات ہی نکلتی۔ آپ بڑی خندہ پیشانی سے سودہ رضی اللہ عنہا کو بھی خوش طبعی کا انداز اپنانے کا صحیح طریقہ بتاتے اور خود بھی کبھی حقیقت اور مذاق کو خلط ملط نہ کرتے۔

اس حوالے سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الاصابہ میں بیان کیا ہے:

((اَنَّ سَوْدَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا مِتْنَا صَلّٰى لَنَا عُثْمَانُ بْنُ

[1] البداية والنهاية (٥/ ٣٢٧) اسد الغابة (٦/ ٨٧) الاصابة (٤/ ٢٧٨)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَظْعُوْنٍ حَتّٰی تَاْتِیْنَا اَنْتَ فَقَالَ لَهَا: یَا بِنْتَ زَمْعَةَ لَوْ تَعْلَمِیْنَ الْمَوْتَ لَعَلِمْتِ اَنَّهٗ اَشَدُّ مِمَّا تَظُنِّیْنَ)) ①

''سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہم مر جائیں گے، تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ جنازہ پڑھائیں گے حتیٰ کہ آپ پہنچ جائیں، تو آپ نے فرمایا: اے زمعہ کی بیٹی! اگر تمہیں موت کی حقیقت کا علم ہو جائے تو تم سمجھ جاؤ کہ یہ تمھارے گمان سے بھی زیادہ سخت ہے۔''

یہ ارشاد فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کی نظر اس جانب پھیر دی کہ موت کوئی معمولی چیز نہیں اور اس کی فکر کرنا ہماری توقع سے بھی بڑھ کر ہے۔

مقبول عذر

غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے لیے اللہ نے اپنی مدد نازل کی۔ مسلمان دشمن کے ایک فریق کو قتل کرنے لگے اور دوسرے کو قیدی بنانے لگے۔ سہیل بن عمرو العامری بھی قیدیوں میں تھا۔ اسے مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ نے قید کیا تھا۔ کامیاب و کامران لشکر اسلام میدان بدر سے مدینے کی طرف روانہ ہوا۔ اس لشکر کی قیادت حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کر رہے تھے۔ جب لشکر اسلام مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گیا تو سہیل بن عمرو نے مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ سے کہا جنھوں نے اسے قید کیا تھا: مجھے قضائے حاجت کے لیے چھوڑ دیجیے۔ مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ بھی پاس ہی کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا: مجھے شرم آتی ہے ذرا پیچھے ہٹ جائیں کچھ فاصلے پر چلے جائیں۔ مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے۔ وہ سیدھے منہ چل پڑا اور اپنا ہاتھ بیڑی سے نکالا اور مزید چل دیا۔ جب کافی دیر تک واپس نہ آیا تو مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں بآواز بلند اعلان کر دیا کہ سہیل بھاگ گیا ہے۔ مجاہدین اس کی تلاش میں نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی تلاش میں شریک ہوئے اور آپ نے یہ ارشاد فرمایا: جس کو بھی ملے وہ اسے قتل کر دے۔

مجاہدین اونٹوں اور گھوڑوں پر اسے تلاش کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ آپ نے اسے دیکھا کہ وہ درختوں کے جھنڈ میں چھپا ہوا ہے۔ آپ اس کی

① الاصابة لابن حجر (۸/ ۱۹۷)۔معجم الکبیر طبرانی (۲۴/ ۳۴) مجمع الزوائد (۲/ ۳۱۹)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف آگے بڑھے دیکھا کہ سہیل بے حس وحرکت اپنی جگہ پر کھڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے پکڑ لیا اور واپس لائے اور آپ نے یہ حکم دیا کہ اس کے دونوں ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ دیا جائے، آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ پھر آپ اسے اپنی سواری کی طرف لائے۔ نبی کریم ﷺ اپنی قصوا اونٹنی پر سوار ہو کر آگے چلے۔ سہیل بن عمرو کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور اسے اونٹنی کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ مالک بن دخشم رضی اللہ عنہ جنھوں نے اسے قید کیا تھا، اس موقع پر یہ شعر کہے:

اَسَرْتُ سُهَيْلاً فَلَا اَبْتَغِي
بِهٖ غَيْرَهٗ مِنْ جَمِيعِ الْاُمَمِ
وَخَنْدَقُ تَعْلَمُ اَنَّ الْفَتٰی
سُهَيْلاً فَتَاهَا اِذَا تَظَلَّمِ
ضَرَبْتُ بِذِي الشَّفْرِ حَتّٰی انْثَنٰی
وَاَكْرَهْتُ نَفْسِيْ عَلٰی ذِي الْعَلَمِ

''میں نے سہیل کو قیدی بنایا اور مجھے تمام اقوام عالم میں سے اس کے بدلے کوئی دوسرا منظور نہیں۔ خندق جان لے کہ سہیل جب ظلم کی شکایت کرے گا تو اس کا غلام ہو گا۔ میں نے تیز دھار تلوار سے اس پر وار کیا تو وہ دوہرا ہو گیا اور میں نے باوجود صاحب علم ہونے کے خود کو اس پر حملہ کرنے کے لیے بمشکل تیار کیا۔''

رسول اللہ ﷺ اور مسلمان میدان بدر سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی مدد سے کامیاب وکامران ہو کر خوش وخرم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

اس دوران میں نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی بیوی ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا آل عفراء کے گھر میں تھیں [1] جس خاندان کے دو بیٹوں عوف بن عفراء اور معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کو میدان بدر میں قتل کر دیا تھا۔ وہاں اس گھر میں دیگر خواتین بھی تھیں۔ وہاں کسی شخص نے آ کر کہا: مدینہ میں قیدیوں کو لایا گیا ہے۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئیں۔ وہاں رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے۔ وہاں دیکھا کہ کمرے کے ایک کونے میں سہیل بن عمرو بھی پڑا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں۔

[1] نساء من عصر النبوة (۱/ ۲۷۱، ۲۷۸)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے گردن سے بندھے ہوئے ہاتھ دیکھ کر سودہ رضی اللہ عنہا سے نہ رہا گیا۔ آپ نے لمبی آہ بھرتے ہوئے کہا: ارے ابویزید! تم نے اپنے آپ کو یونہی سپرد کر دیا۔ تم نے اپنے ہاتھ بندھوانے کے لیے پیش کر دیے، تم عزت کی موت مر کیوں نہیں گئے؟

سودہ رضی اللہ عنہا یہ نہیں جانتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باتیں سن رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر کہا: سودہ! تو اسے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف بھڑکا رہی ہے۔

سودہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر شرمندہ ہوئیں اور برجستہ یہ کہا:

اے اللہ کے رسول! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں ابویزید کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے دیکھ کر برداشت نہ کر سکی اور میری زبان سے بے ساختہ یہ کلمات نکل گئے جو آپ نے سنے ہیں۔ معافی چاہتی ہوں۔ ①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بات سن کر ہنس پڑے اور ان سے یہ وعدہ کیا کہ قیدیوں سے اچھا سلوک برتا جائے گا۔ ان کی معذرت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا۔ اس لیے کہ آپ جانتے تھے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کا مقصد نیک ہے۔ نیت خالص ہے۔ دل میں کوئی فتور نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ قیدیوں سے حسن سلوک سے پیش آنا۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ طرز عمل تھا کہ اپنا کھانا قیدیوں کو کھلا دیتے۔ ②

اس دلآویز طریقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے پیش آئے تاکہ وہ پوری دنیا کی عورتوں کے لیے نمونہ بن جائیں اور آپ کے گھر کی خواتین فوائد کا سرچشمہ ہوں اور اللہ کی رضاء کے مطابق لوگوں کو ان سے روحانی اور دینی فائدہ حاصل ہو اور الحمد للہ! تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اس معیار پر پوری اتریں۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے بہت سے فضائل و مناقب ہیں جن میں سے بعض کا تعلق حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ بعض کے سوتے ان کی شخصیت سے پھوٹتے ہیں، بعض کا فیضان ان کے اخلاق عالیہ سے ہوتا ہے اور بعض فضائل ایسے ہیں جو انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں میسر آئے۔

① تاریخ طبری (۲/ ۳۹) الکامل لابن الاثیر (۲/ ۱۳۱) السیرۃ النبویۃ (۱/ ۶۴۵)۔
② الکامل فی التاریخ (۲/ ۱۳۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات لوگوں کے اژدہام (ہجوم) سے پہلے وہاں سے روانگی کی اجازت دے دی۔

صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبِطَةً۔ فَأَذِنَ لَهَا)) ①

''عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی رات جلد چلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ بھاری جسم رکھتی تھیں، تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔''

حالات و واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا پر بڑا رشک کیا کرتی تھیں اور انھیں یہ بات پسند تھی کہ کاش! وہ خود وہ خاتون ہوتیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور یہ انھیں ہر چیز سے زیادہ پسند تھا۔ صحیح بخاری میں قاسم بن محمد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں:

((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ)) ②

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے مزدلفہ میں پڑاؤ ڈالا تو سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ لوگوں کا رش پڑنے سے پہلے ہی منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔ آپ نے اجازت مرحمت فرما دی اور وہ لوگوں کی بھیڑ سے قبل ہی منیٰ کی طرف روانہ ہو گئیں۔ ہم آپ کے ساتھ ٹھہری رہیں اور آپ کے ساتھ ہی منیٰ کو

---

① صحیح البخاری کتاب الحج باب من قدم ضعفة اهله بليل رقم الحديث (١٦٨٠)۔

② صحیح البخاری (حواله سابق) رقم الحديث (١٦٨١)۔ صحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب تقديم الضعفة من النساء رقم الحديث (١٢٩٠)۔ مسند احمد (٦/ ١٦٤) النسائی (٥/ ٢٦٦) طبقات ابن سعد (٨/ ٥٦) زاد المعاد (٢/ ٢٥٠)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئیں، لیکن مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہنے کی مسرت سے کہیں زیادہ یہ پسند ہے کہ کاش! میں نے بھی سودہ (رضی اللہ عنہا) کی طرح اجازت لے لی ہوتی۔

تمام حج کے دوران میں نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں جن ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے نبی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا ان میں سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر کاربند اور آپ کے حکم کی پابند تھیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی بیویوں سے فرمایا:

((هٰذِهِ ثُمَّ ظُهُورُ الْحُصُرِ)) ①

''اس دفعہ تو ہوا آئندہ گھروں ہی میں رہنا۔''

سودہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ میں اس کے بعد کبھی حج نہیں کروں گی۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

ایک روایت میں مذکور ہے کہ زینب بنت جحش اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ تمام ازواج حج کیا کرتی تھیں اور وہ دونوں یہ فرمایا کرتی تھیں:

((وَاللّٰهِ لَا تَحَرَّكُنَا دَابَّةٌ بَعْدَ اَنْ سَمِعْنَا ذَالِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) ②

''اللہ کی قسم! جب سے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہم نے اپنی سواری کو حرکت نہیں دی۔''

اور سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((حَجَجْتُ وَاعْتَمَرْتُ فَأَنَا اَقَرُّ فِيْ بَيْتِيْ كَمَا اَمَرَنِيْ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)) ③

''میں نے حج کیا اور عمرہ کیا، جیسا کہ مجھے میرے اللہ نے حکم دیا۔ اب میں گھر میں

---

① مسند احمد (۲/ ۴۴۶) (۶/ ۳۲۴) طبقات ابن سعد (۸/ ۵۵)۔ مسند ابی یعلی رقم الحدیث (۷۱۵۸) اسد الغابۃ (۷/ ۱۳۶) سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۶۸) نساء مبشرات بالجنۃ (۱/ ۲۶۲) انساب الاشراف (۱/ ۴۶۵)۔

② طبقات ابن سعد (۸/ ۵۵)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھی ہوں۔"

ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے جہاد کے میدان میں بھی اپنی طرف سے وافر حصہ ڈالا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوئیں۔

طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے مال غنیمت میں سے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اسّی (۸۰) وسق کھجوریں اور بیس وسق جو عطا کیے (ایک وسق چار من کا ہوتا ہے)

تاریخی مصادر سے پتہ چلتا ہے کہ ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بڑی کریم الطبع اور سخی تھیں۔ درہم ان کے ہاں نہیں ٹھہرتے تھے، بلکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کے لیے دنیا سے بے رغبتی اور سخاوت کا شاندار انداز اپناتے ہوئے جلد خرچ کر دیا کرتی تھیں۔

اس حوالے سے ان کے فضائل میں یہ بھی مذکور ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں درہموں کی ایک تھیلی بھیجی۔ انھوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انھیں بتایا گیا کہ یہ درہم ہیں۔ انھوں نے کہا کہ تھیلی میں کھجوروں کی مانند کچھ معلوم ہوتا ہے۔ (پھر انھوں نے کہا) اے لڑکی! ایک تھالی مجھے دے دو۔ پھر اسے تقسیم کر دیا۔ [1]

ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آیات نازل کیں جو قیامت تک پڑھی جاتی رہیں گی۔ یہاں تک کہ اللہ زمین اور اس پر رہنے والوں کا وارث بن جائے گا۔ جمہور مفسرین، محدثین اور علماء نے ان کے بارے میں روایات بیان کی ہیں۔ ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو جب یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طلاق دے دیں گے تو انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے طلاق نہ دیں۔ مجھے اپنے پاس رہنے دیں۔ میں اپنا دن عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تفویض کر دیتی ہوں، تو آپ نے ایسے ہی کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

---

[1] سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۶۹)۔ صحیح البخاری کتاب الایمان والنذور باب اذا حلف ان لا یشرب نبیذا رقم الحدیث (۶۶۸۶)۔ نسائی رقم الحدیث (۴۲۴۵) مسند احمد (۶/ ۴۲۹)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء ۴/ ۱۲۸)

''اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کر لیں۔ صلح بہر حال بہتر ہے۔''

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا اور حدیث نبوی

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا خاندان نبوت کی ان خواتین میں سے ایک تھیں جو حدیث نبوی کا سر چشمہ بنیں اور انھوں نے احادیث کو زبانی یاد کیا، ان کو روایت کیا اور لوگوں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیا۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو تقویٰ، علم کی محبت اور حفظ حدیث سے آراستہ و پیراستہ کیا ہوا تھا۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پانچ احادیث روایت کیں۔ جن میں سے ایک صحیح بخاری میں مذکور ہے۔ ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے صحابہ کرام میں سے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور تابعین میں سے یحییٰ بن عبداللہ انصاری رحمہ اللہ نے احادیث روایت کیں۔ اب ہم وہ حدیث سنتے ہیں جو صحیح بخاری میں ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں جنھیں امام بخاری رحمہ اللہ نے امام شعبی سے اور انھوں نے عکرمہ سے اور انھوں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

((عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَازِلْنَا نَنْبِذُ حَتّٰى صَارَتْ شَنًّا)) [1]

''نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سودہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہماری بکری مر گئی تو ہم نے اس کا چمڑا رنگ لیا، پھر ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ چمڑا پرانا ہو گیا۔''

[1] مسند احمد (۶/ ۴۲۹) دارمی (۳/ ۴۱)۔ ابو یعلی رقم الحدیث (۶۸۱۸) الطحاوی فی (شرح مشکل الاثار) رقم الحدیث (۲۵۴۳) طبرانی کبیر (۲۴/ ۱۰۱)۔ سنن البیہقی (۴/ ۳۲۹) مجمع الزوائد (۳/ ۲۸۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام حج کے بارے میں ام المومنین کی مرویات میں سے ایک روایت یہ ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے:

((عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَبِیْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَّا يَسْتَطِيْعُ ان يَّحُجَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْكَانَ عَلٰی اَبِيْكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ عَنْهُ قُبِلَ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاللّٰهُ اَرْحَمُ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ))

''ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا: میرا باپ بہت بوڑھا ہے وہ طاقت نہیں رکھتا کہ حج کرے۔ آپ نے فرمایا: کیا خیال ہے۔ اگر تیرے باپ پر قرضہ ہو اور تم اس کی طرف سے ادا کر دو تو حج قبول کر لیا جائے گا؟۔ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔''

رسول اللہ ﷺ نے جب وفات پائی تو آپ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا پر راضی تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کا زندگی کے مختلف پہلوؤں میں بھر پور ساتھ دیا۔

نیک اور متقی لوگوں کے ساتھ

ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کی زندگی خلافت راشدہ تک طویل ہوئی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ اور اسی طرح امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی عزت و تکریم کیا کرتے۔ ان کا خیال رکھتے اور ان کے حالات سے باخبر رہتے تھے تاکہ انھیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عطیات کو قبول کیا، ان کا شکریہ ادا کیا، ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا لیکن ان عطیات میں سے کچھ بھی اپنے پاس بچا کر نہیں رکھا بلکہ مدینہ منورہ کے فقراء و مساکین میں اسی وقت بانٹ دیتیں، تاکہ ان کے اقتصادی حالات بہتر ہو جائیں اور وہ خوشحالی کی زندگی بسر کرنے لگیں۔ اس طرح وہ فقراء و مساکین کے دلوں کو تقویت بہم پہنچاتی رہتیں۔ اس طرح ان لوگوں کے دل میں پاکیزہ گھر کی محبت دھیرے دھیرے بڑھتی رہتی، احترام و اکرام میں اضافہ ہوتا رہتا۔ وہ خانہ نبوت جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آلودگی سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک کر دیا۔ بلا شبہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس گھر پر خصوصی کرم ہے کہ یہ ہر قسم کی آلائش سے پاک ہے۔

ام المومنین سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا واتباع کو حرز جان بنائے رکھا اور آپ کے نقش قدم پر چلتی رہیں۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اسی سال کی عمر میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔[1] ان کی وفات سے امہات المومنین کی زندگی کے صفحات میں سے ایک صفحہ لپیٹ دیا گیا جس کی سیرت کی مہک نے دنیا کو معطر کر دیا۔ ام المومنین اپنی زندگی کی بہاریں گزار کر ابرار اور متقین کے ساتھ اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر جنت الفردوس میں جا مقیم ہوئیں۔

اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَمَلاً صَالِحًا يُقَرِّبُنَا اِلَيْكَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اَنْ تُلهِمَنَا الصَّوَابَ وَتَجْعَلَ لَنَا مِن اَمرِنَا رُشْدًا
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اللہ ہمیں بھی اپنے صالح بندوں کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عطا کر دے۔
آمین یا رب العالمین!

❁❁❁

---

[1] اسد الغابة (٦/ ١٥٨) سیر اعلام النبلاء (٢/ ٢٦٦)۔ الاصابة (٤/ ٢٣١) الاستیعاب (٤/ ٣١٨) انساب الاشراف (١/ ٤٠٧)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3

خواتین اہل بیت

ام المومنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

رسالت مآب ﷺ کی پاکیزہ زوجہ مطہرہ کی پُرنور سیرت کا دل آویز اور ایمان افروز تذکرہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چالیس اوصاف وفضائل ایسے تھے جو کسی اور میں نہیں پائے جاتے تھے۔ ان کے حق میں قرآنی آیات نازل ہوئیں جو رہتی دنیا تک تلاوت کی جاتی رہیں گی۔
- ان کی خواتین پر برتری ایسی ہے جیسا ثرید سارے کھانوں پر برتر ہوتا ہے۔
- سیدہ عائشہ صدیقہ دنیا و آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں جن کے علم نے دنیا کو شرابور کر دیا۔
- پاکیزہ خانہ نبوی میں جسے مرکزی مقام حاصل تھا' یہ ساری امت کی خواتین میں سب سے بڑھ کر عالم' فاضل اور فقیہہ تھیں۔
- یہ روایت اور حفظ کی دنیا میں خاتون اول ہیں۔ جنہوں نے (۲۲۱۰) دو ہزار دو سو دس احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔
- جن کا گھر نزول وحی کا مرکز' علمی و روحانی فوائد کا سرچشمہ' علماء کا گہوارہ اور معرفت کا حیرت کدہ بنا ہوا تھا۔ جنہوں نے ۵۸ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عمدہ فضائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا: میں نے تین راتیں خواب میں تجھے دیکھا۔ میرے پاس فرشتہ ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر تجھے لایا اور کہنے لگا: یہ آپ کی رفیقہ حیات ہیں۔ فرشتے نے تیرے چہرے سے پردہ ہٹایا تو تم تھی۔ میں یہ کہتا تھا کہ اگر یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اپنے فیصلے کو لاگو کرے گا۔ ①

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں روایت نقل کی ہے کہ جبریل علیہ السلام سبز ریشم کے ٹکڑے میں ان کی تصویر نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور فرمایا: یہ آپ کی دنیا و آخرت میں بیوی ہے۔ ②

علامہ زرکشی نے اپنی کتاب "الاجابة" میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے چالیس ایسے فضائل و مناقب بیان کیے جو کسی دیگر خاتون میں نہیں پائے جاتے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام خواتین پر اس طرح برتری رکھتی ہیں جس طرح ثرید تمام کھانوں سے بہتر اور برتر ہوتا ہے۔ ③ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نو خوبیاں ایسی عطا کی گئیں جو اسلامی دنیا میں کسی اور کے نصیب میں نہیں آئیں۔

یہ عظیم المرتبت خاتون کون ہیں؟ جنھوں نے ساری دنیا میں ہلچل مچا دی۔ یہ جلیل القدر

---

① بخاری کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (٣٨٩٥)۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (٢٤٣٨) ۔ مسند احمد (٦/ ٤١) ابو یعلی رقم الحدیث (٤٤٩٨)۔ طبقات ابن سعد (٨/ ٦٤) طبرانی کبیر (٢٣/ ٤١، ٤٢، ٤٣) سنن البیهقی (٢/ ٤١٠) (٧/ ٨٥)۔

② ترمذی رقم الحدیث (٣٩٦٧) ابن حبان رقم الحدیث (٧٠٩٤)۔

③ مسند احمد (٣/ ١٥٦، ٢٦٤) طبرانی کبیر (٢٣/ ١٠٩)۔ ابو یعلی (٣٦٧٢) ۔ بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (٣٧٧٠) مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل عائشة ام المومنین رضی اللہ عنہا، ح: (٢٤٤٦)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتون کون ہیں؟ جنھیں اس گھر میں مرکزی مقام حاصل ہوا جس گھر پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل وکرم کیا اور اس سے ہر قسم کی آلائش دور کر کے اسے صاف ستھرا اور پاکیزہ بنا دیا۔

میں نے آج جب اپنی قابل احترام مہمان اور عظیم المرتبت خاتون کے بارے میں پرانی حوالۂ جات والی کتابوں کو شمار کرنے کا ارادہ کیا تو وہ سیکڑوں سے متجاوز ہو گئیں۔ میں یہ صورت حال دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گیا۔ جب میں نے ان کے بارے میں گفتگو شروع کی تو ان کے فضائل دیکھ کر میری حیرت گم ہو گئی۔ واہ سبحان اللہ! اتنی عظیم خاتون، اتنے فضائل ومناقب کی حامل!! اتنے کمالات واوصاف سے آراستہ!!! میں نے یقین کر لیا کہ یہ محض اللہ کا فضل ہے، جسے وہ چاہتا ہے اسے عنایت کرتا ہے۔ کیا ایسے فضائل کی نشر واشاعت اور پھر انھیں اپنے اندر سمونے اور جذب کرنے سے بہتر کام کوئی اور بھی ہو سکتا ہے؟

اب ہم اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس کے آنگن میں قرآن حکیم کا نزول ہوا، تاکہ اس گھر کی مالکہ کے اوصاف وکمالات اور فضائل ومناقب بیان کرنے کا لطف آئے اور ہم اس عظیم خاتون کے مقام ومرتبہ کو قدرے پہچان سکیں، تاکہ وہ ہماری خواتین کے لیے قابل اقتدا نمونہ بن جائیں اور ہماری خواتین ان کے نقش قدم پر چل کر اللہ کی رضاء حاصل کر سکیں۔

امام مسروق بن عبدالرحمٰن ہمدانی کوفی رحمہ اللہ جو کہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے صدیق کی بیٹی صدیقہ، اللہ کے حبیب کی محبوب نظر رفیقہ حیات یعنی اس عظیم المرتبت خاتون نے حدیث بیان کی جن کی اللہ کی کتاب میں براءت کا علان کیا گیا۔

جس عظیم المرتبت خاتون کا اللہ کی کتاب میں براءت کا اعلان کیا گیا ہے وہ ام المومنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر صدیق اکبر قریشیہ، تیمیہ، مکیہ ہیں رضی اللہ عنہا۔ جو ساری امت کی خواتین [1]

---

[1] تاریخ الاسلام للذهبی (عهد معاویة رضی اللہ عنہ ۲۴۴، ۲۵۳)۔ سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۳۵، ۲۰۱) مسند احمد (۶/ ۲۹)۔ طبقات ابن سعد (۸/ ۵۸، ۸۱)، المعرفة والتلریخ (۳/ ۲۶۸) حلیة الاولیاء (۲/ ۴۳، ۵۱) عیون الاخبار ۴/ ۲۰۴، ۲۰۵)۔ نسب قریش (ص ۲۳۲، ۲۳، ۲۵۲) السیرة النبویة (۲/ ۶۴۴)۔ تاریخ الطبری (۲/ ۹، ۱۰، ۳۷) کامل لابن الاثیر (۲/ ۴۸، ۶۸، ۱۱۰)، الذهد للامام احمد (ص۲۰۵) مجمع الزوائد (۹/ ۲۲۵، ۲۴۴) تهذیب التهذیب (۱۲/ ۴۳۳، ۴۳۶) الاصابة (۴/ ۳۴۸، ۳۵۰) الاستیعاب (۴/ ۳۴۵، ۳۵۱) اسد الغابة (۶/ ۱۸۸-۱۹۲)، نساء مبشرات بالجنة ←

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبی تعلق

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم کا سلسلہ نسب مرہ بن کعب پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑھ کر فقیہہ، عالمہ اور فاضلہ تھیں، جو پیارے نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور آپ کی تمام ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ مشہور ومعروف تھیں اور جن کی والدہ ماجدہ بھی جلیل القدر صحابیہ ام رومان رضی اللہ عنہا تھیں۔

جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَرَّہٗ اَنْ يَنظُرَ اِلَى امْرَأَۃٍ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اُمِّ رُوْمَانَ))

''جس کو یہ چیز پسند آتی ہے کہ وہ ایک ایسی خاتون کو دیکھے جو بڑی خوبصورت آنکھوں والی جنت کی حور ہو تو وہ ام رومان (بنت عامر) کو دیکھے۔''

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور والدین کا سایہ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ان بیٹیوں میں سے ہیں جنھوں نے اسلام کے ماحول میں پرورش پائی۔ ''سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے عمر میں آٹھ سال چھوٹی تھیں۔ وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں کہا کرتی تھیں کہ میں جب شعور کی عمر کو پہنچی تو اپنے والدین کو دین کے رنگ میں رنگے ہوئے دیکھا۔ ① ام القریٰ مکہ مکرمہ میں جب سے اسلام کا نور پھیلا اس وقت سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اطاعت اور ایمان کے ماحول میں پروان چڑھیں۔ سیدہ عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا نے اپنے معزز والدین کی گود میں پرورش پائی۔ آفتاب ایمان کی روشنی میں اپنی آنکھیں کھولیں۔ مئے ایمان سے سرشار ہوئیں، اسلام کی محبت میں ان کی کلائی مضبوط ہوئی۔ اسلام کے سائے سے مستفیض ہوئیں۔ ان کے والدین ان کے لیے شجر سایہ دار کی مانند تھے اور وہ دونوں ان کے لیے اس مبارک درخت کی مانند تھے جس کی پھل دار شاخیں جھکی ہوئی ہوں اور وہ اپنا پھل ہر وقت دیتی ہوں۔

← (۲/ ۷، ۵۲) مستدرك حاكم (۳/ ۱۴۰۴) صفة الصفوة (۲/ ۱۵، ۳۸)۔ البداية و النهاية (۸/ ۹۱) كنز العمال (۱۳/ ۶۹۳) نساء مبشرات بالجنة (۱/ ۱۴۷) طبقات ابن سعد (۸/ ۲۷۷) الاستيعاب (۴/ ۴۳۱) الاصابة (۴/ ۴۳۲) كنز العمال (۱۲/ ۱۴۶) انساب الاشراف (۱/ ۴۲۰)

① سير اعلام النبلاء (۲/ ۱۳۹)۔ تهذيب الاسماء واللغات (۲/ ۱۸۳) نساء مبشرات بالجنة (۱/ ۱۳۴)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ازواج واولاد کا خاکہ

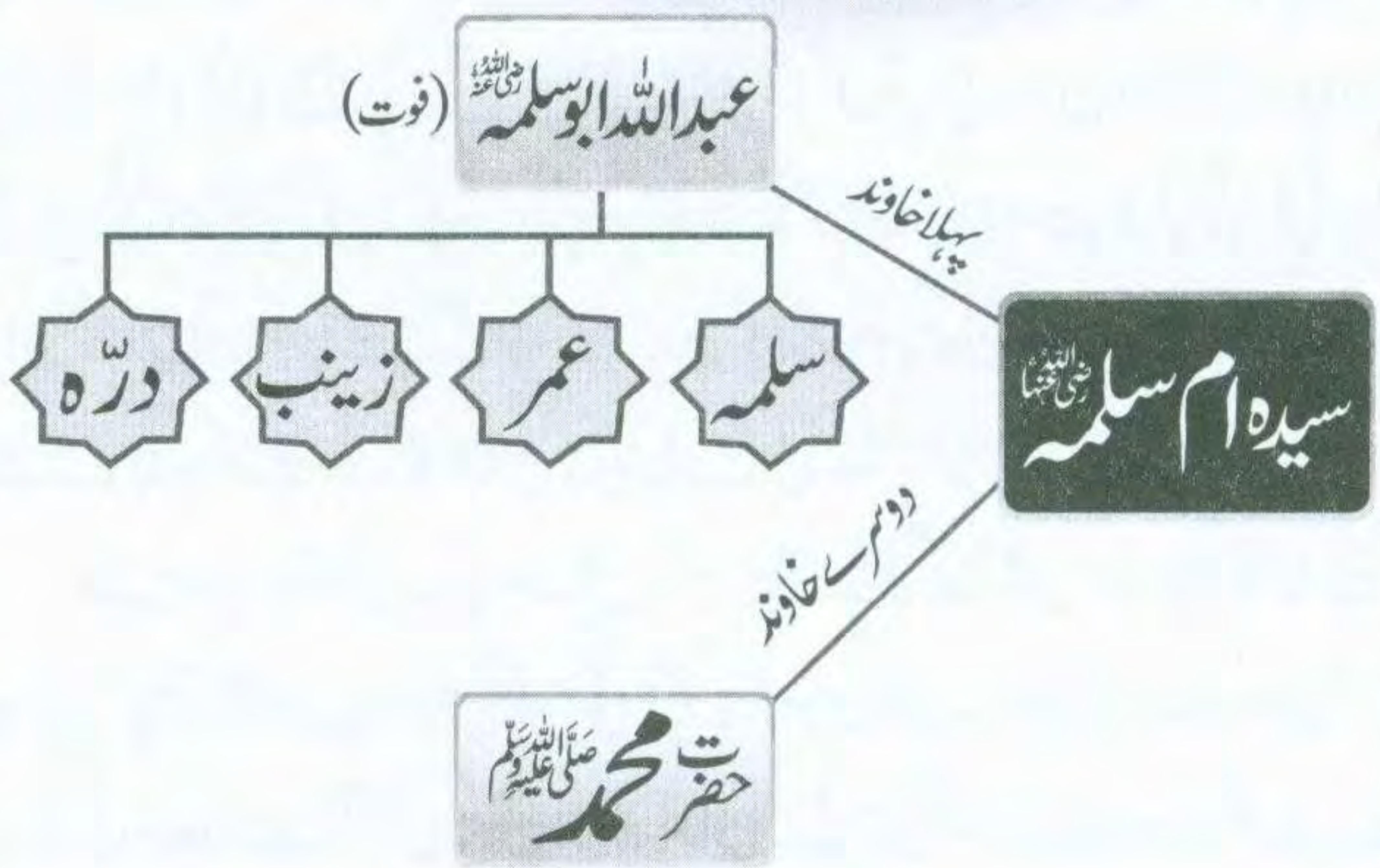

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی سیدنا عبداللہ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ان سے دو بیٹے (سلمہ اور عمر) اور دو بیٹیاں (زینب اور درہ) پیدا ہوئیں۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا پہلے خاوند سے نسبی تعلق

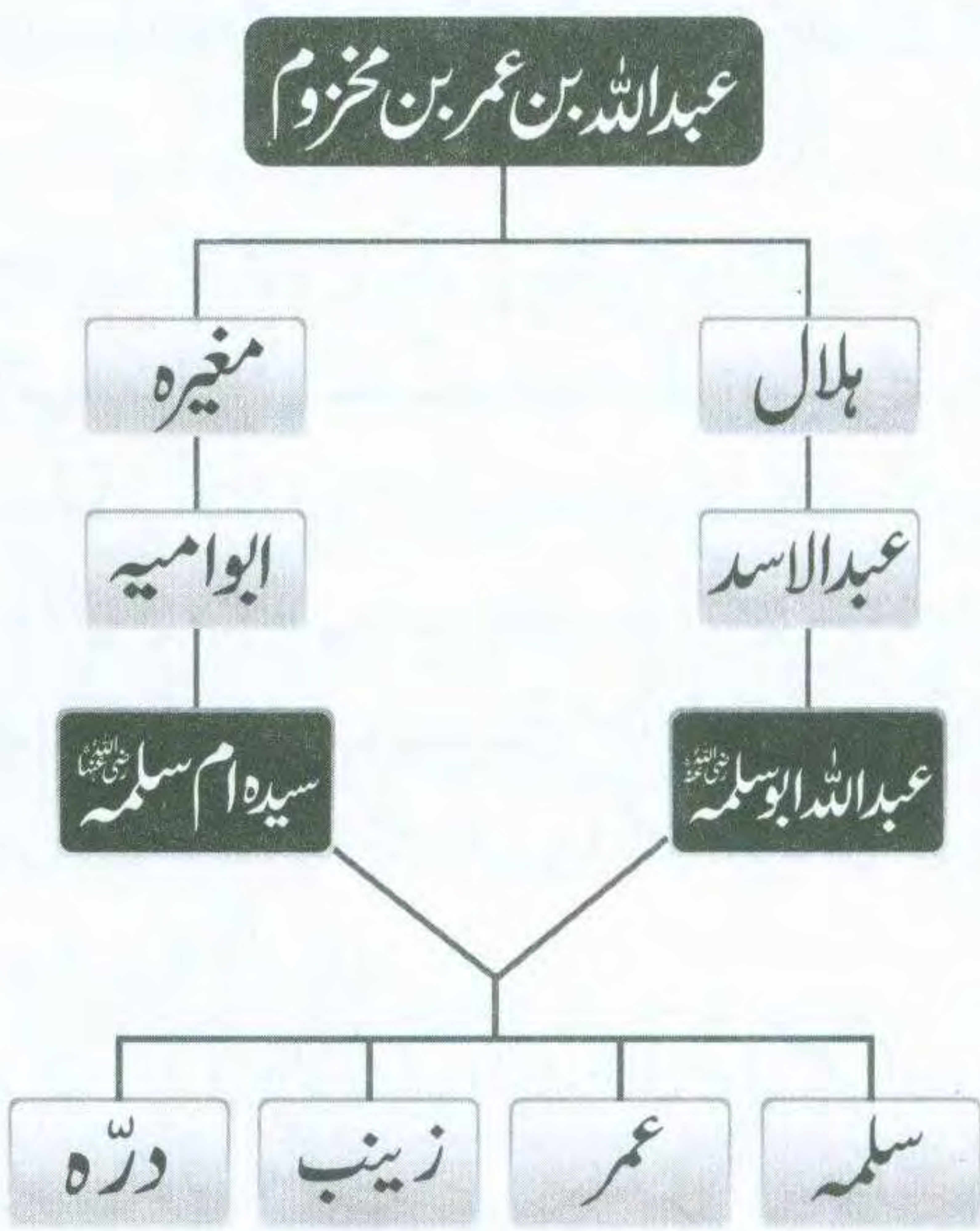

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب اپنے پہلے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صرف دو پشت پیچھے اس طرح ملتا ہے کہ سیدنا ابوسلمہ، عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے بیٹے ہلال کے پوتے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے دوسرے بیٹے مغیرہ کی پوتی تھیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جب ابھی چھوٹی عمر کی تھیں تو ان کے والدین ان کی برکت بچشم خود دیکھا کرتے تھے اور وہ اس چیز کو محسوس کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر خاص فضل و کرم ہے۔ والدین کا اپنی بیٹی کے بارے میں یہ خیال تھا کہ یہ ایک دن اللہ کے پیارے نبیؐ کی محبوب نظر رفیقہ حیات ام المومنین کے درجے پر فائز ہو کر علمائے امت کا ملجا و ماویٰ، عارفین امت کی مرکز نگاہ اور علم فقہ اور معرفت کے حوالے سے نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات میں سب سے بڑھ کر برکت کا نشان بن جائے گی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر میں صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کو پیدا کر کے اسے چار چاند لگا دیے۔ اس گھر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اسے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو ایمان کی نعمت سے سرفراز فرمایا، تاکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقہ حیات بنیں۔ اور خواتین کی دنیا میں علم کے جھنڈے کو سر بلند کرنے والی ہوں۔ تاکہ وہ علم کی تاریخ میں کوئی بڑا حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دے سکیں۔

ان کے باپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے سردار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلص دوست، بچپن کے ساتھی اور آپ کے اخلاق کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ جنھوں نے آپ کی سیرت کو اپنایا، جنھوں نے آپ کو سفر اور حضر میں رات اور دن پہچانا، جنھوں نے آپ کے تمام حالات سے آگاہی حاصل کی، جو آپ کے ایمان کے آنگن میں بہت جلد داخل ہوئے۔ جنھوں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ تمام عمدہ عادات انھوں نے اپنے افراد خانہ میں پیدا کیں اور خاص طور پر اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان عادات حمیدہ کا خوگر بنایا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ایک وفادار مثالی بیوی تھیں اور وہ ایک ایسی بیدار مغز ماں تھیں۔ جو تمام معاملات کو نور بصیرت سے دیکھا کرتی تھی، تاکہ ازدواجی زندگی درست طریقے سے گزرے۔ اسی لیے انھوں نے اپنی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کیا، اسے عمدہ اخلاق کا خوگر اس لیے بنایا تاکہ وہ تمام ازواج مطہرات میں عزت کے مقام پر فائز ہو اور وہ مستقبل قریب میں پوری دنیا کی خواتین کے لیے ایک قابل قدر نمونہ بن جائے، اور پھر ایسے ہی ہوا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی قابل فخر بات ہوسکتی ہے؟

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ نے کیسے عمدہ، حسین اور خوشنما اسلوب بیان میں خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اوصاف اس خوش اسلوبی اور دلربا انداز میں ورطۂ تحریر میں لاتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے، انھوں نے اپنی مہارت کے سرچشموں سے اپنے لطیف قلم کو سیاہی فراہم کی ہو۔ وہ اپنی مشہور و معروف کتاب ''سیر اعلام النبلاء'' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا رنگ سفید تھا، بڑی حسین و جمیل تھیں، اسی وجہ سے انھیں حمیرا بھی کہا جاتا تھا۔ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے علاوہ کوئی کنواری بیوی نہیں تھی اور نہ ان جیسی کوئی محبوب نظر رفیقہ حیات تھی۔

میری معلومات کے مطابق پوری امت محمدیہ بلکہ ساری کائنات کی خواتین میں ان سے بڑھ کر کوئی خاتون نہیں ہے۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے اپنے والد سے بھی فوقیت رکھتی تھیں۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک مقام رکھا ہے۔ البتہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی دنیا و آخرت میں بیوی ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی قابل فخر بات ہوسکتی ہے؟ اگرچہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شان نرالی تھی، اس کو نہیں پہنچا جاسکتا۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا بہرحال افضل و اعلیٰ مقام پر فائز تھیں۔ لیکن ان کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔'' [1]

امام ذہبی رحمہ اللہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدہ سودہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک ہی وقت میں شادی کی۔ آپ نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو گھر میں بسایا۔ تین سال کا عرصہ بیت گیا تو واقعہ بدر کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گھر میں بسایا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی کنواری خاتون سے نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی نہیں کی۔ ان کے علاوہ آپ کی تمام ازواج مطہرات بیوہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رفیقہ

---

[1] سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۴۰)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت پیار تھا۔ اور بسا اوقات آپ اس کا اظہار بھی کر دیا کرتے تھے۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو ۸ھ میں مسلمان ہوئے، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کو کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ! انھوں نے پوچھا کہ مردوں میں سے؟ آپ نے فرمایا: اس کا باپ۔ ①

امام ذہبی رحمہ اللہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اوصاف بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عمدہ چیز کو محبوب گردانتے۔ آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

((لَو كُنتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لَاتَّخَذتُ اَبَا بَكرٍ خَلِيلاً وَلٰكِنَّ اُخُوَّةَ الاِسلَامِ اَفضَلُ)) ②

''اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ لیکن اسلام کی اخوت زیادہ افضل ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے سب سے افضل مرد سے محبت کی اور اپنی امت کی سب سے افضل خاتون کو رفیقہ حیات بنا کر محبوب نظر ہونے کا اعزاز بخشا۔ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ ان دو شخصیتوں سے بغض رکھا وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبغوض ٹھہرا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہت محض اللہ کی رضاء اور اس کے فیض کی مرہون منت تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس صورت حال کو اہمیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کثرت سے تحائف

---

① بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات السلاسل رقم الحدیث (۴۳۵۸)۔ مسلم کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم الحدیث (۲۳۸۴) ابن حبان رقم الحدیث (۶۹۰۰) سنن البیہقی (۷/ ۲۹۹-۱۰/ ۲۳۳)۔ ترمذی رقم الحدیث (۳۸۸۶)۔ نسائی کبریٰ رقم الحدیث (۸۱۰۶) طبقات ابن سعد (۳/ ۱۷۶)، ابو یعلی رقم الحدیث (۷۳۴۵) سنن ابن ماجۃ (۱۰۱)۔ حاکم (۴/ ۱۲) سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۴۲)۔

② سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۴۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نسب نامہ

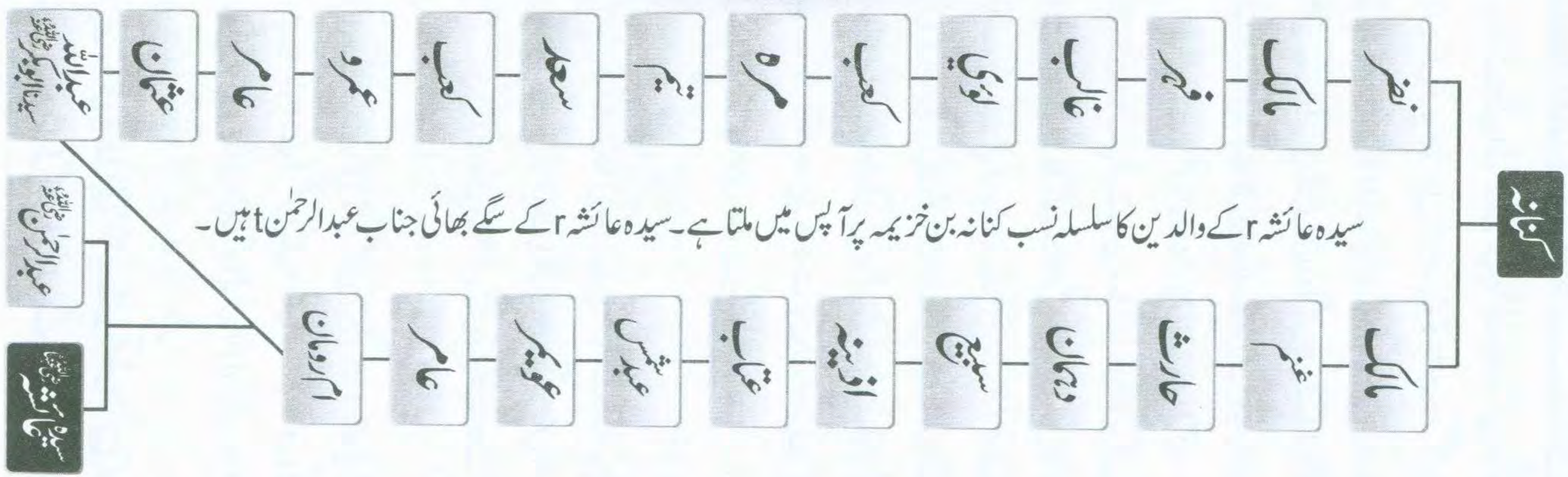

سیدہ عائشہ r کے والدین کا سلسلہ نسب کنانہ بن خزیمہ پر آپس میں ملتا ہے۔ سیدہ عائشہ r کے سگے بھائی جناب عبدالرحمٰن t ہیں۔

بعض مؤرخین نے ام رومان کا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے: ام رومان بنت عامر بن عمیر بن ذہل بن دہمان بن حارث بن تیم بن مالک بن کنانہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے والدین کا سلسلہ نسب کنانہ بن خزیمہ پر آپس میں ملتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سگے بھائی جناب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ہاں بھیجتے۔ تا کہ رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ ①

اس میدان میں میں تو یہ کہتا ہوں کہ صدیقہ کائنات وہ عظیم المرتبت خاتون ہیں جنھوں نے اپنے والدین کے ہاں صداقت کا دودھ پیا اور محمدی ﷺ دستر خوان سے غذا حاصل کی۔ لہٰذا کوئی تعجب نہیں کہ وہ خواتین کے درمیان میں نابغہ روزگار ہونے کا اعزاز حاصل کریں اور ان کے نصیب میں رسول اللہ ﷺ کی محبت کا خزانہ آئے۔ اس لیے کہ ہر لحاظ سے تمام صفات ان میں جمع ہو چکی تھیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اپنے اللہ سے راضی۔

ان تمام صفات کے ہوتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ حق بنتا ہے کہ انھیں خواتین کی دنیا میں زندہ جاوید ہونے کا اعزاز حاصل ہو اور علم کی دنیا میں ہمیشہ ان کا نام زندہ رہے۔ علم ہی کی بنا پر لوگوں کو ایک دوسرے پر درجات کے اعتبار سے فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو علم و فضل کا مینارِ نور بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ ان کے واقعات پڑھ کر ان کے حالات سے آگاہی حاصل کر کے اور ان کی ہر طرح سے برتری دیکھ کر آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ واقعی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ کائنات ہیں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظیم المرتبت دختر نیک اختر ہیں۔ ان کے اعلیٰ مقام و مرتبہ کے کیا کہنے!!

صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا نُورٌ عَلٰی نور

مکہ مکرمہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ولادت با سعادت کے پہلے دن ہی سے ان کی زندگی میں نورانیت پہلو بہ پہلو وابستہ رہی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں انھوں نے ولادت پائی جو کہ صدق و ایمان کا گھر تھا۔ ان کی ولادت مکہ معظمہ میں آفتاب نبوت کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی ہوئی۔

ابھی آپ بچپن کے مرحلے ہی میں تھیں کہ دعوت اسلامیہ کی کرن پھوٹی، مکے کی فضا میں استوار ہوئی اور اسے اسلام کے آنگن میں داخل ہونے والوں کی فہرست میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اٹھارہ افراد کے بعد اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

علامہ بدر الدین زرکشی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ نے کسی ایسی خاتون سے شادی نہیں کی جس کے والدین نے ہجرت کی سعادت حاصل کی

① نساء مبشرات بالجنة (۲/ ۱۲، ۱۳)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ان کے والد اور دادا دونوں صحابی تھے۔ رضی اللہ عنہما

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں نورانیت بدستور شانہ بشانہ رہی۔ ابھی ان کا بچپن ہی تھا کہ جبریل علیہ السلام نے ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر ان کی تصویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلائی اور بتایا کہ یہ آپ کی دنیا و آخرت میں رفیقہ حیات ہے۔ یوں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دی گئی۔

جہاں تک ان کی منگنی کے متعلق حوالہ جات والی تاریخی کتابوں میں مذکور روایات متواترہ سے ہمیں معلومات حاصل ہوئیں، وہ اس طرح طے پائی کہ جب سیدہ مؤمنہ عالمہ فاضلہ نیک خاتون خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے محسوس کیا کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفادار بیوی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد بڑے غمزدہ رہتے ہیں تو انھوں نے عرض کی:

اے اللہ کے رسول! کیا آپ شادی نہیں کریں گے؟

آپ نے ان سے پوچھا: کس سے؟

خولہ رضی اللہ عنہا نے کہا: چاہیں کنواری سے کریں یا بیوہ سے۔

آپ نے ان سے پوچھا: کون کنواری اور کون بیوہ؟

خولہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ کنواری تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہیں [1] اور بیوہ سودہ بنت زمعہ (رضی اللہ عنہا) ہیں جو آپ پر ایمان لا چکی ہیں اور جو آپ کے نقش قدم پر چلتی ہیں۔ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کو ان دونوں کی طرف بھیجا۔ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئیں۔ مبارک منگنی کی بات چیت کی جس کے نتیجے میں غزوہ بدر کے بعد مدینہ منورہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جب شادی ہوئی تو ان کی زندگی کی بہار کا آغاز تھا۔ وہ پہلے مرحلے ہی میں اپنے گھر کی مالکہ بن گئیں۔ وہ اس گھر میں اپنے شفیق خاوند کی محبوب نظر بیوی تھیں۔ وہ اپنے والدین کی بھی منظور نظر بیٹی تھیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اپنے گھر میں بھی شفقت، محبت اور ایثار کا ماحول ملا تھا۔

---

[1] اسد الغابة (٦/ ١٨٥)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان محبت تو ایک مثالی نوعیت کی تھی۔ یہ وفا اور ایمانی جذبات پر مبنی محبت دنیا تک ہی محدود نہیں تھی، بلکہ اس کا دائرہ آخرت تک پھیلا ہوا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک نورانی ماحول سے دوسرے نورانی ماحول کی طرف منتقل ہو گئیں۔ ایک روشنی سے دوسری بہتر اور زیادہ روشنی کی طرف کوچ کیا۔ انھوں نے اپنے دل کے جذبات واحساسات کو ایک ایک کر کے ہمارے لیے محفوظ کر دیا۔ خانہ نبوت کی ہر چھوٹی بڑی ظاہری اور باطنی کیفیت سے ہمیں آگاہ کیا۔ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونے کے حوالے سے یا ایک ماحول سے دوسرے ماحول میں کوچ کرنے کے حوالے سے کسی ایک بھی ایسی بات کا تذکرہ نہیں کیا جس میں کسی شکوے شکایت کا عنصر پایا ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا والدین کے سائے سے ایک مہربان خاوند کے سائے کی طرف منتقل ہوئیں۔ انھیں قدم قدم پر شفقت ہی ملی۔ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی اور شفقت سے بڑھ کر تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کبھی ایسا مشفقانہ رویہ نہیں دیکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، مہربانی اور شفقت تو ملجا و ماویٰ ہے۔ یہ وہ نورانی منظر تھا جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خانہ نبوت میں دیکھا۔ یہ نورانی منظر والدین کے گھر کے نورانی ماحول سے کہیں بڑھ کر تھا۔ انھیں نور در نور کا ماحول میسر آیا۔ جو نورانی ماحول انھوں نے اپنے والدین کے گھر میں چھوڑا تھا، خانہ نبوت میں اس سے کہیں بہتر نورانی ماحول میسر آیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر تو وہ عظیم الشان گھر تھا جس میں وحی نازل ہوا کرتی تھی۔ اس گھر میں قرآن کی آیات نازل ہوتیں جن کی اکناف عالم میں تلاوت کی جاتی تھی۔

صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا اور ہجرت کے واقعات

اسلام ایک ایسا نور ہے جو ان لوگوں کے دلوں میں سرایت کر جاتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

کافر اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے تھے، وہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دینا چاہتے تھے لیکن اللہ اپنے نور کو ان کے ارادوں کے برعکس پورا کرنا چاہتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ سے وحی حاصل کیا کرتے تھے اور لوگ آپ سے دنیا و آخرت کا علم حاصل کیا کرتے تھے۔ آسمان سے وحی کی صورت میں حکمت کی باتیں نازل ہو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ بڑے بلند اخلاق تھے۔ آپ کی طرف لوگوں کے دل کھچے چلے آتے تھے۔ آپ کی باغ و بہار اور پرکشش شخصیت سے لوگوں کے دل متاثر تھے۔ آپ کے خلق عظیم کے خزانوں سے لوگ جھولیاں بھر بھر کر لے جاتے۔ جو بھی آپ کا تابع فرمان ہو کر آپ کے قریب آتا آپ کے فیض سے مالا مال ہو جاتا۔ اور وہ آپ سے گہرائی اور سیرابی کے اعتبار سے کسب فیض کرتا۔

قریشی کافر مسلمانوں کو مسلسل اذیتیں دیتے رہے۔ جب انھیں پتہ چلا کہ اوس وخزرج قبائل نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے تو ان کی دشمنی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔ بیعت اس بات پر ہوئی تھی کہ وہ آپ کا اس طرح دفاع کریں گے جس طرح اپنی عورتوں اور بیٹیوں کا دفاع کرتے ہیں۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہجرت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمھارے بھائی اور تمھارے لیے گھر بنا دیے ہیں جہاں تم امن سے رہ سکتے ہو۔''

مسلمان مدینہ منورہ کی طرف جماعت در جماعت روانہ ہونے لگے۔ جب قریش مدینہ کے راستے میں گھات لگا کر کھڑے ہو گئے تو پھر مسلمان چوری چھپے اکا دکا کھسکنے لگے اور انصار ان مسلمانوں کا اپنی کمین گاہوں میں انتظار کرنے لگے جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انھوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ پاکباز انصار، مہاجرین کو خوش آمدید کہنے لگے، کیونکہ مہاجرین رسول اللہ ﷺ کے وہ صحابہ تھے جنھوں نے براہِ راست آپ سے علم حاصل کیا، آپ سے حکمت و دانائی کی باتیں سیکھیں اور انھوں نے آپ سے قرآن مجید زبانی یاد کرنے کی سعادت حاصل کی۔

رسول اللہ ﷺ اللہ رب العزت کے فرمان کے منتظر تھے کہ کب آسمان سے حکم آئے اور آپ ہجرت کے سفر پر روانہ ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آ گیا تو رسول اللہ ﷺ چھپ کر روانہ ہوئے اور پہلے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر دوپہر کے وقت تشریف لے گئے۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے آپ کو دیکھ لیا اور اپنے والد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا، اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی قریب ہی کھڑی تھیں: ① ابا جان! یہ دیکھئے، ہمارے گھر رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ چادر میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوڑے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اس لمحے کوئی خاص معاملہ ہے جس کی بنا پر آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔ میرے پیارے اور سچے نبی پہلے کبھی اس وقت تشریف نہیں لائے۔ آپ نے فرمایا: پہلے تو گھر میں جو بھی ہے اسے نکال دیجیے پھر میں آپ کو بتاؤں گا کہ ماجرا کیا ہے۔" اس وقت ان کے پاس سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما ہی تھیں۔

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! میرے والد آپ پر قربان! یہ آپ کا خاندان ہی تو ہے، کوئی خطرے کی بات نہیں۔ آپ بے خطر ارشاد فرمائیں۔ جب حبیب کبریا علیہ السلام کو اہل خانہ کی طرف سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہاں سے روانہ ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر محبت بھرے انداز میں کہا: اے اللہ کے رسول! کیا مجھے بھی آپ کا ساتھ نصیب ہو گا؟ اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی آپ کے ساتھ جا سکوں گا؟ حبیب کبریا علیہ السلام نے فرمایا:

"ہاں! تم بھی میرے ساتھ چلو گے۔" یہ سن کر ان کے دل پر رقت طاری ہو گئی، خوشی کے سبب آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اپنی زندگی کے یہ لمحات بڑے ہی سہانے معلوم ہو رہے تھے۔ کیا ان کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی اور بڑا اعزاز ہو سکتا ہے کہ مدینہ منورہ کی طرف سفر ہجرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہو؟

اب اس موقع پر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شعوری کیفیات کو دیکھیں جو ابھی اپنی عمر کی ساتویں بہار دیکھ رہی تھیں۔ وہ اس انداز میں سوچ رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ جن سے ان کا نکاح طے پایا ہے اور آپ والد محترم کو بھی ہجرت کے سفر پر مدینہ منورہ اپنے ساتھ لیے جا رہے ہیں، انھوں نے اپنے تئیں کیا سوچا؟ ان کے ذہن میں کون سے خیالات گردش کرنے لگے؟

لیکن وہ پر اعتماد تھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاوند اور ان کے والد کو اپنے سایہ عاطفت میں رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تائید کے سامان مہیا ہو رہے ہیں۔ انھوں نے سنا اور

① نساء مبشرات بالجنة (۲/ ۱۳۳، ۱۶۰)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان کا دل دھڑک رہا تھا، زبان سے یہ دعائیہ کلمات جاری تھے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دونوں مہاجرین کے لیے سلامتی کی التجائیں کر رہی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کو الوداع کر کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ ان دونوں نے جلدی جلدی سامان سفر تیار کیا، دونوں کے لیے کھانا بنایا اور ایک تھیلے میں زادِ راہ کو رکھا۔ نبی کریم رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں موجود بیوی سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اور اپنی بیٹیوں کو یاد کیا اور ان کے حق میں یہ دعا کی: الٰہی! سفر کے دوران میں میرا ساتھ دینا اور میرے اہل خانہ کی حفاظت فرمانا۔ پھر یہ روئے زمین کا بہترین قافلہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نگرانی میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ اس کا بیٹا ہجرت کر گیا ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ ان کی پوتیوں اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے ان کا استقبال کیا۔ انھوں نے یہ چاہا تھا کہ وہ یہ تسلی کر لیں کہ بیٹا اپنے گھر والوں کے لیے مال و دولت چھوڑ گیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یوں دکھائی دیتا ہے کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے تمھارے لیے گھر میں کوئی مال و دولت نہیں چھوڑا۔ اس حوالے سے اس نے مالی طور پر تمھارے لیے پریشانی پیدا کر دی ہے۔

اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: دادا جان! ایسی تو کوئی بات نہیں۔ وہ تو بہت سا مال دولت چھوڑ گئے ہیں۔ چونکہ ان کے دادا جان نابینا تھے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ایک طاقچے تک لے گئیں۔ اس میں چھوٹے چھوٹے پتھر رکھ کر اوپر کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ کپڑے کے اوپر ہاتھ لگوا کر کہا: دیکھیے! کتنے سارے درہم و دینار ہمارے لیے گھر میں چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے جب ہاتھ لگایا تو بے ساختہ کہنے لگے: ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے تمھارے لیے اتنا مال چھوڑ کر بہت اچھا کیا، یہ تمھارے لیے کافی ہو گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ سب کچھ دیکھ رہی تھیں اور اپنی ہمشیرہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی موقع شناسی کا یہ انداز دیکھ کر محظوظ ہو رہی تھیں کہ ایسے نازک موقع پر وہ کیسا اچھوتا انداز اختیار کر رہی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ میں اطمینان سے رہائش پذیر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے محبوب غلام زید بن حارثہ اور ایک دوسرے غلام ابورافع رضی اللہ عنہما کو مکہ معظمہ بھیجا تاکہ وہ دونوں نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ کو مکہ سے مدینہ لے آئیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ساتھ اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تاکہ وہ ام رومان، سیدہ اسماء اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہن کو لے آئیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہجرت کے اس سفر میں محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس قدر دائیں بائیں سے مہاجرین کے اس قافلے پر نوازشات ہو رہی ہیں، کس قدر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لطف وکرم ان کے شامل حال ہے اور وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں انصار کی پناہ گاہ کی طرف جا رہی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے اس سفر ہجرت کے بارے میں بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں:

''ہم مہاجرین مدینہ منورہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جس اونٹ پر میں سوار تھی وہ پہاڑ کی تنگ گھاٹی میں جب پہنچا تو بہت بری طرح بدکنے لگا۔ قریب تھا کہ میں اونٹ سے گر جاتی۔ میری والدہ نے یہ صورت حال دیکھ کر اونچی آواز سے کہا: عائشہ! اس کی لگام چھوڑ دو۔ [1] میں نے اس کی لگام چھوڑ دی تو وہ تیزی سے یوں گھوما جیسے کوئی انسان اس کے نیچے آ گیا ہو۔ پھر وہ پرسکون ہو گیا اور پھر ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ابا جان کے گھر سواری سے اتریں اور وہاں تقریباً دو سال قیام کیا۔ پھر غزوہ بدر کا واقعہ رونما ہوا جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بابل کے ویہڑے سے جنت نما خانۂ نبویؐ میں منتقل ہو گئیں تاکہ آپ کا شمار بھی ان لوگوں میں ہونے لگے جن کو اللہ تعالیٰ نے پاکباز قرار دیا ہے۔

صدیقہ کائنات اور مبارک شادی

۲ھ کا ماہ رمضان بیت گیا، شوال کا مہینہ آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر تمام مسلمان غزوہ بدر میں ملنے والی کامیابی وکامرانی سے شاداں وفرحاں تھے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر بسانے کا خیال آیا، ادھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں بھی یہ احساس پیدا ہوا اور یہ ان کی زندگی کے انتہائی قیمتی لمحات تھے کہ وہ خاتم الانبیاء علیہ السلام کی رفیقہ حیات بن کر ان کے گھر منتقل ہوں۔ حوالے کی تاریخی اور سیرت کی کتابوں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعے کی تفصیلات منقول ہیں جسے ہم آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی

[1] طبرانی کبیر (۲۳/ ۱۸۳) مجمع الزوائد (۹/ ۲۲۸)۔ الاستیعاب (۴/ ۴۳۳) البدایة والنهایة (۳/ ۲۲۱) السیرة الحلبیة (۲/ ۴۷۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اس سعادت اور خوشی کے دن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر انصار کے مرد وزن جمع تھے۔ ام رومان رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دو کھجوروں کے درمیان باندھے گئے جھولے میں بیٹھی جھولا جھول رہی تھیں۔ آپ کی والدہ نے وہاں سے انھیں اتارا۔ ان کے بال درست کیے، پانی سے منہ دھویا اور انھیں لا کر دروازے کے پاس کھڑی ہو گئیں۔ ان کا دل دھڑک رہا تھا۔ جب انھیں قدرے سکون حاصل ہوا تو گھر میں موجود انصاری خواتین کے پاس پہنچا دیا۔ ان میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ ① انھوں نے انھیں دیکھ کر خیر و برکت کی دعاء کی اور ام رومان رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے سپرد کر دیا۔

انصاری خواتین نے دلہن بنا کر انھیں دعائیں دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ پھر اس کے بعد گھر میں موجود تمام خواتین و حضرات چلے گئے۔ اس روز کوئی اونٹ یا بکری وغیرہ ذبح نہیں کی گئی۔ سیدنا سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا۔ کچھ آپ نے پیا اور کچھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نوش کیا۔ ②

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے شوال کا مہینہ بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ اسی وجہ سے وہ اس مہینے کو بہت زیادہ پسند کرتی تھیں۔ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ پسند کرتی تھیں کہ خواتین کی شادی شوال میں کی جائے۔

اس سلسلے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ملاحظہ ہو، آپ فرماتی ہیں:

((تَزَوَّجَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی شَوَّالٍ وَبَنٰی بِی فِی شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَآءٍ کَانَ اَحْظٰی عِنْدَہٗ مِنِّی)) ③

---

① نساء مبشرات بالجنة (۲/ ۲۰۵، ۲۳۳)۔

② صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشة رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۳۸۹۴) صحیح مسلم کتاب النکاح باب جواز تزویج الاب البکر رقم الحدیث (۱۴۲۲)۔ سنن ابن ماجة رقم الحدیث (۱۸۷۶)۔ نساء مبشرات بالجنة (۲/ ۲۱۷، ۲۱۸)۔ سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۵۰) الاستیعاب (۴/ ۳۴۷)۔

③ صحیح مسلم کتاب النکاح باب استحباب التزوج رقم الحدیث (۱۴۲۳) مسند احمد (۶/ ۵۴، ۲۰۶) ترمذی (۱۰۹۳) ابن حبان (۴۰۵۸) دارمی (۲۲۱۷) طبرانی (۲۳/ ۶۸، ۷۰)۔ سنن ابن ماجه (۱۹۹۰) طبقات ابن سعد (۸/ ۵۹)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شوال میں شادی کی اور شوال ہی میں میری رخصتی ہوئی۔ مجھ سے زیادہ نصیب والی آپ کی بھلا کون سی رفیقہ حیات ہوگی؟''

اس لیے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ماہ شوال بڑی خیر و برکت، شان و شوکت اور یادگار مہینہ تھا۔ بلکہ یہ ان کے حق میں فضل و احسان کا مہینہ تھا۔

صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہر بہت زیادہ نہ تھا بلکہ صرف پانچ سو درہم تھا۔ ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی ہر زوجہ محترمہ کے مہر کی مقدار بھی بیان کرتی ہیں۔ آپ سے ایک ثقہ راوی جلیل القدر تابعی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنا حق مہر باندھتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کا حق مہر ساڑھے بارہ اوقیے باندھا اور یہ پانچ سو درہم کے برابر بنتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کے لیے یہی حق مہر باندھا۔ ②

شادی کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس گھر میں منتقل ہوگئیں جو مسجد نبوی کے متصل ان کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اس گھر کی شان یہ ہے کہ یہاں وحی نازل ہوتی رہی۔ یہ گھر علماء و عظمائے امت کا گہوارہ ثابت ہوا اور یہاں سے پوری دنیا میں علم کا وافر حصہ پھیلا۔

اور یہاں پر ضروری ہے کہ یہ بھی عرض کر دیا جائے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اسی حجرے میں رسول اللہ ﷺ دفن ہوئے اور آپ کے جاں نثار ساتھی سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی حجرے میں دفن ہوئے اور آج تک وہ اسی گنبد خضرا میں محو استراحت ہیں۔ دنیا بھر کے لوگ مشرق و مغرب سے اس حجرے کی زیارت کے لیے کھچے کھچے چلے آ رہے ہیں۔ اور یہاں آ کر درود و سلام بھیجنے کو اپنے لیے بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ اس پاکیزہ خانہ نبوی کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزول اجلال کے بعد یہ شان و شوکت ملی کہ رسول اللہ ﷺ کی نگرانی میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی علمی و روحانی تربیت ہونے لگی تاکہ مسلمان ان سے اپنا دین حاصل کریں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان لمحات کو بڑی اہمیت دیتی تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ساری دنیا کی خواتین میں سب سے بڑھ کر فقیہ تھیں، حتی کہ تمام ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے علم

---

① صحیح مسلم کتاب النکاح باب الصداق رقم الحدیث (۱۴۲۶)۔

② ترمذی رقم الحدیث (۱۰۶۲)۔ مسند ابو یعلی (۲۷۵۲)۔ طبرانی (۱۲۸۸۰)۔ سنن البیہقی (۴/ ۶۸)۔ مسند احمد (۱/ ۳۳۵) تحفۃ الاشراف (۴/ ۷۰)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفضل میں آپ بڑھ کر تھیں۔

صدیقہ کائنات پاکیزہ خانہ نبویؐ میں

نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے تمام گھروں پر سعادت کا پھریرا لہراتا رہا۔ باوجود اس کے کہ کئی کئی دن اور کئی کئی ہفتے ایسے ہی گزر جاتے کہ کسی چولہے میں آگ نہ جلتی، تمام اہل خانہ کھجور اور پانی کو نوش جان کرتے۔

جب تک دل میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی یاد بسی رہے زندگی خوشگوار گزرتی ہے۔ خواہ مالی طور پر کتنی ہی تنگ دستی کیوں نہ ہو۔

عظیم حوصلے کے مالک حبیب کبریا علیہ السلام کی شفقت اور محبت میسر آئے تو زندگی تو خوشگوار اور باغ و بہار ہو ہی جائے گی، ذرہ برابر مال و دولت کے نہ ہوتے ہوئے بھی اس بابرکت گھر میں رہنے والوں کا دنیا کی تکیل پر ہاتھ تھا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہر طرح کی اعلیٰ وارفع شان وشوکت سے آراستہ و پیراستہ تھیں۔ عزت، شرافت، فضیلت، سخاوت، زہد وتقویٰ، غرض کہ ہر خوبی میں انھیں کمال حاصل تھا۔ ان کی روشن تاریخ بتاتی ہے کہ انھیں یہ کمالات خانہ نبوی سے حاصل ہوئے اور زندگی کے آخری لمحات تک وہ ان خوبیوں سے آراستہ رہیں۔

اب ہم ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی قدرے گہرائی میں اتر کر دیکھتے ہیں۔ اب ہم ان کی اجازت سے اس پاکیزہ گھر میں قدم رکھتے ہیں جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے توفیق ارزانی کی برکھا برسائی۔ اس گھر کو ہم توفیق الٰہی کا محور بھلا کیوں نہ کہیں، کیونکہ اس میں جلوہ افروز ہستی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نام ہی رسول اللہ ﷺ نے مُوَفَّقه رکھ دیا تھا کہ یہ ایک ایسی عظیم المرتبت خاتون ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمہ پہلو توفیق عطا کی ہوئی ہے۔

اب ہم اس حجرہ نبویہ میں داخل ہوتے ہیں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے خاص تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے پہلے دن سے یہ دلی خواہش تھی کہ وہ پاکیزہ خانہ نبوی میں اور نبی کریم رسول اللہ ﷺ کے مبارک دل میں وہ مقام حاصل کرلیں جو ان سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حاصل تھا۔ لیکن سب وفاداروں سے بڑھ کر وفا کرنے والے رسول اللہ ﷺ نہایت درجہ مخلص تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مقام ومرتبہ کو کوئی دوسری خاتون نہ پہنچ سکی۔ ان کی تو شان ہی نرالی اور انوکھی تھی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پہلے خانہ نبوی میں سودہ بنت زمعہ العامریہ رضی اللہ عنہا آپ کی رفیقہ حیات بن کر آ چکی تھیں اور وہ جوانی کی عمر سے متجاوز ہو چکی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ وحی الٰہی کی بنا پر انھیں سہارا دینے کے لیے حکمت محمدیہ اور شفقت کے نتیجے میں شادی کی تھی، اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر کائنات میں بھیجا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے سرتاج سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت کرتی تھیں۔ اور ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو، جیسا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تھا۔ لیکن دن یونہی گزرتے گئے اور ان کے نرینہ اولاد نہیں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی بہن کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی مناسبت سے اپنی کنیت رکھ لے۔ لہٰذا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اسی مناسبت سے ام عبداللہ کنیت رکھ دی گئی۔

صدیقہ کائنات اور شفقت نبویؐ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی رس بھری ان یادداشتوں اور قلبی احساسات کو تاریخ کے صفحات میں محفوظ کر دیا جو خانہ نبوی میں ازدواجی زندگی کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہداشت، آپ کی شفقت ومحبت اور لطف وکرم سے تعلق رکھتی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایسے لطف وکرم اور شفقت بھرے لہجے سے پیش آئے کہ جن کی محبت نے والدین کی شفقت کو بھلا دیا۔ انھیں اپنے گھر میں گڑیوں سے کھیلنے سے نہیں روکا، جس طرح وہ اپنی عادت کے مطابق اپنے ماں باپ کے گھر میں کھیلا کرتی تھیں۔ بعض اوقات ان کی چھوٹی عمر کی سہیلیاں گھر میں آ جاتیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرماتی ہوئی پردے کے پیچھے سے گھر میں داخل ہوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے دیتے تاکہ وہ ان سے کھیل سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جانتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان سہیلیوں کے آنے سے خوش ہوتی ہیں۔ بخاری شریف میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ میری سہیلیاں آ جاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے۔ تو وہ میرے گھر میں کھیلتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخوشی اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اجازت دیتے۔ ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں لڑکیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی آپ نے پوچھا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ گھوڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کے تو پر نہیں ہوتے۔ میں نے کہا کیوں کیا سلیمان (علیہ السلام) کے گھوڑوں کے پر نہیں تھے؟ ② یہ سن کر آپ ہنس پڑے۔

رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نوعمری کی قدر کرتے تھے۔ اس عمر میں بچیاں کھیل کود میں دلچسپی لیتی ہیں۔ آپ ممانعت نہیں کرتے تھے۔ اسی لیے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تمام ماں باپ کو نصیحت کرتی ہیں کہ اس پہلو کا خاص خیال رکھا کریں۔ نوعمر بچیوں کا تصور کرو! وہ کھیلنے میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ آپ اسی حساب سے ان کا خیال رکھیے (اور ان کی زیادہ روک ٹوک نہ کیا کریں۔)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حبشیوں کو مسجد میں نیزہ بازی کے کھیل میں مصروف دیکھ کر خوش ہوتیں۔ محدثین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، فرماتی ہیں:

حبشہ سے ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ لوگ مسجد میں کھیلنے لگے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مجھے چادر سے پردے میں کر رہے ہیں۔ تا کہ میں پردے کی اوٹ سے انھیں کھیلتا دیکھ سکوں، اور آپ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ مجھ نوعمر کھیل میں دلچسپی رکھنے والی کا جی نہ بھر گیا۔ ③

اس طرح حبیب کبریا علیہ السلام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے پہلے سالوں میں ان کی خوشی کو

---

① صحیح البخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس رقم الحدیث (۶۱۳۰) صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب فضائل عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۲۴۴۰)۔ مسند احمد (۶/ ۲۳۴) طبقات ابن سعد (۸/ ۶۱)۔

② سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۴۹۳۲)۔ نسائی کبریٰ رقم الحدیث (۸۹۰۱) سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۵۰، ۱۵۱) نساء مبشرات بالجنۃ (۲/ ۱۵)۔

③ صحیح البخاری کتاب العیدین باب اذا قامۃ العید رقم الحدیث (۹۸۸، ۳۵۲۹، ۳۵۳۰)۔ صحیح مسلم کتاب صلاۃ العیدین باب الرخصۃ فی اللعب رقم الحدیث (۸۹۲) ابن حبان (۵۸۷۱) سنن البیہقی (۷/ ۹۲، ۱۰/ ۲۲۴) مسند احمد (۶/ ۸۴، ۸۵، ۱۶۶، ۲۷۰)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش نظر رکھا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ طرز عمل تھا کہ وہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش دیکھ کر خوش ہوا کرتے تھے۔ بسا اوقات یوں ہوتا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لاتے تو دیکھتے کہ بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی آواز سے گفتگو کر رہی ہے۔ آپ یہ منظر دیکھ کر ناراض ہوتے اور کہتے: بیٹی! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچی آواز میں باتیں کر رہی ہو؟

بعض اوقات تو آپ کو اتنا غصہ آتا کہ بیٹی کو تھپڑ رسید کرنے لگتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے درمیان حائل ہو جاتے۔ تو یہ صورت حال دیکھ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گھر سے چلے جاتے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا افسردہ ہو جاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں خوش کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ فرماتے: عائشہ! ذرا اس پر غور کرو کہ میں صورت حال کو سنبھالنے کے لیے تیرے ابا جان اور تیرے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔ یہ بات سن کر آپ خوش ہو جاتیں۔

بعض اوقات سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر آنے کے لیے اجازت طلب کرتے تو کیا دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کسی بات پر خوشی سے ہنس رہے ہیں، تو آپ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوتے اور فرماتے کہ مجھے بھی اپنی خوشی میں شریک کیجیے تو دونوں میاں بیوی ہنستے ہوئے کہتے کہ ضرور! آپ بھی شریک ہو جائیں۔ [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بہت سے پہلوؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ساتھ شفقت، محبت اور ہمدردی کا رویہ دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ بھی لگاتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آپ سے آگے نکل گئی۔ پھر ایک دفعہ جب مجھ پر موٹاپا طاری ہوا اور دوڑ لگائی تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! یہ پہلی دوڑ کا بدلہ ہوا۔ [2]

---

[1] سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما جاء فی المزاح رقم الحدیث (۴۹۹۹)۔ مسند احمد (۴/ ۲۷۲)۔ سنن الکبریٰ۔ نسائی (۹۱۵۵)۔ مسند البزار (۲۵۴۹)۔ ابن قانع فی معجم الصحابۃ (۳/ ۱۴۴) سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۳۱)۔

[2] سنن الکبریٰ نسائی (۸۹۴۲)۔ سنن ابن ماجۃ (۱۹۷۹)۔ مسند احمد (۶/ ۳۹) ابن حبان (۴۶۹۱)۔ طبرانی کبیر (۲۳/ ۱۲۵) مسند الحمیدی (۲۶۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقہ کائنات اور جہاد

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اسلام میں خواتین کے لیے جملہ احکامات ان کی جبلت، عادت، طبیعت، عقل و دانش اور جسمانی ساخت کو پیش نظر رکھ کر نازل کیے گئے ہیں تاکہ اسلامی معاشرے میں رہتے ہوئے ان کے لیے عمل کرنا آسان ہو۔ جہاد کے میدان میں عورت کی مشارکت اس کی صلاحیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مباح قرار دی گئی ہے۔ میدان جہاد میں خواتین کو بیماروں کی تیمارداری، زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کو کھلانے پلانے کی ذمے داری سونپی جاتی ہے، اور عملی طور پر عورت کی رو برو لڑائی میں مشارکت اضطراری حالت میں ہوتی ہے، جیسا کہ سیدہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعبؓ نے غزوہ احد میں باقاعدہ لڑائی میں شرکت کی [1] اور وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے دشمن کی صفوں میں گھس کر انھیں تہ تیغ کرنے لگیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جہاد کے میدان میں بہت زیادہ حصہ لیا۔ غزوات رسول میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے قابل قدر کارنامے سرانجام دیے۔ غزوہ احد میں بھی انھوں نے مجاہدین کو پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمات سرانجام دیں۔ ان کے ساتھ غزوہ احد میں ام سلیم بنت ملحان انصاریہ رضی اللہ عنہا بھی برابر کی شریک تھیں۔ بلکہ غزوہ احد میں لشکر اسلام میں چودہ جلیل القدر صحابیات شریک ہوئیں۔ اور ان خواتین عالم کی سردار سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ اس کے علاوہ ام ایمن حبشیہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی لشکر میں شامل تھیں۔ [2]

جب لڑائی نے زور پکڑا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے زخمی مجاہدین کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنا چشم دید منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ بنت ابی بکر اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ دونوں بڑی تندہی سے زخمی مجاہدین کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ اپنی کمر پر مشکیزے اٹھائے ہوئے بڑی تیز رفتاری سے پانی بھر کر زخمی مجاہدین کو پلا رہی ہیں۔ میدان جہاد میں یہ عمل انھوں نے بار بار دہرایا۔ [3]

---

[1] نساء من عصر النبوۃ (۱/ ۶۹، ۷۷)۔ [2] نساء من عصر النبوۃ (۲/ ۱۵۰۵)۔

[3] صحیح البخاری کتاب المغازی باب اذ همت طائفتان منکم رقم الحدیث (۴۰۶۴) صحیح مسلم کتاب الجهاد باب غزوۃ النساء مع الرجال رقم الحدیث (۱۸۱۱) مسند ابی یعلی (۳۹۲۱) مسند ابی عوانة (۴/ ۳۱۹)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہ احد میں جب معرکہ آرائی اپنے اختتام کو پہنچی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا صورت حال کا جائزہ لینے کی طرف متوجہ ہوئیں۔ وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہند بنت عمرو بن حرام رضی اللہ عنہا سے ملیں وہ ایک اونٹ کو ہانکے لے جارہی تھیں [2] جس پر ان کے خاوند عمرو بن جموح کے بیٹے خلاد بن عمرو بن جموح اور ان کے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہما کے لاشے لدے ہوئے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کوئی نئی خبر؟ انھوں نے کہا سب بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح سالم ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے ہمیں بڑی سے بڑی مصیبت بھی معمولی دکھائی دیتی ہے۔ اللہ نے بہت سے اہل ایمان کو شہادت کے درجے پر فائز کر دیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یہ کون ہیں؟

سیدہ ہندؓ نے کہا: یہ میرے بھائی، بیٹے اور خاوند کی لاشیں ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سیدہ انھیں کہاں لے جارہی ہو؟

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے کہا: میں انھیں مدینہ منورہ لے جارہی ہوں۔ وہاں انھیں دفن کروں گی۔

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا نے اپنے اونٹ کو ہنکارا تو وہ بیٹھ گیا، پھر انھوں نے اسے ڈانٹا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا جب اس کا رخ مدینے کی طرف کیا تو وہ بیٹھ گیا، بار بار انھوں نے اونٹ کو مدینے کی راہ پر چلانے کی کوشش کی لیکن جونہی اس کا رخ مدینے کی طرف کرتیں وہ بیٹھ جاتا۔ تھک ہار کر جب انھوں نے اونٹ کا رخ احد پہاڑ کی طرف کیا تو اونٹ تیزی سے چلنے لگا۔ سیدہ ہند رضی اللہ عنہا اسے لے کر نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ اس پر لدی ہوئی شہداء کی لاشوں کو دیگر شہدائے احد کے ساتھ آپ دفن کر دیں۔ دفن کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ یہ سب شہداء جنت میں اکٹھے گئے ہیں۔ [2]

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جہاد کا سفر جاری رکھا۔ غزوۂ احزاب میں بھی مجاہد خواتین کے ساتھ شریک جہاد ہوئیں۔ قلعے سے آپ دیگر خواتین اور بچوں کے ساتھ نیچے اتریں اور لشکر اسلام کی اگلی صفوں میں شامل ہوئیں اور اس باغیچے میں جا داخل ہوئیں جہاں مسلمانوں کا جم غفیر جمع تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ انھوں نے سیدہ

---

① نساء من عصر النبوة (۲/ ۵۷، ۶۵) رجال مبشرون بالجنة (۲/ ۶۵، ۹۴)۔

② نساء من عصر النبوة (۲/ ۶۴،۶۳) سيدة الحلبية (۲/ ۲۵۸) المغازی (۱/ ۲۶۵، ۲۶۶)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیگر خواتین کے ہمراہ دیکھ کر طبعی طور پر ناگواری کا اظہار کیا اور انھوں نے قدرے تلخ لہجے میں خواتین کی شمولیت کو نامناسب قرار دیا۔ یہ انداز دیکھ کر سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا:

اے عمر! تمھارے رویے پر بڑا افسوس ہے! یہ معزز خواتین تو اللہ کی رضاء حاصل کرنے کے لیے میدان جہاد میں نکلی ہیں۔ ①

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تلخ کلامی کو بہت زیادہ محسوس کیا اور دوبارہ قلعہ میں تشریف لے گئیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی مدد کی اور ایسے غیبی لشکر بھیج دیے جو کسی کو دکھائی نہیں دیتے تھے۔ دشمن کی فوج بکھر گئی، اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور وہ گھبراتے ہوئے سر پر پاؤں رکھ کر اسی طرف بھاگ گئے جہاں سے آئے تھے۔

۶ھ میں اس لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے کے لیے قرعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا جس نے مریسیع کے مقام پر قبیلہ بنو مصطلق کے ساتھ نبرد آزما ہونا تھا۔ اس غزوہ کے دوران میں وہ ہولناک واقعہ پیش آیا جس نے ہر مسلمان مرد و زن کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس سے پہلے مسلمانوں کو اس نوعیت کے اذیت ناک حادثے کا کبھی بھی سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس میں منافقین کی طرف سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کی دسیسہ کاری کی گئی جن کے دلوں میں ایک عرصے سے حسد، بغض اور کینہ پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ اور انھیں ان یہودیوں کی پشت پناہی حاصل تھی جن کے سینے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کینے اور حسد کی آگ سے جل رہے تھے اور خاص طور پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو نشانہ بنانے کے درپے تھے۔

صدیقہ کائنات، آزمائش اور انعام

اس بہتان کی آزمائش جسے منافقین اور شر پسند عناصر نے اپنی گھٹیا کمین گاہوں میں اختراع کیا، مسلمانوں نے بڑے حوصلے کے ساتھ اس کا سامنا کیا اور انتہائی صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ انھوں نے اس فتنے کی بھڑکنے والی آگ کے شعلے کی تپش کو برداشت کیا۔

---

① مسند احمد (۶/ ۱۴۲)۔ ابن حبان (۷۰۲۸)۔ طبرانی کبیر (۵۳۳۰)۔ طبقات ابن سعد (۳/ ۴۲۱، ۴۲۳)۔ البدایة والنهایة (۴/ ۱۲۳) تاریخ الاسلام للذهبی (المغازی ص ۳۲۱، ۳۲۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو اچانک اس ہولناک صورت سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کے لیے دفعۃً ایک ایسی صورت حال پیدا ہوگئی کہ نہ پائے ماندن اور نہ جائے رفتن۔ انھیں اس الجھن کی کوئی سلجھن دکھائی نہ دے رہی تھی کہ کریں تو کیا کریں، جائیں تو وہ کہاں جائیں۔

میرا یقین ہے کہ تقدیر الٰہی اور تدبیر ربانی نے یہ چاہا کہ اس مسلم معاشرے کی صاف ستھری معاشرتی زندگی کے لیے ایک عمدہ سبق کا سامان مہیا کیا جائے جس معاشرے کا مرکزی مقام وہ خانہ نبوت تھا جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر قسم کی آلائش سے پاکیزہ اور صاف ستھرا بنا دیا تھا۔ اس حادثے کا آغاز تو ایک آزمائش سے ہوا لیکن اس کا انجام انعام الٰہی کی صورت میں سامنے آیا۔ کیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انعام ہوسکتا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر باندھے گئے بہتان کا حادثہ بلاشبہ ایک بری تدبیر اور ایک گھناؤنی سازش تھی۔ منافقین کی یہ چال تھی کہ پاکیزہ اور صاف ستھرے مسلم معاشرے کو آلائشوں کی دلدل میں دھکیل دیا جائے۔ ایک سازش کے تحت معاشرے میں طرح طرح کی باتیں پھیلائی گئیں۔ بھانت بھانت کی بولیاں سننے میں آئیں۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔ وہ بھی اس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے متعلق کہ جن پر زمانہ جاہلیت میں کوئی معمولی سا بھی عیب نہ لگایا جا سکا۔ انھیں اسلام میں نبیٔ اسلام کے ساتھ اور اسلام کے گھر میں داغدار کرنے کی گھناؤنی سازش کی گئی۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ کس قدر بڑا بہتان تھا جسے منافقین نے اختراع کیا اور سازشی ٹولے نے نہ صرف پاکیزہ مسلم معاشرے میں تخلیق کیا بلکہ انھوں نے پاکیزہ خانہ نبوی میں نقب لگائی۔ یہ وہ عظیم الشان اور عزتوں کا گہوارہ گھر ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر قسم کی آلائش سے پاک کر دیا تھا۔

ہماری معلومات کے لیے قرآن حکیم کے ساتھ چند روشن لمحات آتے ہیں جس کے آگے اور پیچھے باطل کا گزر نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ہمارے لیے حدیث نبوی کے ساتھ روشن کرنوں کی مانند چند ضیاء ریز لمحات آتے ہیں۔ جس میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عزت وتوقیر کو بہتان لگنے سے پہلے اور اس کے بعد بام عروج تک پہنچا دیا تھا۔

آیئے! اب ہم اپنے احساسات و جذبات کو قدرے تیز کرتے ہیں اور اس علیم وخبیر کے کلام کے آگے کھڑے ہو کر غور سے سنتے ہیں جس نے منافقین کی مٹھی بھر جماعت کو ذلیل و خوار کر دیا۔ اور انھیں دور نبوت میں پاکیزہ اسلامی معاشرے سے بال کی کھال کی طرح باہر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال پھینکا، جس نے ان کی شخصیت کو پگھلا کر رکھ دیا، تا کہ اسلامی معاشرہ تمام تر آلائشوں سے پاک صاف ہو جائے اور اس کی خوشبو چہار سو پھیل جائے۔

صدیقہ کائنات اور حاسدوں کا حسد

مسلمان، حبیب کبریا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں معرکہ بنی مصطلق سے کامیاب و کامران فارغ ہوئے۔ مسلمانوں نے مصطلقی لشکر پر فتح حاصل کر لی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی پے در پے کامیابیوں نے منافقوں کے دلوں میں غیظ و غضب اور کینہ و حسد کی آگ بھر دی تھی۔ غصہ ان کے حلقوں میں اٹکا ہوا تھا۔ ایسے مواقع پر جو کچھ وہ کہنا چاہتے تھے وہ کہہ نہیں سکتے تھے۔ وہ پردوں کی اوٹ میں کھسر پھسر کرتے رہتے تھے۔ بہادری سے بالکل تہی دامن تھے، خصوصاً لڑائی سے تو ان کی جان جاتی تھی اور میدان قتال سے تو وہ اپنے آپ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔

جب وہ بدمعاش یہودیوں سے ملتے تو انھیں یہ تاثر دیتے کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں۔ اسلام کا تو ہم ویسے ہی نام لیتے ہیں، مسلمانوں سے ہماری کوئی ہمدردی نہیں۔ جب مسلمانوں کو فتحیاب دیکھتے تو ان سے مل کر کہتے کہ ہماری تمام تر ہمدردیاں تمھارے ساتھ ہیں، تمھاری کامیابی ہماری دلی تمنا تھی، فتح و نصرت کی خوشی دیکھنے کے لیے ہم نے دن رات ایک کر دیا ہے۔ لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ منافقین کے کردار کو ان الفاظ میں طشت از بام کرتے ہیں:

﴿ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ ﴾ (التوبہ: ۹/ ۵۶)

”وہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں۔ حالانکہ وہ تم سے نہیں ہیں بلکہ وہ تو ڈرپوک قوم ہے۔“

قرآن حکیم نے منافقین کا ایک اور کردار بھی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ ﴾ (التوبہ: ۹/ ۵۷)

”اگر وہ کوئی جائے پناہ، کوئی غار یا کوئی سر گھسانے کی جگہ دیکھ لیں تو ابھی اس کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف دوڑ بھاگیں گے۔"

سازشی ٹولے کا قائد، بڑے بڑے منافقوں کا سردار، بدمعاش بہتان طرازوں میں سب سے بڑھ کر بدمعاش، عبداللہ بن ابی ابن سلول تھا۔ جس نے یہ ہولناک سازش گھڑی۔ جس نے نفاق اور فسق و فجور کے ماحول میں کائنات کی سب سے بڑھ کر پاکیزہ فطرت خاتون جس کی پاکیزگی کا تذکرہ قرآن و حدیث میں بھی کیا گیا، صدیقہ بنت صدیق حبیب کبریا کی محبوب نظر رفیقہ حیات، سید البشر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بہتان تراشا اور سرتا پا جھوٹی باتوں کو معاشرے میں پھیلایا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ جس نے اس بہتان کی پشت پناہی کی وہ فاجر و فاسق منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔ اللہ اسے دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کرے! یہ ایک ایسی گھناؤنی سازش تھی، ایک ایسا قبیح جرم تھا اور ایک ایسی شیطانی چال تھی کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت شامل حال نہ ہوتی تو مسلم معاشرے میں نہ پر ہونے والا شگاف پڑ جاتا اور مسلمانوں کی کمر ٹوٹ جاتی۔

صدیقہ کائنات اور بہتان کی شدت

بہتان کا ہولناک حادثہ ایک اندھے فتنے کی صورت اختیار کر چکا تھا جس نے مسلمانوں کی چولیں ہلا کر رکھ دی تھیں۔ لوگوں کی اس ظالمانہ بہتان کے بارے میں مختلف آراء تھیں۔ کچھ لوگوں نے چپ سادھ لی تھی۔ انھیں اس دہشت زدہ ماحول میں کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کیا کہیں؟ اور بعض نے کھل کر اس کو منافقین کی دسیسہ کاری کی قبیح حرکت اور گھناؤنی سازش قرار دیا۔ بعض لوگوں نے سیدہ طاہرہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزگی بیان کرنے کے حوالے سے چشم پوشی اختیار کی۔

اس بڑے حادثے اور بلا کی مصیبت کا انجام کیا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ کو بھی اس کے بارے میں کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ اس کا کیا بنے گا؟ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان ناگفتہ بہ حالات کا کمال صبر و تحمل سے سامنا کیا۔ آپ کی ہر ممکن کوشش یہ تھی کہ مسلم معاشرہ فتنہ و فساد کی تیز آندھیوں سے بچا رہے اور جہالت کے پروردہ سازشی لوگوں کی مکارانہ چالوں کی دست برد سے بچا رہے۔

اس خطرناک حادثے اور ہولناک واقعے نے ام المومنین زوجہ سید المرسلین حبیب کبریا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کی منظور نظر رفیقہ حیات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ان کے والدین اور خاندان کی نیندیں اڑا دی تھیں۔ اس خوفناک حادثے نے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے سوتے خشک کر دیئے تھے۔ لیکن اس نازک ترین موقع پر اللہ تعالیٰ نے براءت کی آیات نازل کر کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر خاص اور مسلمانوں پر عمومی انداز میں فضل و کرم کیا اور ان کی غمی کو خوشی میں بدل دیا۔ غم و اندوہ کے بادل چھٹ گئے اور مصیبت ٹل گئی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن حکیم کی ان آیات پر مشتمل وحی نازل کی جن میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا اعلان تھا۔ یہ تو آپ کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اس سلسلے میں آسمان سے قرآنی آیات نازل ہوں گی۔ کبھی کبھی دل میں یہ خیال آتا تھا کہ شاید ام المومنین فقیہہ طاہرہ صدیقہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کے بارے میں آپ کو نیند کی حالت میں خواب کے ذریعے آگاہ کیا جائے گا۔

لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہمہ پہلو شان وشوکت کو سر بلند کرنے، اہل بیت میں آپ کے مقام ومرتبہ کو اونچا کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر میں جو آپ کی اہمیت تھی اس میں مزید اضافہ کرنے کے لیے ان کی شان میں قرآنی آیات نازل کیں۔

آئندہ عبارت میں ہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی اس حادثے کی مکمل روداد نہایت فصیح و بلیغ اسلوب بیان میں دیکھیں گے۔ بلاشبہ یہ حدیث کے میدان میں ایک ادب پارہ ہے۔ نہایت عمدہ ادبی اسلوب میں یہ پورا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

صدیقہ کائنات اور مؤقف کا آغاز

پاکیزہ خانہ نبوی میں جس حادثے نے ہلچل مچا دی تھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تفصیل کے ساتھ اس کی روداد بیان کرتی ہیں، جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے بڑی شرح وبسط کے ساتھ اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں تقریباً ایک مہینہ بیمار رہی۔ لوگ بہتان تراشی کرنے والے لوگوں کی چہ میگوئیاں سن رہے تھے۔ بیماری کی حالت میں جو چیز مجھے کھٹک رہی تھی وہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے ساتھ رویہ بدلا ہوا تھا۔ میں آپ کی طرف سے وہ مشفقانہ طرز عمل نہیں دیکھ رہی تھی جو آپ پہلے ایسے مواقع پر اختیار کیا کرتے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے اور روکھے پھیکے انداز میں حال احوال پوچھ کر چلے جاتے۔ مجھے اس رویے سے شک تو ہوتا لیکن اس شر کا مجھے احساس تک نہ تھا جو میرے بارے میں مدینے کی فضا میں پھیل چکا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا واقعہ کی تفصیلات بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں:

مجھے ام مسطح رضی اللہ عنہا نے بہتان تراشی کرنے والوں کی شرارت سے آگاہ کیا۔ اپنے بارے میں یہ باتیں سن کر میرے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ میری بیماری میں اضافہ ہوگیا۔ میں سارا دن روتی رہی۔ آنسو تھمنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ آنکھوں سے نیند اڑ چکی تھی۔ والدین میرے پاس تھے۔ میں مسلسل دو راتیں اور ایک دن روتی رہی۔ آنسو رکتے نہیں تھے۔ نیند آتی نہیں تھی۔ میں نے یہ خیال کیا کہ یہ رونا دھونا میرے جگر کو چھلنی کر دے گا۔

ایک روز میرے والدین میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ سلام کیا پھر آپ بیٹھ گئے۔ جب سے میرے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں آپ میرے پاس بیٹھتے نہیں تھے۔ مہینے بھر سے میرے بارے میں آسمان سے کوئی وحی بھی نازل نہیں ہوئی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے بیٹھتے ہی یہ ارشاد فرمایا: اے عائشہ! مجھ تک یہ یہ باتیں پہنچی ہیں۔ اگر تو ان سے بری ہے تو عنقریب اللہ تجھے ضرور بری کر دے گا اور اگر تجھ سے کسی گناہ کا ارتکاب ہوا ہے تو اللہ سے معافی مانگ لے اور توبہ کر لے کیونکہ جب کوئی بندہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے بات پوری کر لی تو میرے آنسو تھم گئے۔ مجھے یوں لگا جیسے آنکھوں سے کبھی آنسو ٹپکے ہی نہیں۔ میں نے ابا جان سے کہا کہ میری طرف سے آپ رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں۔ میرے ابا جان نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔

میں نے اپنی امی جان سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کی بات کا جواب دیں۔ انھوں نے بھی یہ کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقہ کائنات، براءت کی گواہی اور خوشی کا آغاز

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دل میں غم و اندوہ کی پرچھائیاں پڑ چکی تھیں لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ ماں باپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بات کرنے سے ہچکچا رہے ہیں، دونوں میں سے کسی نے میرے بارے میں ایک بات بھی نہیں کی۔ گویا میں ان سب کے نزدیک قابل عتاب ہوں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ معاملہ اللہ علیم وخبیر کے سپرد کر دیا تاکہ وہی اس کو حل کرے اور وہی خانہ نبوی اور خانہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آلائشوں اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ کرے۔

اب ہم اس واقعے کی باقی روداد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عنقریب ام المومنین کو کس طرح خوشیوں کے دن دکھلانے والا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث براءت بیان کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ میں ابھی نو عمر تھی اور قرآن کریم بھی ابھی زیادہ نہیں پڑھی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! جو کچھ آپ نے میرے بارے میں سن رکھا ہے میرے علم کے مطابق وہ آپ سب کے دل میں گھر کر چکا ہے اور آپ سب ان باتوں کو سچ مانتے ہیں۔ اس موقع پر اگر میں یہ کہوں کہ میں بالکل بری ہوں (بے گناہ اور بے قصور ہوں) تو مجھے سچا نہیں مانو گے اور اگر میں اس جرم کا اعتراف کرلوں جو اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم مجھے سچا مان لوگے۔ اللہ کی قسم! اس موقع پر تو میں سیدنا یوسف علیہ السلام کے والد محترم کی بات ہی کہوں گی:

﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝﴾ (یوسف: ۱۲/ ۱۸)

یہ بات کہہ کر میں اٹھی اور بستر پر لیٹ گئی۔ اللہ جانتا ہے کہ میں اس وقت بالکل بری تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ مجھے ضرور بری کرے گا۔ لیکن اللہ کی قسم یہ میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری شان میں ایسی وحی نازل کرے گا جو قیامت تک پڑھی جائے گی۔ میں تو اپنے تئیں یہ سمجھتی تھی کہ میں کہاں اور میرے بارے میں کلام الٰہی کہاں!

میں تو یہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری براءت کے بارے میں خواب میں ضرور کچھ دیکھ لیں گے۔ خواب کے ذریعے اللہ مجھے بری کردے گا۔ اللہ کی قسم! ہوا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہاں بیٹھے تھے۔ گھر والے بھی ابھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر وحی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہونے لگی۔ سردی کے موسم میں بھی آپ پسینے سے شرابور ہو گئے۔ پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح گرنے شروع ہوئے۔ وحی کے بوجھ کی وجہ سے آپ پر ایسی کیفیت طاری ہوا کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہو گئی تو مسکراتے ہوئے اٹھے۔ آپ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ آپ کی زبان مبارک سے پہلی بات یہ نکلی:

''عائشہ! مبارک ہو! اللہ نے تجھے بری کر دیا ہے۔''

میری امی جان نے کہا: عائشہ! اٹھو اور ان کا شکریہ ادا کرو۔ میں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! میں (شکریہ ادا کرنے کے لیے) اٹھ کر ان کے پاس نہیں جاؤں گی۔ میں تو آج اپنے رب کریم کا شکر ادا کروں گی جس نے میری عزت کی لاج رکھ لی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی، [1] میری براءت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دس آیات نازل کیں:

﴿ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۚ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ ... وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ وَلْيَعْفُوْا

---

[1] صحيح البخارى كتاب المغازى باب حديث الافك رقم الحديث (۴۱۴۱) صحيح مسلم كتاب التوبة باب فى حديث الافك رقم الحديث (۲۷۷۰) مصنف عبدالرزاق (۹۷۴۸)۔ ابن حبان (۴۲۱۲) طبرانى كبير (۲۳/ ۱۳۳)۔ سنن البيهقى (۱۰/ ۴۱)۔ ابو يعلى (۴۹۲۷)۔ ترمذى (۳۱۸۰)۔ سنن ابى داؤد (۴۰۰۸، ۵۲۱۹)، زاد المعاد (۱/ ۱۶۱)، البداية و النهاية (۳/ ۱۶۰، ۱۶۳)۔ سير اعلام النبلاء (۲/ ۱۵۳، ۱۵۹)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلْيَصْفَحُوا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

''اے مسلمانو! جن لوگوں نے جھوٹی تہمت پھیلائی وہ تمھارے ہی اندر کی ایک جماعت ہے۔ لیکن اس واقعے کو تم اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھاری آزمائش کے لیے بہتر ہوا۔ تم میں سے جس نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس کی سزا بھگتے گا، اور جس نے اسے پھیلانے میں بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جب تم لوگوں نے یہ تہمت سنی تو مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے ہی بہن بھائیوں کے بارے میں نیک گمان کیوں نہ کیا؟ اور کیوں نہ کہا کہ ''یہ تو صریح بہتان ہے۔'' اور الزام لگانے والے کیوں چار گواہ نہ لائے، جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم مسلمانوں پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس معاملے میں تم پڑ گئے تھے اس کے باعث تم پر کوئی بڑی آفت آ جاتی۔ جب تم اپنی زبانوں سے جھوٹی تہمت نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمھیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے ایک معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات تھی۔ کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ ''ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات منہ سے نکالیں۔ معاذ اللہ! یہ بہت بڑا بہتان ہے۔'' اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا اگر تم مؤمن ہو۔ اللہ اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کا چرچا ہو ان کے لیے دنیا اور آخرت میں درد ناک سزا ہے۔ اور یاد رکھو! اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ نرمی کرنے والا اور مہربان ہے تو تم پر کوئی آفت نازل ہو جاتی۔''

اس طرح اللہ تعالیٰ نے خانہ نبوی پر کشادگی اور خوشحالی نازل کر دی اور اسے غم واندوہ سے نجات عطا کر دی۔ اسی طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اپنا فضل و کرم کیا اور انھیں غم و اندوہ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذیت ناک پریشانی سے بچا لیا۔ اسی طرح تمام اہل ایمان کے گھروں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی جن گھروں پر المناک حادثے نے غموں کے پہرے بٹھا رکھے تھے اور منافقین کے خبث باطن کی وجہ سے جن کا جینا دوبھر ہو چکا تھا۔

سورۂ نور کی گیارھویں آیت سے لے کر بیسویں آیت تک غور کرنے والا جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کی روشنی میں غور کرتا ہے تو وہ آسانی سے اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کے گھرانے اور مسلم معاشرے پر بہت بڑا فضل وکرم ہے۔ یہ آیات نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول علیہ السلام کو ایک بہت بڑی آزمائش سے بچا لیا۔ آپ کو ڈھارس بندھائی اور دل کو تسلی دی، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی ناک خاک آلود کی اور اہل بیت کے دشمنوں کو ذلیل وخوار کیا۔

جس طرح اہل بیت سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آلائش کو دور کر کے انھیں پاک وصاف کر دیا، اسی طرح دشمنان دین یعنی منافقین کی دسیسہ کاریوں کو طشت از بام کر کے انھیں ذلیل وخوار کیا۔ وہ یہ منظر دیکھ کر اپنی بغلیں جھانکتے رہ گئے۔ منافقین اور سازشی لوگوں کے دلوں کی بیماری آشکار ہوگئی۔ اس سے حبیب کبریا سیدنا محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ کی عزت وتوقیر اور عظمت کو چار چاند لگ گئے۔ آیات قرآنیہ کے نازل ہونے سے منافقین کی طرف سے بہتان تراشی کی قلعی کھل گئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام ومرتبہ اور زیادہ بلند ہوا۔ بلاشبہ یہ اس ذات کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا جو رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں سے زیادہ پسندیدہ تھی، ان کی عزت اور شرف میں اضافہ ہوا اور فاسقوں، فاجروں اور منافقوں کو ذلت ورسوائی اور بدنامی کے سوا کچھ نہ ملا۔

اس بہتان تراشی کے واقعے کو بعض مستشرقین نے بڑا بڑھا چڑھا کر بیان کیا۔ ان میں جرمن مستشرق بروکلمان سرفہرست ہے۔ اس نے اپنی کتاب ''تاریخ الشعوب الاسلامیہ'' میں بہتان کے واقعہ کو ایسا مرچ مسالہ لگا کر بیان کیا ہے جس سے صاف طور پر اس کے خبث باطن کا پتہ چلتا ہے۔

دراصل قدیم اور جدید منافقین سے رسول اللہ ﷺ کے خانوادے کی عزت وعظمت اور نرالی شان وشوکت برداشت نہیں ہو پا رہی۔ اس لیے وہ معاشرے میں بے پر کی ہوائیاں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڑاتے رہتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی سچی اور مقدس کتاب میں آیات براءت نازل کر کے قیامت تک آنے والے منافقین کا منہ بند کر دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تو اپنے نور کو پورا کر کے ہی رہنا ہے خواہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ چاند پر تھوکنے والا بھلا چاند کا کیا بگاڑ سکتا ہے؟

صدیقہ کائنات اور صبر وتحمل

قرآن حکیم کی ان آیات پر جب کوئی انسان غور کرتا ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کے حوالے سے نازل ہوئیں۔ تو اس کے دل میں ان کٹھن لمحات کی تصویر گردش کرنے لگتی ہے جو خانہ نبوی اور خانہ صدیق اکبر پر گزرے۔ انسان سوچتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ المناک خبر سن کر کس طرح صبر کیا ہوگا؟ اور یہ اندوہناک خبر سن کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوا ہوگا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ ترین، صدق وصفائی کی خوگر، اپنی محبوب رفیقہ حیات، جن کے والد محترم کے ساتھ آپ کو بے حد محبت تھی، ان کے خلاف لوگوں کی باتیں سن کر آپ کو اتنی دلی کوفت ہوئی کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ آپ تو اپنی بیوی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بہت اچھا گمان رکھتے تھے۔ لیکن لوگ تھے کہ ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جان لیوا مصیبت وآزمائش کی گھڑیوں میں اس کمال درجے سے صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا کہ نہ اس سے پہلے کوئی مثال ملتی ہے اور نہ بعد میں۔ تقریباً سینتیس دنوں کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں براءت کی آیات نازل ہوئیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بنی مصطلق سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ واپس آئے تو آپ کو منافقین کی طرف سے اڑائی گئی اس افواہ کی خبر ملی۔ منافقین جانتے تھے کہ سراسر بہتان ہے، ان کے بیمار دلوں کی تیار کی ہوئی ایک سازش ہے۔ وہ جانتے تھے کہ ہم جھوٹے ہیں۔ ان کے ہاں یہ معمولی بات تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تو یہ بڑی بات تھی۔ ذرا تصور کیجیے کہ یہ خبر سن کر خاندان ابی بکر رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہوا ہوگا؟

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خاندان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کم غم لاحق نہیں ہوا۔ جب سے انھیں یہ بات معلوم ہوئی تو ان کے ہاتھوں کے تو طوطے اڑ گئے۔ منافقین اور ان کے چیلے چانٹے جو ہوائیاں اڑا رہے تھے اس سے انھیں اس قدر دلی اذیت پہنچ رہی تھی کہ کچھ نہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھیے۔ انھیں ان مصیبت کی گھڑیوں میں کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا کہ کیا کہیں اور کیا کریں؟

ہر طرف سے ان کی طرف نگاہیں اور انگلیاں اٹھ رہی تھیں۔ ذرا ان اذیت ناک لمحات، گھڑیوں اور دنوں کو اپنے تصور میں لائیں جو انھوں نے گزارے! وہ کس قدر کڑی آزمائش میں زندگی بسر کرتے رہے۔ لیکن اس قادر مطلق عزیز وحمید کی تقدیر کے سامنے سرتسلیم خم کر دیا جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ وہ اس غم واندوہ کے ٹل جانے کے منتظر تھے جس کے بوجھ نے ان کے کندھوں کو دبا رکھا تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک اپنی ذات سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ زیادہ اہمیت رکھتا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس مصیبت کے دوران میں پیش آنے والے ان کٹھن حالات کا تذکرہ کرتی ہیں جن حالات نے انھیں جسمانی اور فکری اعتبار سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! ان دنوں میں جو تنگی کے حالات خاندان ابوبکر رضی اللہ عنہ پر آئے میری معلومات کے مطابق شاید ہی کسی دوسرے خاندان پر آئے ہوں۔

ان ناگفتہ بہ حالات میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں تو دلی طور پر مطمئن تھی کیونکہ مجھے پتا تھا کہ میں بے قصور ہوں اور میرا اللہ مجھ پر قطعاً ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرے گا۔ وحی ہی کے ذریعے میری براءت کا اعلان ہوگا۔ لیکن میرے والدین بہت گھبرائے ہوئے تھے کہ اگر وحی کے ذریعے ان لوگوں کی باتوں کی تصدیق ہو گئی تو ہم تو جیتے جی مر جائیں گے، کسی کو منہ دکھلانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں یہ خوف ان کے لیے جان لیوا نہ بن جائے۔

لیکن وحی کے ذریعے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکبازی اور براءت کے اعلان نے یکسر صورت حال کو بدل کر رکھ دیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آیات کے ذریعے بہتان کی کیفیت کو واضح کر دیا اور بہتان تراشنے والوں کو واضح الفاظ میں جھوٹا اور باطل قرار دے دیا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بری قرار دیا گیا اور ان کی تعریف کی گئی اور اس اجر وثواب کا تذکرہ کیا گیا جو ان کے لیے آخرت میں اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے۔ دنیا میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکیزہ سیرت اور مسلم معاشرے میں ان کے بلند درجہ ہونے کا اعلان کیا گیا۔ ان کے حق میں قرآن حکیم میں ایسی آیات اتاری گئیں جن کی قیامت تک تلاوت ہوتی رہے گی اور اہل ایمان مرد و

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زن ان آیات کی تلاوت کر کے ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔ یہ سورۂ نور کی ابتدائی سولہ آیات ہیں جن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان آیات کی ابتداء ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ﴾ (النور: ۲۴/ ۱۱) سے ہوتی ہے اور اختتام ان آیات پر ہوتا ہے:

﴿ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝﴾ (النور: ۲۴/ ۲۴-۲۶)

علامہ زمخشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آیات میں سے ہر آیت مستقل طور پر رسول اللہ ﷺ کی عظمت کو آشکار کرتی ہے اور آپ کو دلاسا دینے کا باعث بنتی ہے اور اسی طرح ہر آیت میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ان کے خاندان کی پاکبازی کا اعلان ہے اور ساتھ ہی ان لوگوں کے لیے ایک تازیانہ ہے جنھوں نے اس بہتان تراشی میں حصہ لیا یا اس قسم کی فضول باتوں کو سننے میں دلچسپی لی۔ اس اندوہناک حادثے میں انہیں صبر وتحمل کا پھل مل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا والوں کو بتا دیا کہ یہ بہتان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں بہتر ثابت ہوا۔ ان کی شان و شوکت پہلے کی نسبت زیادہ ابھر کر سامنے آئی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی عظمت، رفعت اور اہمیت کو مزید چار چاند لگا دیے۔ ان کی پاکیزگی کے تذکرے ارض و سما کے رہنے والوں میں ہونے لگے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمتوں اور رفعتوں کے کیا کہنے!!

صدیقہ کائنات اور خصوصی امتیازات

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں ایسی امتیازی خصوصیات پائی جاتی ہیں جن سے ان کی عظمت دوبالا ہو گئی۔ یہ امتیازی خصوصیات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ازدواجی رشتے میں منسلک ہونے کے بعد منظر عام پر آئیں جن کی بنا پر یہ دنیا بھر کی خواتین میں منفرد دکھائی دیتی ہیں اور خانہ نبوی میں رفعتوں کی چوٹی پر فائز نظر آتی ہیں۔ جو اس بلند مرتبہ پر پہنچ جائے اسے حق ہے کہ وہ اس عظمت پر فخر کرے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وحی کے ذریعے بری قرار دے دیا تو انھوں نے اپنی براءت کے اس واقعے کو نہایت عمدہ فصیح و بلیغ انداز و اسلوب میں بیان کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ایک عمدہ گواہی دے کر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ قرآن مجید وہ آسمانی کتاب ہے جس کی حفاظت اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خود اپنے ذمے لے رکھی ہے۔

ایک با برکت مجلس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہایت ہی فصاحت و بلاغت کے ساتھ باتیں کیں جن کی بنا پر آپ پوری دنیا کی خواتین میں منفرد اور ممتاز دکھائی دیتی ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا:

مجھے نو خصوصیات ایسی عطا کی ہیں جو کسی اور خاتون کو میسر نہیں:

1. جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے ساتھ شادی کا حکم دیا گیا تو جبریل علیہ السلام میری تصویر لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے تو میں کنواری تھی اور میرے علاوہ آپ کی کوئی بھی زوجہ محترمہ کنواری نہیں تھی۔
3. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو آپ کا سر میری گود میں تھا۔
4. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے حجرے میں دفن کیا گیا۔
5. جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لحاف میں ہوتی تو میرے گھر کو فرشتے ڈھانپ لیتے اور اس دوران میں وحی نازل ہوتی۔
6. میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول اور آپ کے جگری دوست کی بیٹی تھی۔
7. میرے بارے میں آسمان سے آیات نازل ہوئیں۔
8. میں خود بھی پاکیزہ فطرت ہوں اور پاکباز والدین کے ہاں ہی میں نے جنم لیا۔
9. میرے ساتھ مغفرت اور اچھی روزی کا وعدہ کیا گیا۔ [1]

---

[1] ابو یعلی (۴۶۲۶) مجمع الزوائد (۹/ ۲۴۱) طبقات ابن سعد (۸/ ۴۳، ۴۴)۔ نساء مبشرات بالجنة (۲/ ۱۷) تهذيب الاسماء واللغات (۲/ ۳۵۱) سير اعلام النبلاء (۲/ ۱۴۱) ازواج النبی للصالحی (ص۱۲۰، ۱۲۱)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے فضائل و مناقب اور کمالات و امتیازی خصوصیات بالکل حقیقت پرمبنی بیان کیں۔ واقعی یہ خوبیاں نہ آپ سے پہلے دنیا بھر کی کسی خاتون میں دیکھی گئیں اور نہ ہی آپ کے بعد کسی خاتون کو نصیب ہوئیں۔

بہت سے علماء، ادباء اور شعراء نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب کو بڑے اعلیٰ و ارفع ادبی اسلوب میں بیان کر کے ذخیرۂ ادب میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے اور ہمارے عظیم علمی ورثے کو مالا مال کیا ہے جس سے رہتی دنیا تک لوگ اپنے حصے کو حاصل کر کے اپنے لیے علمی، ادبی اور روحانی غذا کا سامان مہیا کرتے رہیں گے۔

جوں جوں وقت گزرتا جائے گا لوگوں کے دلوں میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان و شوکت اور جاہ و جلال کی عظمت کی دھاک بیٹھتی جائے گی۔ بہت سے ادیب علماء اور شاعر علماء نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب اپنے اپنے انداز میں بیان کیے ہیں۔ ان میں سے مشہور و معروف شاعر ابو عمر بن عیسیٰ بن محمد الاندلسی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب اپنے ایک دلنشین قصیدے میں بیان کیے ہیں۔ قصیدہ پیش خدمت ہے۔ پڑھنے اور لطف اندوز ہونے کی سعادت حاصل کیجیے:

① اِنِّی اَقُوْلُ مُبَیِّنًا عَنْ فَضْلِهَا
وَمُتَرْجِمًا عَنْ قَوْلِهَا بِلِسَانِی

② یَا مُبْغِضِی لَا تَاْتِ قَبْرَ مُحَمَّدٍ
فَالْبَیْتُ بَیْتِی وَالْمَکَانُ مَکَانِی

③ اِنِّی خُصِصْتُ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ
بِصِفَاتِ بِرٍّ تَحْتَهُنَّ مَعَانِی

④ وَسَبَقْتُهُنَّ اِلَی الْفَضَائِلِ کُلِّهَا
فَالسَّبْقُ سَبْقِی وَالْعِنَانُ عِنَانِی

⑤ زَوْجِی رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ اَرَ غَیْرَهُ
اللّٰه زَوَّجَنِی بِهٖ وَحَبَانِی

⑥ وَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ الْاَمِیْنُ بِصُوْرَتِی
فَاَحَبَّنِی الْمُخْتَارُ حِیْنَ رَآنِی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ وَاَنَا ابْنَةُ الصِّدِّيْقِ صَاحِبِ اَحْمَدَ
وَحَبِيْبِهٖ فِي السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ

⑧ وَتَكَلَّمَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ بِحُجَّتِيْ
وَبَرَاءَتِيْ فِيْ مُحْكَمِ الْقُرْآنِ

⑨ وَاللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ قَدْ لَعَنَ الَّذِيْ
بَعْدَ الْبَرَاءَةِ بِالْقَبِيْحِ رَمَانِيْ

⑩ واللّٰهُ فَضَّلَنِيْ وَعَظَّمَ حُرْمَتِيْ
وَعَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ بَرَّانِيْ

⑪ وَاللّٰهُ وَبَّخَ مَنْ اَرَادَ تَنَقُّصِيْ
اِفْكًا وَسَبَّحَ نَفْسَهٗ فِيْ شَأْنِيْ

[۱] میں ان کے فضائل بیان کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ میں مترجم کی حیثیت سے ان کی باتوں کو اپنی زبان میں بیان کر رہا ہوں۔

[۲] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے مجھ سے بغض رکھنے والے! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر بھی نہ آیا کر کیونکہ وہ گھر میرا گھر ہے، وہ جگہ میری جگہ ہے۔

[۳] مجھے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جو بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔

[۴] میں فضائل و مناقب کے اعتبار سے تمام خواتین پر سبقت رکھتی ہوں۔ سبقت میرا مقدر ہے اور باگ ڈور میرے ہاتھ میں ہے۔

[۵] میرا خاوند صرف اللہ کا رسول ہے۔ میں نے ان کے سوا کسی کو نہیں دیکھا۔ اللہ نے میری ان کے ساتھ شادی کی اور مجھے بطور نعمت ان کو عطا کیا۔

[۶] جبریل علیہ السلام میری تصویر آپ کے پاس لائے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر پسند کیا۔

[۷] میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہوں جو احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں اور آپ کے رازوں میں بھی اور علانیہ طور پر بھی حبیب ہیں۔

[۸] اللہ عظیم و برتر نے قرآن مجید میں میری براءت کا اعلان کر کے میری حجت قائم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دی۔

9 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جس نے میری براءت کے بعد مجھ پر کیچڑ اچھالا۔

10 اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کی زبانی مجھے الزام سے بری کر کے مجھ پر اپنا فضل وکرم کیا اور میری عظمت کو دوبالا کر دیا۔

11 جس نے بہتان کے ذریعے میری توہین کا ارادہ کیا اللہ نے اس کو زجر وتوبیخ کی اور میری شان میں اپنی ذات کی تسبیح وتقدیس بیان کی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب کے ضمن میں امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض محققین نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ سیدنا یوسف علیہ السلام پر جب بدکرداری کا الزام لگایا گیا تو پنگھوڑے میں پڑے ہوئے ایک بچے کی زبانی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بری کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جب سیدہ مریم علیہا السلام پر الزام لگا تو انھیں ان کے بیٹے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی بری ہونے کا موقع فراہم کیا اور وہ اس وقت بولے جب ابھی بولنے کی عمر نہیں تھی۔ لیکن جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان تراشا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت قرآن مجید میں آیات نازل کر کے اپنے مبارک کلام سے کی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمتوں کے کیا کہنے!! [1]

صدیقہ کائنات، امہات المومنینؓ اور واقعہ بہتان

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس خانہ نبوی میں اکیلی نہیں تھیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آلودگی سے پاک صاف کر دیا تھا بلکہ وہاں اس گھر میں دیگر امہات المومنین مثلاً ام سلمہ، سودہ بنت زمعہ، زینب بنت جحش اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہن بھی ان کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ اس خانہ نبوی پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ بہت بڑا فضل وکرم رہا اور اس کا خوشگوار اثر عام مسلمانوں پر بھی پڑا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام امہات المومنین کو اس بہتان کے بارے میں لب کشائی سے بچائے رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ

[1] تفسیر القرطبی (۱۲/ ۲۱۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت نہیں کہ انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف کوئی ایک بات بھی کہی ہو یا کوئی اشارہ تک بھی کیا ہو۔

حالانکہ وہ تمام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتنیں (سوکنیں) تھیں۔ یہ ایک طبعی سی بات ہے کہ ہر سوکن خاوند کے ہاں اپنی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے ایسے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتی ہے لیکن مجال ہے کہ ان میں سے کسی نے کوئی بات یا اشارہ تک کیا ہو۔

فضل عظیم اور خیر کثیر کے مالک اللہ تعالیٰ نے تمام ازواج مطہرات کو اپنے خصوصی فضل و کرم سے اس میں ملوث ہونے سے بچائے رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات خوب اچھی طرح جانتی تھیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں، آپ کے دل میں سب سے زیادہ ان کی قدر و قیمت ہے، وہ آپ کے مطمح نظر کو سب سے زیادہ جانتی ہیں اور آپ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سب سے بڑھ کر جلد از جلد ایسے اسباب مہیا کر لیتی ہیں جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اور دل خوش ہو جاتا ہے۔

تمام ازواج مطہرات چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت اور جلوت سے خوب اچھی طرح واقف تھیں اس لیے وہ جانتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اس لیے وہ اس نازک ترین موقع پر بالکل خاموش رہیں۔ کسی نے بھی لب کشائی کی جرأت نہیں کی۔ کسی نے اگر کچھ کہا تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اچھے تاثرات ہی کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براءت کے سلسلے میں وحی نازل ہونے سے پہلے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ تمھارا اس بہتان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تم اس کے متعلق کیا جانتی ہو؟ یا تمھاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟

انھوں نے جواب میں کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو اس قسم کی صورت حال میں محفوظ رکھتی ہوں۔ جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں میری رائے کا تعلق ہے، اللہ کی قسم! میری معلومات کے مطابق وہ سراپا خیر و برکت ہیں۔ ①

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں، ان کی

---

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافك (حدیث: ۴۱۴۱)۔ صحیح مسلم، کتاب التوبة باب توبة القاذف و حدیث الافك (حدیث: ۲۷۷۰) مفصل تخریج چند صفحات قبل گزر چکی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی فضیلت، علم، ادب، سخاوت اور نیکی کا برملا اعتراف کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں وہی میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس نازک ترین موقع پر ان کے تقویٰ وطہارت کی بنا پر انھیں کسی قسم کی سازش میں ملوث ہونے سے بچائے رکھا۔

یہ بہت مشکل سمجھا جاتا ہے کہ عورت ایسے موقع پر کسی عورت کی تعریف کرے لیکن نبی کریم رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کی تو بات ہی دوسری تھی۔ وہاں تو یہ دیکھنے میں آیا کہ ایک زوجہ محترمہ اپنی سوکن کی تعریف کرتی ہے اور جو اس میں صلاحیت پائی جاتی ہے وہ برملا اس کا اعتراف کرتی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی سوکن سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی تعریف کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

> زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے ہاں مقام ومرتبہ حاصل کرنے کے لیے میرا مقابلہ کیا کرتی تھی۔ میں نے زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کو دین، تقویٰ، صداقت، صلہ رحمی اور صدقہ وخیرات کرنے کے اعتبار سے بہت بہتر پایا۔ ①

منافقین اور خاص طور پر ان کے سردار عبداللہ بن ابی ابن سلول کی سازشوں اور مکاریوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ پر دے مارا۔ رئیس المنافقین ابن ابی اپنے حسد، بغض اور کینے کی آگ میں جھلس کر رہ گیا۔ اس کی تمام تر کوشش بری طرح ناکام ہوئی، اس کا نام بدبخت مجرموں کی فہرست میں لکھ دیا گیا۔ بہتان تراشی کا یہ حادثہ اس کے فجور وفسوق اور منافقت کی علامت اور دلیل بن کر رہ گیا۔ یہ بدنامی رہتی دنیا تک اس کے پلے پڑ گئی اور آخرت میں بھی وہ ذلیل وخوار ہوگا۔

صدیقہ کائنات اور ربانی رخصت

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بابرکت ذات کے خوشگوار اثرات کی وجہ سے تیمّم کی آیت نازل ہوئی جو امت کے لیے رحمت کا قانون بن گئی اور اس کی وجہ سے امت اسلامیہ کے کندھوں سے ایک بوجھ اتر گیا۔ ہوا یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک سفر میں، غالباً غزوہ بنی مصطلق کے سفر میں، واقعہ پیش آیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمان خواتین کے ہمراہ اپنے ہودج میں

① سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۱۳، ۲۱۴)۔ مسند احمد (۶/ ۱۵۱)۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضائل عائشة ام المومنین رضی اللہ عنہا رقم الحدیث (۲۴۴۲)۔ ابن حبان (۷۱۰۵)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر پر روانہ ہوئیں۔ جب یہ قافلہ بیدا مقام پر پہنچا، اس جگہ کو ذات الجیش اور قربان بھی کہتے ہیں، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گردن سے گر گیا۔ اس ہار کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے۔ آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی وہیں ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ لوگوں کے پاس پانی موجود نہیں تھا۔ لوگ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر گلہ شکوہ کرنے لگے اور کہنے لگے: آپ دیکھ رہے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا؟ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر کے تمام لوگوں کو یہاں ٹھہرنے پر مجبور کر دیا۔ نہ ہمارے پاس پانی ہے اور نہ ہی اس جگہ کوئی پانی کا نام ونشان ہے۔ اب ہم کیا کریں؟

یہ باتیں سن کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گود میں سر رکھ کر سوئے ہوئے ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹی! تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں کو روک رکھا ہے ان کے پاس پانی بھی نہیں ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ غصے سے اپنی بیٹی کو ڈانٹنے لگے۔ اور ان کی بغل میں کچوکے دینے لگے۔ لیکن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُف تک نہ کی اور نہ ہی اپنی جگہ سے حرکت کی، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک آپ کی گود میں تھا۔ آپ نہیں چاہتی تھیں کہ حرکت کرنے سے آپ کے آرام میں خلل پیدا ہو۔

ادھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان پر مسلسل اپنے غصے کا اظہار کیے جا رہے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس صورت حال کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتی ہیں: اس روز میرے ابا جان نے مجھے بہت ڈانٹ پلائی۔ انھوں نے غصے سے مجھے کہا: یہ کیا مذاق بنا رکھا ہے؟ ہر سفر کے دوران میں مسلمانوں کو تیری وجہ سے کسی نہ کسی مشکل ترین صورت حال سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بیٹی اپنے رویے پر غور کرو! میرے ابا جان غصے کی حالت میں کافی دیر تک ڈانٹ پلاتے رہے اور میں نے چپ سادھ رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام سے سوئے رہے، یہاں تک کہ صبح کا وقت ہو گیا۔ آپ کے پاس بھی تو پانی نہیں تھا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی رخصت پر مشتمل آیات نازل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾ (مائدہ: ۵/ ۶)

''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آئے یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو پھر تم پانی نہ پا سکو تو پاک مٹی سے تیمم کر لو، اس طرح کہ اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا اس مٹی سے مسح کر لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی تنگی ڈالنے کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ تم کو پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تا کہ تم شکریہ ادا کرو۔''

یہ حکم سن کر مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اٹھے اور انھوں نے تیمم کیا، پھر سب نے رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کی۔ سب مسلمانوں کے دل نور یقین سے چمک اٹھے۔ نماز جب ادا ہو چکی تو اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے آل ابی بکر! یہ تمھاری طرف سے کوئی پہلی برکت نہیں۔ تم امت کے لیے سراپا رحمت و برکت ہو۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے یہ رخصت کا حکم نازل کر دیا تو ابا جان میرے پاس تشریف لائے، ان کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ انھوں نے میرے پاس آ کر شفقت بھرے انداز میں کہا: بیٹی! تم تو سراپا برکت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے مسلمانوں پر برکت اور رحمت کا قانون نازل کیا جس سے تمام مسلمانوں کو آسانی میسر آئی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جہاں تک میرے ہار کے گم ہونے کا تعلق ہے تو جب اس اونٹ کو اٹھایا گیا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ [1] اللہ تعالیٰ نے اس نئے شرعی حکم کے ضمن میں جو اپنا فضل و کرم کیا تھا مسلمان اس سے بہت زیادہ خوش ہوئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تنگی کو دور کر دیا تھا۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی اس بات کا تذکرہ کیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈانٹ پلانے کے بعد یہ آسمانی حکم سن کر اپنی بیٹی کے پاس تشریف لائے اور بڑے ہی شفقت بھرے انداز میں اپنی بیٹی سے کہا: بیٹی! تم سراپا

---

[1] صحیح البخاری کتاب التیمم رقم الحدیث (۳۳۴)۔ صحیح مسلم کتاب الحیض باب التیمم رقم الحدیث (۳۶۷) مسند احمد (۶/ ۲۷۲) طبرانی کبیر (۲۳/ ۱۵۹) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۵۶۸)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکت ہو۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بڑی خندہ پیشانی سے اپنی بیٹی کے فضل و شرف اور مقام و مرتبہ کا اعتراف کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گلے کا ہار بھی بڑا بابرکت ثابت ہوا کہ اس کی وجہ سے امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رخصت کا انعام حاصل ہوا۔ مسلمان تیمّم کے نئے حکم کے نازل ہونے سے دلی طور بہت خوش تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بابرکت ذات کی وجہ سے انھیں یہ خوشی نصیب ہوئی۔ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روحانی پاکیزگی کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند مقام و مرتبہ تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا علم و فقہ اور عمل و تقویٰ کے اعتبار سے بڑے بلند مقام پر فائز تھیں۔

صدیقہ کائنات اور حدیث کی پہلی حافظہ

نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے رب کو پیارے ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ابھی انیس سال کی نہیں ہوئی تھی۔ ان کے علم کی شہرت روئے زمین پر پھیل چکی تھی۔ حدیث کے روایت کرنے اور اس کے حفظ کرنے کے اعتبار سے یہ نابغہ روزگار تھیں۔ اصحاب رسول علیہ السلام کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں ہے جس نے سیدہ عائشہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر احادیث بیان کی ہوں۔ البتہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر باریک بین اور زیادہ قوی الحافظہ تھیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو علمی صداقت اور احادیث روایت کرنے کے حوالے سے دیانت و امانت میں امتیاز حاصل تھا۔ اصول دین میں رائے دینے اور قرآن حکیم کے باریک نکات بیان کرنے کے اعتبار سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام لوگوں پر فوقیت حاصل تھی۔

جب بھی کبار صحابہ کرام کو وراثت کے کسی مسئلے کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش آتی تو وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرتے اور آپ بڑی آسانی سے وہ مسئلہ حل کر دیتیں۔ اور اس مسئلے کی حقیقت اور مقاصد کو واضح کر دیتیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حافظہ بہت قوی تھا جس کی وجہ سے وہ حدیث نبوی کے حوالے سے صحابہ کرام کے لیے بڑا اہم مرجع بن چکی تھیں۔ انھیں صرف فن حدیث ہی میں کمال حاصل نہ تھا بلکہ شعر، ادب، تاریخ، طب، سلسلہ انساب اور ستاروں کے علم میں بھی بڑی مہارت حاصل تھی۔ فقیہ مدینہ سیدنا عروہ بن زبیر رحمہ اللہ جن کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے لوگ دور دراز

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آیا کرتے تھے، فرماتے ہیں:

''میں نے فقہ، طب اور شعر و شاعری میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔''

مسند عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے احاطۂ علم میں کتنا عظیم ذخیرہ موجود تھا بلکہ قوموں کے حوادث، تاریخ کی مشکلات، شرعی احکام کی باریکیوں اور عبادات کی نزاکتوں کے بارے میں کتنی گہری اور زیادہ معلومات تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پڑھنا بہت اچھا جانتی تھیں جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت محدود تعداد اس وصف سے آراستہ تھی۔ اس دور میں جسے پڑھنا اور لکھنا آتا تھا اسے کامل تصور کیا جاتا تھا۔ اور اسی نام سے اسے پکارا جاتا تھا۔ ہم عدل و انصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات روئے زمین پر علم کی اشاعت، دین کے پھیلاؤ، حدیث کی روایت، عام مسلمانوں کے لیے، طالب علموں کے لیے اور دین کا پرچار کرنے والوں کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خوشہ چین تھیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مقدار میں عمدہ اور مبارک علم کو روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو یہ سعادت بھی حاصل تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر ایمان لائیں۔ اسے زبانی یاد کیا۔ اسے اپنے لیے بابرکت جانا اور اس سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

یہ تمام صحابہ کرام سے حدیث حفظ کرنے اور فتویٰ دینے کے اعتبار سے بڑھ کر تھیں۔ واہ سبحان اللہ! کیا شان تھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علمی تذکرہ اسی پر بس نہیں ہو جاتا بلکہ انھوں نے اپنے اباجان کے علاوہ سیدنا عمر بن خطاب، سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی اور اسی طرح خواتین میں سیدہ فاطمۃ الزہراء اور سیدہ جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات طیبات رضی اللہ عنہن نے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

جلیل القدر تابعین عروہ بن زبیر، عامر الشعبی، عطا بن ابی رباح، مسروق بن اجدع اور سعید بن مسیب رحمہم اللہ کے علاوہ کثیر تعداد میں تابعین عظام نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ① ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جلیل القدر تابعیات نے بھی کثیر تعداد میں حدیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ صحابہ اور تابعین کے دور کی عظیم المرتبت خواتین نے سچائی کی خوگر، خواتین کی سردار، خانہ نبوی کی رونق اور دنیا بھر کی عالمہ، فاضلہ، حافظہ، فرمانبردار، نیک، عبادت گزار اور روزے دار خواتین کی سردار سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے علمی استفادہ بھی کیا اور ان سے حدیث روایت کرنے کی سعادت بھی حاصل کی۔

دور نبوی اور دور تابعین میں علم کی مختلف اصناف خصوصاً حدیث کے روایت کرنے میں نیز علم اور تعلیم کے میدان میں خواتین نے بہت نمایاں کردار ادا کیا۔

اب ہم بعض ان عالم، فاضل اور فقیہ خواتین کے نام لیتے ہیں جنھوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کرنے کا شرف حاصل کیا اور علمی میدان میں انھوں نے بڑے گہرے اور ایسے نمایاں اثرات چھوڑے جو اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ ان خوش نصیب خواتین کے نام درج ذیل ہیں:

① زینب بنت ابی سلمہ مخزومیہ رضی اللہ عنہا، یہ بڑی مشہور و معروف صحابیہ ہیں۔
② ام الحسن بصریہ۔
③ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر۔
④ صفیہ بنت ابی عبید۔
⑤ عائشہ بنت طلحہ تیمیہ۔
⑥ عمرہ بنت عبدالرحمٰن۔
⑦ معاذہ عدویہ۔
⑧ ام کلثوم بنت ابی بکر، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باپ کی جانب سے ہمشیرہ تھیں۔
⑨ نہیہ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کنیز۔
⑩ جسرہ بنت دجاجہ۔
⑪ ذِفرہ بنت غالب۔
⑫ زینب بنت نصر۔

---

① سیر اعلام النبلاء (۲/ ۱۳۵، ۱۳۹) تهذیب التهذیب (۱۲/ ۴۳۳، ۴۳۶) اسد الغابة (۶/ ۱۲)۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣ زینب سہمیہ۔
١٤ سمیہ بصریہ۔
١٥ شمیسہ عتکیہ۔
١٦ صفیہ بنت شیبہ۔

اور دیگر بہت سی خواتین

اللہ ان سب پر اپنی رحمت کی برکھا برسائے۔ آمین

اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس قدر وسیع پیمانے پر علم کی نشر و اشاعت کی جسے دیکھ کر تابعی علماء وفقہاء بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔ واقعی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو قرآن و حدیث کا وافر حصہ عطا کیا ہوا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ دس احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دور نبوی کی کوئی خاتون ایسی نہیں جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی ہو۔ اس میدان میں یہ سب خواتین میں ممتاز مقام پر فائز دکھائی دیتی ہیں۔ ان کا شمار ان سات صحابہ کرام میں ہوتا ہے جنھوں نے ایک ہزار سے زیادہ احادیث روایت کرنے کی سعادت حاصل کی اور وہ خوش نصیب سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درج ذیل ہیں:

١ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔
٢ سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما۔
٣ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔
٤ سیدہ عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما۔
٥ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔
٦ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما۔
٧ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جن کا اصل نام سعد بن مالک تھا۔

ایک شاعر نے مندرجہ بالا حفاظ حدیث کو اپنے اشعار میں کچھ یوں بیان کیا ہے:

سَبْعٌ مِنَ الصَّحْبِ فَوْقَ الْفِ قَدْ نَقَلُوا
مِنَ الْحَدِيْثِ عَنِ الْمُخْتَارِ خَيْرِ مُضَرْ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ